اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ — معہ — جلد ۹

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے **خاص** روساء اہل اسلام بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں [illegible] روپیہ لیے جاتے ہیں۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہیں تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار ہی آمدنی نہیں رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہیں اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہیں اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے **ضمیمہ** اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اس کی عام **قیمت** [illegible] دعا خیر

الراقم

ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور۔

ضرور ملاحظہ فرماؤ ورنہ پچھتاؤ گے

ہماری ضروری التماسات و قومی ضروریات کیطرف قوم کی توجہ کم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ التماسات قوم کے ملاحظہ میں نہیں گذرتیں خصوصاً ان حضرات کے جو صوفی کہلاتے ہیں اور باوجودیکہ خود دنیاوی تعلقات (ملازمت وغیرہ) میں سرتاپا مستغرق ہیں قومی ضروریات کو دنیا سمجھتے ہیں

ہاں ان طالبان دنیا کی جو شب روز تحصیل زر میں مصروف ہیں بعض اتنا نہیں جانتے کہ قوم کیا بلا ہے اور کس بلا میں مبتلا۔ وہ حضرات اور نہیں تو مضامین اشاعۃ السنہ کی فہرست ہی ملاحظہ فرمایا کریں شاید کسی مضمون کو وہ لائق ملاحظہ سمجھکر اسکیطرف مرجعت کریں جیسا کہ اس نمبر ۱ میں مضمون "خشک شکریہ" ہے یا نمبر ۷ جلد ۹ میں مضمون "التماس تمہید" ہے تو اتنا ہی انکی تنبیہ ہوسکیگی تو وہ ایک دن اپنی قومی وکیل اشاعۃ السنۃ کو [illegible]

فہرست مضامین نمبر ۱۰

(۱) خشک شکریہ پرشک [illegible]
(لائق توجہ اہلحدیث خصوصاً [illegible])
(۲) بقیہ اقتصاد فی مسائل [illegible]
(۳) اپریل فول اور اہلحدیث
(لائق توجہ اہلحدیث خصوصاً مبارز میدان مناظرہ مقلدین)
(۴) اشتہار جہاد ترکی با افغان اور مسلمانان ہندوستان۔
(لائق توجہ گورنمنٹ ایڈیٹرز)
(۵) اکثر مذہبی القاب کی [illegible]
(لائق ملاحظہ طاعنین گروہ اہلحدیث)
(۶) بعض ہمعصروں پر افسوس اور برادرانہ نصیحت
(۷) تخمین [illegible] در علم الٰہی عقلی۔

اطلاع

خاکسار مہتمم بقیہ ایام ماہ جولائی اپنے وطن قدیم بٹالہ میں بسر کریگا اور اوائل اگست میں شملہ پہنچیگا لہذا اخیر جولائی تک خط و کتابت و ارسال زر بنام خاکسار بہ نشان بٹالہ ضلع گورداسپور ہونا چاہیے یکم اگست سے تا اطلاع ثانی بہ نشان شملہ اوپر کا بازار

ابو سعید محمد حسین

مفید عام پریس لاہور میں چھپا

خشک شکریہ پر شکریہ

اور

حقیقی شکریہ کی تعلیم و مشورہ

اشاعۃ السنۃ کی اس قومی خدمت پر کہ اسنے اپنی قوم کو گویا ایک قسم غلامی کو اٹھایا اور ایک دل آزار عیب دار لفظ "وہابی" کی استعمال کو گورنمنٹ سے بند کرایا۔ اور بجای اس نازیبا لقب کے انکو گورنمنٹ اور پبلک کیطرف سے اہلحدیث کا خطاب دلوایا ہے ہندوستان و پنجاب کے اطراف واکناف سے بہت سے ایڈریس (کاغذات متضمن شکریہ) دفتر اشاعۃ السنۃ مین موصول ہوے ہین۔

ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ بجای اسکی کہ ان قدر شناس اعیان قوم کی اس قدر شناسی کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرے۔ سب حضرات کا یکجا شکریہ ادا کرتا ہے اور انکی اس احسان کا معترف ہی۔ کہ انہون نے اشاعۃ السنۃ کی ناچیز خدمت کی قدر کی اور بارسال کاغذات شکریہ اسکو عزت بخشی۔

مگر ساتھ ہی [illegible]

ہو یا لفظی ایک رسمی شکریہ ہی حقیقی اور سچا شکریہ جسکی شریعت اسلامیہ مین ہدایت ہی وہ ہے جو مطابق ضرورت وقت اور بحسب حیثیت و استطاعت ادا کیا جائے۔

مثلاً اگر ایک شخص نے دوسرے پر مالی احسان کیا ہو۔ تو وہ بھی اسکے شکریہ مین اسپر مالی احسان کرے۔ اگر یہہ مالی احسان کو پسند کرے یا اسکی ضرورت رکھتا ہو۔ اور اگر یہہ اُس کے کام مین وقت صرف کر چکا ہو۔ تو وہ بھی اسکے کام مین وقت صرف کرے اگر یہ اسکا طالب یا محتاج ہو۔ اسکو صرف مال یا وقت کی خواہش یا حاجت نہو یا اسکو اسکی طاقت نہو۔ تب اسکا لفظی شکریہ (مرحبا جزاک اللہ) بامحل ہے۔

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی۔ جو شخص تمپر احسان کری اوسپر تم بھی ویسا ہی احسان کرو۔ تمکو ویسی احسان کی طاقت نہو تب اسکے حق مین اسقدر دعا کرو جو تمہارے علم مین اس احسان کی برابر ہو جو اوسنے تم پر کیا ہی۔

> عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم من صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافاتموہ رواہ احمد (مشکوۃ صفحہ ۱۶۳) کافئوہ احسنوا الیہ مثل ما احسن الیکم (مرقات)

اس ارشاد فیض بنیاد آنحضرت کے مطابق اشاعۃ السنۃ کی قومی خدمات کا شکریہ واجب تھا تو یہہ تھا۔ کہ اہل وسعت اعیانِ قوم اشاعۃ السنۃ کی قومی کامون مین ہر طرح

تن من دہن سے مدد کرتے تھے اگر وہ تن من دہن سے قومی خدمات مین مصروف ہو۔ نہ یہ کہ دور سے بیٹھے بیٹھے صرف مرحبا جزاک اللہ کہنے پر اکتفا کر بیٹھے۔

۱۷۳

اس التماس سے یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو کچھہ دین۔ اور اسکی ذاتی ضرورتونکو پورا کرین۔ بلکہ مطلب اسکا صرف یہہ ہے کہ وہ اسکی قومی ضرورتون مین اسسے ہمدردی کرین۔ اور جس قومی کام مین صرف زر یا وقت بکار ہو اسمین زر اور وقت سے اسکی معاونت کرین۔

جس کامیابی پر وہ حضرات خوشیان مناتے اور مبارک بادیان سناتے ہین وہ تو انکی قومی ترقی کی پہلی منزل ہے اور ہنوز بہت سی منازل انکو طے کرنے باقی ہین جو صرف ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کی ذاتی طاقت سے (قلمی ہو خواہ قدمی یا درمی) طے نہین ہو سکتے وہ لوگ اپنی قوم کی سچی ترقی خواہ اور ترقی خواہان قوم کے دل سے ہمدرد ہین۔ تو ان منازل کے طے کرنے مین اشاعۃ السنۃ کو تن من دہن سے مدد دین۔

ان منازل و وسائل ترقی قومی سے ایک یہ بھی ہے * کہ اشاعۃ السنۃ کے وہ مضامین جنکا ترجمہ گورنمنٹ کو لانا ہے جن انگریزی زبان مین چھپین اور گورنمنٹ [illegible] تبھی خواہان قوم کی ہو چکی ہے۔ اس التماس کیطرف کم سے کم ایک صاحب نے بھی (فرستندگان ایڈریس ہین خواہ حضرات دیگر) توجہ نہین فرمائی اور اپنی رای موافق یا مخالف اس التماس کی نسبت ظاہر نہیں کی اس عدم توجہی و بے اعتنائی کے ساتھہ بعض حضرات کا خشک شکریہ (لفظی یا کاغذی) کیا کارآمد ہے۔ اور سمین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ یا قوم کا کیا

* ازانجملہ ایک یہہ بھی ہے کہ حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے شکریہ مین جیسے آنرایبل سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کی حضور مین اہل حدیث کا ایڈریس بوساطت ڈیپوٹیشن پیش ہوا تھا ویسے ہی ہز ایکسلنسی لارڈ ڈفرن وایسرای و گورنر جنرل ہند کی حضور مین انکا ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہو کیونکہ ڈاک کے ذریعہ سے ارسال میموریل متضمن شکریہ مین قوم اہل حدیث کا وہ اعزاز مقصود نہین ہے جو مختلف صوبجات ہندوستان (بنگال۔ پنجاب۔ ممالک مغرب و شمال۔ مدراس۔ بمبئی۔ اور ممالک متوسط) کے اعیان اہلحدیث کا ڈیپوٹیشن پیش ہونے مین اس قوم کا اعزاز مقصود ہے اسی خیال سے اب تک ویسرای کے حضور مین میموریل روانہ نہین ہوا اور نہ اسکا مسودہ مشتہر ہو کے لیے ناظرین کی خدمت مین پہنچا ہے۔ اس ڈیپوٹیشن کا سلسلہ بالا ہور مین (جب ویسرای شملہ سے رونق افروز لاہور ہون) اجتماع اور ایڈریس کی تیاری بھی صرف زر پر موقوف ہے۔ اور اس صرف کے لیے صرف ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کا جیب کافی نہین لہذا ترقی خواہان قوم اپنی قوم کا اعزاز چاہتے ہین تو اس ڈیپوٹیشن کی فراہمی اور ایڈریس کی تیاری مین بھی اپنے قومی وکیل کو مدد دین اور اس باب مین اسسے جلد خط و کتابت کرین کیونکہ وہ بعد ایام سفر شملہ کا عزم رکھتا ہے جسپر اوس ضرورت کے علاوہ بھی بعض قومی ضرورتین باعث ہین خاکسار کی رای ناقص مین تیاری ڈیپوٹیشن و ایڈریس کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ ہر صوبہ کے ارکان ڈیپوٹیشن (صاحب وسعت ہون تو) اپنا اپنا خرچ کرین دوسری یہ کہ ان ارکان کے لیے ہر ایک صوبہ مین چندہ جمع ہو اور وہ چندہ انکے مصارف سفر مین صرف ہو۔

حضرات سنی خواہان قوم آپ کو تنبیہ غفلت کے گوش ہوش سے نکالیں اور اپنے خادم و وکیل اشاعۃ السنہ کو قومی کاموں میں اس قسم کی امداد دیں جس قسم کے وہ لائق ہوں

اس پا دو ہائی پر بھی ان حضرات کا یہی حال رہا۔ تو آئندہ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ اُنکی ایسے کاموں میں جو صرف زر کے محتاج ہیں وکالت سے دست بردار

ہوگا اور بسیرا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کے بیٹھ رہیگا۔ کیونکہ قومی کام صرف ایک شخص کی زبانی یا زور سے انجام کو نہیں پہنچتے جمہوری کام جمہور ہی کی مدد سے انجام ہوتے ہیں

ہاں ایڈیٹر اشاعۃ السنہ جو قلمی سعادت قومی ہوسکے گی کرے گا۔ اور تجاویز مفید ترقی قومی اشاعۃ السنہ میں درج کرتا رہیگا ان تجاویز میں گورنمنٹ

کی مدد حاصل کرنا یا ان تجاویز سے جو لائق عمل ہوں عمل میں لانا قوم کے اختیار میں ہے ایڈیٹر اشاعۃ السنہ سے اب یہ بوجھ اٹھایا نہیں جاتا اور اس بوجھ میں ہمت دب گیا ہے

قلمی معاونت بھی اسی صورت میں جاری رہیگی کہ اشاعۃ السنہ کا وجود اور مقررہ چندہ قوم اور عام خریداران ادا کرتے رہینگے۔ اور بلا تقاضا بھی

تقاضا پر بھی زر وجب السال کرینگے اسمیں بھی انکی ایسی لا پروائی ہے جیسا کہ ابھی (کہ اکثر حضرات نے جنکے مواضع سکونت کے نام حاشیہ میں درج ہیں

امرتسر۔ امذور۔ آرہ۔ اورنگ آباد۔ بونگہ حیات۔ بمبئی۔ پٹیالہ
پانی پت۔ پھگواڑہ۔ جونپور۔ حاجی پور۔ حیدر آباد۔ دہلی۔ ڈھاکہ
رنگون۔ روپڑ۔ رکھا نوالہ۔ سیوان۔ سیالکوٹ۔ سیوہرہ۔ علیگڈھ
بٹالہ۔ قصور۔ قادیان۔ [illegible]
کیتھڑی کرنال۔ کوئٹہ۔ لدیانہ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ مدراس
ہری ہر۔ نارتس۔ وغیرہ وغیرہ۔

پیڈ ویزنگ خطوط تقاضا پر بھی سکوت محض اختیار کر رکھا ہے۔ نہ زر وجب السال
کیا ہے نہ جواب خطوط دیا ہے اور جس نے کچھ جواب دیا اس نے ایفاء وعدہ نہیں کیا) تو ایک نہ
ایک دن وہ قلمی معاونت بھی موقوف و مسدود ہوگی رسالہ اشاعۃ السنہ بند ہوگا اور
[illegible] اہلحدیث
کو پورا ادبار نصیب ہوگا۔ اشاعۃ السنہ جیسا ثابت قدم وفادار وکیل جسکی
وکالت قومی ثابت قدمی اور وفاداری گورنمنٹ کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ ولہذا

اوسکی معروضات بحق اہلحدیث گورنمنٹ میں عزت و اعتبار سے سنی جاتے ہیں۔ اس گروہ کو نصیب نہ ہوگا پھر اس قوم کو بجز افسوس ندامت کچھ چارہ نہ ہوگا

معروضات اشاعۃ السنہ کیطرف جیسی گورنمنٹ کی توجہ ہے۔ ناظرین اشاعۃ السنہ کو معلوم ہے اسکی قومی وکالت و دیانت اور وفاداری

کا گورنمنٹ کے نزدیک مسلم ہونا۔ سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کے اس سارٹیفکٹ سے جو حضور ممدوح عہد گورنری

سے رخصت ہونے کے وقت خاکسار کو عطا فرما گئے ہیں ثابت ہے۔ ذیل میں ہم اس سارٹیفکٹ کا ترجمہ اس غرض سے درج کرتے ہیں کہ اسکو پڑھ کر ہمارے

مہربان و جمیعت اشخاص قوم کو حمیت پیدا ہو اور انکو وکالت اشاعۃ السنہ کی قدر معلوم ہو اور اسکے بند ہو جانے کا ضرر و نقصان خیال میں آوے

وہ ترجمہ یہ ہے ابو سعید محمد حسین فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم مولوی اور اس فرقہ اسلام کے وفادار اور ثابت

قدم وکیل ہیں۔ انکی علمی کوششیں (اپنے تصانیف) لیاقت سے ممتاز ہیں وہ نیز ملکہ معظمہ کی وفادار رعایا میں سے ہیں۔

لاہور ۳۱ مارچ ۱۸۸۷ء دستخط سی۔ یو۔ ایچیسن۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

176

غزاهم فجاء رجل على فرس او برذون وهو يقول الله اكبر الله اكبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا عمرو بن عبسة فارسل اليه معاوية فسأله فقال سمعت رسول الله يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يشد عقدة ولا يحلها حتى ينقضي امدها او ينبذ اليهم على سواء فرجع معاوية (رواه ابو داؤد صـ۲۳ جـ۲ والترمذی صـ۲۰۴ جـ۱)

وفا چاہئے نہ کہ غدر۔ امیر معاویہ نے دیکھا تو وہ عمرو عبسہ صحابی تھا امیر معاویہ نے ان کے آنے کا سبب پوچھا تو انہون نے فرمایا کہ مینے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ جبکا کسی قوم سے عہد ہو وہ اسکو فسخ نکرے جبتک مدت گذر نہ جائے یا برابر برابر فسخ عہد سے اسکو اطلاع دی جائے۔ یہ سنکر امیر معاویہ اس حملہ سے باز آئے اور وہان سے ہٹ گئے +

مسئلہ چہارم و پنجم کے نتائج مسئلہ ششم و ہفتم کے نتائج کے ساتھ بیان ہون گے +

چھٹا و ساتوان مسئلہ

(۶) کافر (ظالم اور مذہب مسلمانون مین مزاحم لایق جہاد ہی کیون نہون) جب مسلمانون کے شہرون اور ملک پر تغلب سے تسلط پا لیتے ہین تو ان شہرون کے مالک و متصرف ہو جاتے ہین +

(۷) جب کسی کافر کے ملک یا شہر مین کوئی مسلمان امن جتا کر رہے تو وہ اسی عہد والے کی مانند ہو جاتا ہے جسنے صریح عہد دیا ہو۔ اسکو اس کافر سے غدر

کرنا اور اس کے جان و مال سے تعرض کرنا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ صریح عہد والون کی جان و مال سے تعرض حرام ہے +

غلبہ سے کافر کے مالک ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے کافرون کے اُن تصرفات کو جو انہون نے آپ کے اموال پر متسلط ہو کر کئے نافذ فرمایا۔ اور خود تسلط پاکر ان کو بے محل و بے اعتبار نہین ٹھہرایا۔

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلعم سے اسامہ نے حج کے ایام مین پوچھا یا

عن اسامة بن زيد انه قال يا رسول الله اين تنزل فی دارك بمكة فقال هل ترك لنا عقيل من رباع او دور وكان عقيل ورث ابا طالب هو وطالب ولم يرثه جعفر ولا علی شيئا لانهما كانا مسلمين وكان عقيل وطالب كافرين (بخاری صفحہ ۲۶۱)	رسول اللہ آپ مکہ مین اپنے کس گھر مین اُتر ین گے آپ نے جواب مین فرمایا عقیل نے ہمارا کوئی گھر چھوڑا ہے ؟ (یعنی سبھی گھرون پر تصرف کر لیا ہے) + اس ملک و تصرف عقیل کی ایک وجہ تو اسی حدیث مین بیان ہوئی ہے

کہ ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہی ہوئی تھی نہ حضرت علی و جعفر کیونکہ وفات ابو طالب کے وقت عقیل و طالب کافر تھے۔ اور حضرت جعفر اور حضرت علی مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر یہ وجہ بجز ملک و تصرف مکانات ابو طالب کے اور مکانات کے (جن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکان بھی

175

شامل تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مین عقیل انکا وارث نہین ہوسکتا تھا) ملک و تصرف کی دلیل نہین ہوسکتی -

لہذا یہ وجہ ملک و تصرف (جو اس حدیث مین بیان ہوئی ہے) ابو طالب کی مکانات کے مالک ہو جانے سے مخصوص رہے گی اور آنحضرت کے مکان کے مالک و تصرف ہو جانے کی وجہ وہی کہنے پڑیگی جو ہم نے بیان کی ہے کہ عقیل کا غلبہ و تسلط اس مکان پر ہو گیا تھا جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نافذ فرمایا یہ قسطلانی

قیل ان ھذہ الدار کانت لھاشم بن عبد مناف ثم صارت لابنہ عبد المطلب فقسمھا بین ولدہ حمین ثم صار للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ابیہ عبد اللہ وفیھا ولد النبی صلعم قالہ الفاکہی - وظاھر قولہ وھل ترک لنا عقیل من رباع انھا کانت ملکہ و اضافھا الی نفسہ فیحتمل ان عقیلا تصرف فیھا کما فعل ابو سفیان بدور المھاجرین ویحتمل غیر ذلک × × × × وقال الداودی

نے اس حدیث کی شرح مین فرمایا ہے یہ گھر (جسکا حدیث مین ذکر ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد ہاشم کی تھی پھر انکے بیٹے عبد المطلب [illegible] اُنہون نے اپنی اولاد مین تقسیم کر دیئے پھر اپنے باپ عبد اللہ کا حق آنحضرت کو ملا اسی مکان مین آنحضرت صلعم تولد ہوئے تھے چنانچہ فاکہی نے بیان کیا ہے آنحضرت کا یہ کہنا کہ عقیل نے ہمارا کوئی گھر نہین چھوڑا اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس گھر کے مالک تھی اور اپنی ذات شریف

وغیرہ کان کل من هاجر من المومنین باع قریبه الکافر داره فامضی النبی صلے الله علیه وسلم تصرفات الجاهلیة تالیفاً لقلوب من اسلم منهم - (قسطلانی صفحہ ۱۷۰ جلد ۳)	کیطرف اس گہر کو آپ نے منسوب فرمایا ہے - پس عقیل کے مالک ہو جانے کی وجہ یہہ ہو سکتی ہے کہ عقیل نے اس گہر مین تصرف کر لیا ہو جیسا کہ ابوسفیان نے اور مہاجرین کے گہرون پر تصرف کیا تھا

اور شاید اسکی وجہ کوئی اور بھی ہو -

راقم کہتا ہے یہہ تردد قسطلانی کا ہمارے مدعا کو ضرر نہیں پہنچاتا - ہمارا مدعا یہہ ہے کہ عقیل کے ملک مین آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم کے گہر [illegible] کی وجہ [illegible] ہیں ہو سکتی - اسکی وجہ غلبہ [illegible] ساتھ اور بھی وجہ ہو تو مضایقہ نہیں - پھر قسطلانی نے کہا ہے کہ داؤدی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ ہر ایک مہاجر کا مکان اسکے قرابتی نے بیچ دیا پس آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم نے اُن کے تصرفات زمانہ جاہلیت کو تالیف قلوب نومسلمون کے لئے نافذ فرمایا (یعنے اپنا دخل و تصرف پا کر بھی انکو فسخ نہیں کیا) وہ تصرفات ناجایز ہوتے تو ضرور آپ مکہ پر متسلط ہو کر جسکا مکان کسی نے دبا کر فروخت کر دیا تھا وہ اسی کو دلواتے اور ظالم کے تصرف کو اُٹھاتے -

اس مسئلہ "تغلب کفار سے ثبوت ملک" مین مجتہدین کا اختلاف ہے - شافعی اور ایک جماعت قایل ہین کہ کفار صرف غلبہ سے مسلمانون کے اموال کے

وقد اختلف اهل العلم فی ذلك فقال الشافعی وجماعة لايملك اهل الحرب بالغلبة شيئا من المسلمين و لصاحبه اخذه قبل القسمة وبعدها وعن علی والزهری وعمرو بن دينار والحسن لا يرد اصلاً ويختص به اهل المغنم وقال عمرو بن سلمان بن ربيعة وعطاء والليث ومالك واحمد و آخرون وهی رواية عن الحسن ايضاً وقال ابن ابی الزناد عن ابيه عن الفقهاء السبعة ان وجده صاحبه قبل القسمة فهو احق به وان وجده بعد القسمة فلا يأخذه الا بالقيمة (نيل الاوطار ۱۹۱ ج ۷)

مالک نہین ہوتے لہذا جو مال مسلمانون کا کافرون کے ہاتھ مین چلا جائے وہ مسلمانون کے فتحیاب ہونے پر انہی مسلمانون کو ملے گا جن کا مال تھا حضرت علی و زہری و عمرو بن دینار و حسن بصری کہتے ہین کہ وہ کافرون کا مال ہو چکا تھا مسلمانون کے ہاتھ آئے گا تو ان سب کا ہوگا جنہون نے کافرون کو لوٹا - عمرو بن سلمان ابن ربیعہ عطا و لیث و امام مالک و امام احمد وغیرہ کا یہ قول ہے کہ وہ مال مسلمانون مین تقسیم ہو چکا ہو تو اصل مالک کو بقیمت ملیگا تقسیم سے پہلے بلا قیمت بھی وہ لینے کا حقدار ہے اِس مذہب سے بھی یہی بات ہوتی ہے کہ وہ مال کفار کے ملک مین آچکا تھا ٭

کتاب ہدایہ مین (جو حنفی مذہب مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے) کہا ہے کہ کفار ہماری اموال پر غلبہ پائین تو ان کے مالک ہو جاتے ہین بشرطیکہ وہ ان کو اپنی بلاد

واذا غلبوا علی اموالنا والعیاذ باللہ
واحرزوها بدارهم ملکوها وقال
الشافعی لا یملکونها لان الاستیلاء
محظور ابتداء وانتهاء والمحظور
لا ینتهض سببًا للملك علی ما عرف
من قاعدة الخصم ولنا ان الاستیلاء
ورد علی مال مباح فینعقد سببًا للملك
دفعًا لحاجة المکلف کاستیلاء نا علی
اموالهم وهذا لان العصمة تثبت
علی منافاة الدلیل ضرورة تمکن
المالك من الانتفاع فاذا زالت المکنة
عاد مباحًا کما کان غیر ان الاستیلاء
لا یتحقق الا بالاحراز بالدار لانه
عبارة عن الاقتدار علی المحل حالًا
ومالًا والمحظور لغیره اذا صلح سببًا
لکرامة تفوق الملك وهو الثواب
الآجل فما ظنك بالملك العاجل

تسلط مین لیجانین - امام شافعی اس مسئلہ
کے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ کفار کا
تغلب ہی ناجائز ہے تو وہ ملک کا سبب
کیونکر ہو سکتا ہے حنفیہ کی طرف سے اسکا
جواب یہہ ہے کہ تغلب کفار اموال مسلمین
پر گو ناجائز ہے مگر اس حالت مین اور اسوقت
تک کہ مسلمانون کا اُسپر تسلط و قبضہ ہو
اور جب وہ تسلط اُٹھ گیا تو کافرون کا
[illegible] مال
مباح پر تسلط ٹہرا وہ کہتے ہین در اصل
ہر چیز سے ہر شخص نفع اُٹھانیکا مستحق
ہے چنانچہ قران مین فرمایا ہے "خدا نے
تم سب کے لئے جو کچھ زمین مین ہے پیدا
کیا ہے" پھر خاص خاص چیزون سے
خاص خاص لوگون کو نفع اُٹھانیکے لئے
خدا تعالے نے قبضہ و تسلط کو سبب
بنا دیا ہے اور یہ حکم دے دیا ہے کہ

(ہدایہ صفحہ ۵۶۱ جلد ۱)

جسکی چیز ہو یعنے جسکے قبضہ و تسلط مین ہووے اس سے نفع اوٹھاوے اور جب یہ قبضہ و تسلط اُٹھ گیا تو وہ مال سب کے لئے مباح ہو گیا - پھر اسپر تغلب و تسلط مال مباح پر تسلط ہو گا اور وہ ملک کا سبب ہو سکے گا - جیسا کہ ہمارا تسلط اُن کے اموال پر مال مباح پر تسلط اور ملک کا سبب ہوتا ہے ✚

امام شافعی کے مذہب کی تائید مین بعض علما یہہ حدیث پیش کرتے ہین جو صحیح

عن عمران ابن حصین قال واسرت امرءة من الانصار واصیبت العضباءً فکانت المرءة فی الوثاق وکان القوم یریحون نعمهم بین یدی بیوتهم فانفلتت ذات لیلة من الوثاق فاتت الابل فجعلت اذا دنت من البعیر رغا فتترکه حتی تنتهی الی العضباء فلم ترغ قال وهی

مسلم مین بصفحہ ۵۴ جلد ۲ منقول ہے کہ ایک عورت کفار کی قید مین آگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی اونٹنی عضبا نامی بھی اُن کے قابو مین آئی - وہ عورت ان کی قید مین تھی اور وہ لوگ اپنے اونٹون کو اپنے ڈیرون✱ کے سامنے رات کو لے آتے اور

✱ طحاوی کی روایت مین ہی چنانچہ فتح القدیر حاشیہ ہدایہ مین منقول ہے وکانوا اذا نزلوا یریحون ابلهم فی افنیتهم - یعنے وہ اس سفر مین منزل پر اترتے تو اونٹون کو اپنے آگے کے میدانون مین لے آتے اسلئے ہمنے بیوت کا ترجمہ ڈیرہ سے کیا ہے - وہان سفر مین بنے ہوئے گھر نہ تھے وہی کپڑے کمبل وغیرہ کے ڈیرے تھے ✚

منوقة فقعدت فی عجزها فانطلقت
ونذروا بها فطلبوها فاعجزتهم قال ونذرت
لله عز وجل ان نجاها الله عليها لتنحرنها
فلما قدمت المدينة راها الناس فقالوا
العضباء ناقة رسول الله صلعم فقالت
انها نذرت ان نجاها الله عليها لتنحرنها
فاتوا رسول الله صلعم فذكروا ذلك
له فقال سبحان الله بئسما جزتها
نذرت لله ان نجاها [illegible] عليها لتنحرنها لا
وفاء لنذر فی معصية ولا فيما لا يملك
العبد وفی رواية ابن حجر لا نذر فی
معصية الله (صحیح مسلم ص ۴۵ جلد ۲)

ٹہرایا کرتے ایک شب وہ عورت قید سے
چھوٹ گئی اور وہ اُن اونٹون مین پہنچی
وہ جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز
کرتا۔ لہذا وہ اسکو چھوڑ دیتی یہانتک
کہ عضباء اونٹنی کے پاس پہنچے تو وہ نہ
بولے کیونکہ وہ سواری مین لگی ہوئی
اور فرمان بردار تھی ۔ وہ اسپر سوار ہو کر
چل پڑی ۔ کفار کو علم ہوا تو وہ پیچھے
دوڑے [illegible] اسوقت اسنے
یہ منت مانی کہ خدا نے اسکو کفار سے بچا
لیا تو وہ اوس اونٹنی کو خدا کے نام پر ذبح
کرے گی ۔ آنحضرت صلعم نے یہ بات سنی
تو فرمایا کہ اُسنے بُرا کیا جو اسکو بدلہ دیا ۔ گناہ کی منت کا وفا واجب نہین ۔ اور نہ
اس چیز کی منت کا جسکا بندہ مالک نہو ۔ اس حدیث سے استدلال کی وجہ وہ یہہ
بیان کرتے ہین کہ اس اونٹنی کی نسبت اس حدیث کا آخری فقرہ فرمایا گیا ہی وہ اونٹنی
تعقب سے کفار کی ملک آجاتی تو وہ عورت بھی اُسکی مالک ہو جاتی اس صورت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عورت کو یہ نفرماتے کہ جس چیز کا کوئی مالک نہو

178

سکی نسبت کچھ قاسپر واجب نہین -

سکا جواب عینی حنفی نے بنایہ شرح ہدایہ مین یہہ دیا ہے کہ وہ لوگ ہنوز اوس حبشی کو اپنے ملک مین لیجانے چکے تے راستہ ہی مین وہ اس عورت کے ہاتھ اگئی تھی

قلت ما کانوا احرزوها بدارهم واخذ المرأة العضباء کان قبله فی الطریق وقبل الاحراز لایثبت الملك ودلیلنا من القران قوله تعالی للفقرآ المهاجرین فالله تعالی سماهم فقراء والفقیر من لایملك فلولم یملك الکفار اموالهم لما سموا فقراء (عینی شرح هدایه صـ۲۴۹ جلد ۳)

اور کہا ہے تغلب سے کفار کی ملک تب ثابت ہوتی ہے جب وہ مسلمانون کے مال کو اپنے ملک و جائے و تسلط مین لیجائین - پہر کہا ہے ہماری (حنفیہ کے) دلیل قران مین یہ قول خداوندی ہے جسمین خدا نے فقراء مہاجرین کو صدقہ کا مصرف ٹہرایا ہے اس قول مین خدا نے ان کو فقیر کہا ہے اور فقیر وہی کہلاتا ہے جسکے ملک مین کچھ نہو اور اگر کفار مکہ وغیرہ مہاجرین کے پس ماندہ اموال کے مالک نہو جاتے تو خدا ان کو فقیر نہ کہتا -

ایسا ہی شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر حاشیہ ہدایہ مین استدلال آیت قران

ولیس من لایملك مالا وهو فی مکان لایصل الیه فقیرا بل هو مخصوص بابن السبیل - ولهذا اعطوا علیه فی

کی تائید مین کہا ہے کہ جو شخص صرف کسی خاص مکان مین ہونے کی سبب اپنے مال کا مالک اور اسپر قابض و متصرف

نص الصدقه (فتح القدیر صٓ ٤٣ ج ٢)

ہو اسکو فقیر نہین کہا جاتا ایسا شخص ابن السبیل کے نام سے مخصوص ہے *

اور جواب حدیث عضبا کی تائید مین کہا ہے کہ اس پر روایت طحاوی مین یہ قول راوی شاہد ہے کہ وہ جب منزل پر اُترتے تو اونٹون کو سامنے کے میدان مین لے آتے جس سے سمجھہ مین آتا ہے کہ وہ ہنوز راستہ مین تھی کہ وہ عورت اس اونٹنی کو لے بہاگی *

وحدیث العضباء کان قبل احرازهم بدارهم الی تری الی قوله کانوا اذا نزلوا الخ فانه یفهم منه انها فعلت ذلك وهم [illegible]

[illegible] اسبات کو غلط کہین وہ اس سے بڑھکر صریح روایت سے ثابت کرین کہ وہ لوگ اونٹنی کو اپنے ملک دار الحرب مین لیجا چکے تھے اور جہان وہ رات کو اونٹ بٹھاتے تھے وہ ان کے وطنی اور سکونتی مکانات کے صحن تھے -

ایک جواب اس حدیث کا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حدیث نفی ملک متغلب و مستنبط پر نص یا اشارہ نہین ہے - اس حدیث مین جو فرمایا گیا ہے کہ جس چیز کا بندہ مالک نہو اسکی منت کا وفا اسپر واجب نہین ہے اس کا اس امر پر نص یا اشارہ ہونا متعین نہین ہے کہ یہہ اس عورت کے حق مین کہا گیا ہے - اور اس سے یہ مقصود ہے کہ وہ عورت اوس اونٹنی کے تغلب سے مالک نہین ہوئی اسلیئے اسپر اس ذبح کرنے کی منت کا ایفا واجب نہین ۔ جایز و محتمل ہے کہ یہ

179

ایک جداگانہ حکم متعلق نذر بیان کیا گیا ہو - اس عورت کی نسبت اور اس کے
حق مین وہی پہلا حکم ہو کہ گناہ کی منت کا دفا واجب نہین ہے - اور اس سے
یہ مقصود ہو کہ تیرا فعل معصیت ہے لہذا تجہہ پر اسکا ایفا واجب نہین ہے -
اس فعل کا معصیت ہونا آپ کے اس لفظ سے بھی ثابت ہوتا ہے جو اس سے
پہلے فرمایا ہی کہ اُسنے یہ بُرا کام کیا جو اسکو بدلہ دیا - اور اگر اس قول نبی کو (جسمین
ملک غیر مین وفا نذر کا واجب نہونا فرمایا گیا ہے) اسی عورت کے حق مین تسلیم
کیا جاوے تو اسکی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بوقت نذر اس عورت کا پورا تغلب و
تسلط نہوا تھا - اسوقت تک ممکن تھا کہ اوس اونٹنی کو اسکے مالک کفار (جو اسکے
پکڑنے کو دوڑے تھے) اسکو چھین کر لیجاتے (گو اسکے بعد یہ امکان دور ہوا
جب وہ [illegible] واپس [illegible]) اور یہ بھی ممکن تھا کہ آنحضرت صلعم اس اونٹنی کو
نہ اپنے ملک سابق کے لحاظ سے بلکہ اموال غنیمت مسلمانون سے حق اصطفا کی
نظر سے خود لے لیتے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور احتمال ہے کہ اسی حق اصطفا کی
نظر سے اپنے اوس اونٹنی کو لے لیا ہو) پھر وہ باوجود قیام ان احتمالات کے
اس عورت نے کیون اس اونٹنی کو اپنے ملک سمجھ لیا اور اسکا ذبح کرنا مان لیا -
علما شافعیہ اور جو ان کے ہم خیال ہون اس حدیث سے ان احتمالات کو اٹھالین
تب اس حدیث سے تمسک کا نام لین *

اس بیان سے ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ رح و امام مالک و امام احمد رح کا مذہب کہ

* قد کان للنبی صلعم من الغنائم ثلث حظوظ خمس الخمس وصفی یصطفیہ لنفسہ من درع او سیف او جاریۃ
وسہم کسہم احدہم (فتاوی حمادیہ صفحہ ۲۶۳)

کافر تغلب سے اموال مسلمین کے مالک ہوجاتے ہین "صحیح ہے اور آیات قران اور حدیث صحیح بخاری اس مذہب کے موید ہین اور اسکا خلاف تغلب سے انکا مالک نہونا جوان چارون اماموں سے صرف شافعی کا مذہب ہے اسپر کوئی صریح دلیل نہین ہے - اور نہ اس مذہب پر چلنے والا ہندوستان مین کوئی نظر آتا ہے - بالجملہ ساکنین ہندوستان کے مذہب مین کافر تغلب سے مالک ہوجاتا ہے اور ہمارے مسئلہ ششم مین ہندوستان کے اہل مذاہب کو نزاع کا محل نہین ہے ؛

کافرون کے ملک اور شہر مین امن جتا کر غدر نہ کرنے کے حرام

ہونے پر دلیل یہ صریح حدیث صحیح بخاری وغیرہ کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ

كان المغيرة بن شعبة صحب قوما في الجاهلية فقتلهم واخذ اموالهم ثم جاء فاسلم فقال النبي صلے الله عليه واله وسلم اما الاسلام فاقبل واما المال فلست منه في شئ (رواه البخاري ص ۳۷۹ وفي رواية ابي داود ص ۲ جلد ۲) واما المال فانه مال غدر لا حاجة لنا فيه - وكان المغيرة قبل اسلامه

صحابی النبی [illegible] کافرین [illegible] ہم مذہب قوم کے ساتھ ہوکر مصر مین گیا - وہان کے بادشاہ (مقوقس) نے اون لوگون سے احسان کیا اور مغیرہ کے احسان و اکرام مین قصور کیا - اس سے مغیرہ کو رشک پیدا ہوا کیونکہ وہ ان کا ہم قوم نہ تھا لہذا جب وہ واپس ہوکر راستہ مین شراب پی کر مخمور ہوئے اور سو گئے تو مغیرہ نے اس حالت نشہ اور نیند مین اُن سے

۱۸۰

صحب قوماً فی الجاہلیۃ من ثقیف
من بنی مالک لما خرجوا زایرین
المقوقس بمصر فاحسن الیہم وقصر
بالمغیرۃ فحصلت لہ الغیرۃ منہم لانہ
لیس من القوم فلما کانوا بالطریق
شربوا الخمر فلما سکروا وناموا غدر بہم
فقتلہم جمیعاً واخذ اموالہم فلما بلغ
ثقیفاً فعل المغیرۃ تداعوا للقتال
فسعی عروۃ عم المغیرۃ حتی اخذوا
منہ دیۃ ثلاثہ عشر نفساً واصطلحوا
فہذا ہو سبب قولہ ای غدر ثم جاء
الی المدینۃ فاسلم فقال لہ ابو بکر ما
فعل المالکیون الذین کانوا معک
قال قتلہم وجئت باسلابہم الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخمس
او یری فیہا رایہ فقال النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اما الاسلام

غدر کیا - ان کو قتل کر ڈالا - اور اُن کا
مال لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اسلام
کا اظہار کیا - جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری اسلام
کو تو ہم نے قبول کیا پر اس مال سے
ہم کو کچھہ تعلق و حاجت نہین ہے -
کیونکہ یہ غدر کا مال ہے قسطلانی نے
مال غدر ہونے کی وجہ یہہ بیان
کی ہے کہ مال مشرکین (یعنے جو
لڑائی کے لایق ہون) اگرچہ غضب و
تسلط اہل اسلام کے وقت مال غنیمت
کہلاتا ہے (جو حلال ہے) پر امن
کی حالت مین اس مال کا ان سے
جبراً لینا حلال نہین ہے - اور
جب انسان کسی کے ساتھ ہو کر چلتا
ہے تو اپنے ساتھی کو یہ جتاتا ہے کہ

فاقبل ای اقبلہ واما المال فلست منہ فی شئ ای لا اتعرض لہ لکون اخذہ غدراً لان مال المشرکین وان کانت مغنومۃً عند القہر فلا یحل اخذھا عند الامن فاذا کان الانسان مصاحباً لہم فقد امن کل واحد منہما صاحبہ فسفک الدماء واخذ الاموال عند ذلک غدرٌ والغدر بالکفار وغیرھم محظور انتہی ملخصاً

(قسطلانی ص۳۵ جلد ۴)

مین تیرے جان و مال سے تعرض نہین کرون گا - اور مین نے تجہے امن و عہد دیا اس کے بعد اس کا خون بہانا اور مال لوٹ لینا غدر ہے اور غدر کافرون کے ساتھ کیون نہو حرام ہے +

اس حدیث مین جب صرف مل کر راستہ چلنے کو حکماً و معنیً امن و عہد ٹہرایا اور اس امن و عہد کے خلاف کو غدر قرار دیا ہے تو عین ملک و بلاد کفار مین جو ابتدا سے ان کے ملک ہون یا تغلب سے ان کے تسلط مین ہون امن جتا کر رہنا اور اسمین امن و آزادی کے ساتھ عمر بسر کرنا کیونکر امن و عہد نہوگا اور اسکا خلاف کیون نہ غدر قرار پائے گا +

مسئلہ چہارم و پنجم و ششم و ہفتم کے نتائج

ان مسایل اربعہ اور ان کے دلایل کے نتائج بیان کرنے سے پہلے دو امر واقعی نفس الامری کا بیان ضروری ہے

امر اول یہ کہ ملک ہندوستان پر برٹش گورنمنٹ کا پورا قبضہ و تسلط ہے۔ کوئی ذی شوکت سلطنت اس قبضہ و تسلط کی مزاحم نہین ہے۔

امر دوم یہ کہ مسلمان جو ہندوستان مین اقامت گزین ہین تین قسم مین منقسم ہین *

قسم اول اسلامی ریاستون کے رئیس با اختیار (جیسے رئیس ٹونک۔ رئیس رامپور رئیسہ بھوپال۔ رئیس حیدر آباد۔ وغیرہ)

دوم اُن رئیسون کی ماتحت رعایا۔

قسم سوم خاص برٹش گورنمنٹ کی رعایا جو کسی اسلامی ریاست کے ماتحت نہین۔ [illegible] برٹش گورنمنٹ [illegible] ترک مقابلہ و لڑائی کا عہد ہو چکا ہے۔

قسم اول نے تو گورنمنٹ سے صریح لفظی اور حقیقی عہد لکھدیا ہے کہ وہ گورنمنٹ سے کبھی مخالفت نکرین گے اور ہمیشہ اس کے مددگار رہین گے اور ایسا ہی اسوقت تک وہ کرتے رہے ہین قسم دوم کا عہد ان کے رئیسون کے عہد مین داخل و شامل ہے یہ امر اس حدیث بخاری سے ثابت ہوتا ہے جس مین یہہ ارشاد ہے کہ سبھی مسلمانون کا ذمہ ایک ہوتا ہے ادنے شخص کسی سے عہد کرے اور لڑنے مارنے سے امان دے تو اور نکو اس عہد کا پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے

باب ذمة المسلمين وجوارهم واحدة يسعى بها ادناهم الخ (صحیح بخاری صفحہ ۴۵)

پس چہ جاے کہ اعلی طبقہ قوم کے رئیسون اور سردارون نے کسی کو عہد و امن
دیدیا ہو قسم ثالث سے بعض اشخاص کا تو صریح لفظی اور حقیقی عہد ہو چکا ہے
یہ وہ لوگ ہین جو تحریراً و تقریراً حاضر و غائب خیر خواہی و وفاداری گورنمنٹ کا
دم بھرتے ہین اور ان کی خدمت و معاونت مین سرگرم ہین ان ہی لوگون مین
پنجاب کے اہلحدیث داخل ہین - جنہون سر ہنری دیوس صاحب بہادر کے
عہد لفٹنٹ گورنری مین بذریعہ ایک عرضداشت کے اس عہد کا اظہار کیا تھا
جنوری [illegible] مین پنجاب گورنمنٹ سے ایک سرکلر بھی ان کی تصدیق و تائید مین
مشتہر ہوا تھا [illegible] جنہون [illegible]
عہد نہین کیا معنوی و حکمی عہد ہو چکا ہے اس عہد (حکمی و معنوی) سے کوئی
شخص سکان ہندوستان سے خالی نہین ہے - کیونکہ وہ سالہا سال سے امن جتا کر
گورنمنٹ کی رعایا کہلا کر امن و آزادی سے زیر حکومت گورنمنٹ اوقات بسر کر رہے
ہین نہ بر ملا مقابلہ و مخالفت کے وہ مدعی ہین اور نہ جاسوس بنکر دار الحرب کے
رہنے والون کی طرح خفیہ سکونت رکھتے ہین - بلکہ مغیرہ بن شعبہ سے (جسکا حال
بصفحہ (۴۴) بیان ہوا ہے) بڑھکر اپنی زبانِ حال سے عہد و امن کا اظہار کر رہی
ہین - امور واقعیہ کا بیان تمام ہوا - اب اصل نتایج کو بیان کیا جاتا ہے -
ان مسائل (نمبر ۴ و ۵ و ۶ و ۷) سے اور ان کے دلایل سے بلحاظ ان دو امور
واقعیہ کے صاف اور یقینی طور پر ایک یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانان ہندوستان کے

182

تینون قسم کا (جب تک کہ وہ اپنے عہدون پر (لفظی وحقیقی ہون خواہ معنوی و حکمی اصلی ہون خواہ ضمنی) قایم رہین اور اس گورنمنٹ کے ماتحت رہین۔ اور ان عہدون کو علانیہ طور پر اٹھا کر یا حکومت گورنمنٹ سے باہر جاکر اپنے ارادہ مخالفت سے برملا گورنمنٹ کو اطلاع نہ دین) اُس گورنمنٹ سے لڑنا یا اُن سے لڑنے والون کی (ان کے بہائی مسلمان کیون نہون) کسی نوع سے مدد کرنا صریح غدر اور حرام ہے ٭

اس نتیجہ کو ناواقف اہل اسلام ملاحظہ فرما کر پیش نظر رکھین اور صرف کفر کی نظر سے ہر ایک مخالف مذہب سے جنگ ومقابلہ کرنے کو شرعی جہاد نہ سمجھ لیا کرین۔ [illegible] ہرگز شرعی جہاد [illegible] ہو خواہ مذہبی [illegible] نہین ہوسکتا ہے بلکہ عناد وفساد کہلاتا ہے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گناہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد وباغی بدکردار تھے۔ اکثر ان مین عوام کالانعام تھے بعض جو خواص وعلماء کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم دین (قرآن وحدیث) سے بے بہرہ تھے یا نافہم وبے سمجھ۔ باخبر وسمجھدار علماء اُسمین ہرگز شریک نہین ہوئے اور نہ اس فتویٰ پر جو اس غدر کو جہاد بنانے کے لئے مفسد لئے پھرتے تھے انہون نے خوشی سے دستخط کئے۔ اسکی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۶ مین کرچکے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ مولوی اسمعیل دہلوی جو حدیث وقرآن سے باخبر اور اس کے پابند تھے اپنے ملک ہندوستان مین

انگریزون سے (جنکے امن وعہد مین رہتے تھے) نہین لڑے اور نہ اس ملک کی ریاستون سے لڑے ہین۔ اس ملک سے باہر ہوکر قوم سکھون سے (جو مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی کرتے تھے کیکو اونچے اذان نہین کہنے دیتے تھے) لڑے۔ اسکی تفصیل بھی انرایبل سید احمد خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی کی رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر سے اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۸) مین گذر چکی ہے۔

دوسرا نتیجہ ان مسایل اور ان کے دلایل سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعد علم ان مسایل کے کہ "مذہب اسلام مین اہل حرب کفار سے بھی دوستی وعہد جایز ہے اور [illegible] مالک ہو جاتے ہین اور کافرون کے ملک مین باامن رہکر یا امن جتا کر اُن سے لڑنا اور غدر کرنا حرام ہے" بعض خیر خواہان گورنمنٹ کا مسلمانون پر یہ گمان کہ وہ جب کبھی قابو پائین گے گورنمنٹ پر تلوار چلائین گے اور جو ان مین مذہب کے پکے اور دعوے اسلام مین سچے ہین وہ اس کام مین سب سے پیش قدم نکلین گے محض بہتان ہے۔ اس گمان کے مرتکب مدعیان خیرخواہی سلطنت ان مسایل سے ناواقفی کے سبب یہ گمان رکھتے ہین تو اب وہ ان مسایل کو پڑھکر اس بدگمانی سے باز آئین۔ اگر وہ دیدہ ودانستہ ان پر یہ تہمت لگاتے ہین تو اس مین وہ اسقدر غور کرین کہ اس بدگمانی مین نہ صرف رعایا اہل اسلام کا ضرر ہے۔ بلکہ اسکا اثر وضرر سلطنت کو بھی پہنچتا ہے۔ سلطنت کو رعایا سے

183

بدگمانی رہیگی تو وہ کب محل اعتماد اور مورد خاص عنایت سلطنت ہونگے ۔ اور کیونکر کشادہ دلی اور جوش سے اپنا فرض اطاعت و اعانت سلطنت کو ادا کرینگے اور سلطنت کے پاؤن بھی بے خدشہ و بے کھٹکے کب جمین گے ۔ کیا اچھا کہا گیا ہے ؎

رعیت چو بیخ ست سلطان درخت ‏ ‏ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

ایساہی ایک اور شعر ہے ؎

مراعات دہقان کن از بہر خویش ‏ ‏ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

خیر خواہان ملک و سلطنت اب بھی اس بدگمانی کو دماغ سے نکال ڈالین ۔ اور رعایا و سلطنت [illegible] ہر ملک مین [illegible] قائم [illegible] دین ؛

مسئلہ ہشتم و نہم و دہم

(۸) کافر مسلمانون کے مذہب مین مزاحم بھی ہون ۔ اور ان کا ملک دار الحرب بھی ہو ۔ اور ان سے کسی مسلمان رئیس یا رعایا کی دوستی و عہد بھی نہو ۔ اور ان کے ملک و امن مین مسلمان رہتے نہ ہون ۔ تو ان شرطون اور صورتون مین بھی اُن سے جہاد تب ہی واجب و جایز ہے ۔ کہ مسلمانون مین ایسی جمعیت حاصل و جماعت موجود ہو جسمین انکو کسر شوکت اسلام کا خوف نہو ۔ فتح و غلبہ اسلام کا ظن غالب ہو ؛

(۹) ان ہی شرطون اور صورتون مین ایک بڑی بہاری شرط شرعی جہاد کی یہ ہے کہ مسلمانون مین امام و خلیفہ وقت موجود ہو ؛

(۱۰) مسلمانون پر ایسی بھی مجبوری کی حالت جایز اور ممکن الوقوع ہے کہ نہ انکی کوئی جماعت ہو نہ ان کا کوئی امام و معہد او وہ گناہگار نہون - او تارک فرض قرار نہ پائین شرط جمعیت قابل طمانیت پر دلیل خدا تعالی کا یہ قول ہے کہ خدا تعالی نے ایک کا ہزار سے مقابلہ کرنا تمکو معاف کر دیا ہے - اب اگر تم مین ایک سو صابر اشخاص ہون تو وہ دو سو کفار سے غالب آسکتے مین" یعنی ایک سو دو سو کا [illegible] مقابلہ کرے - اور یہ قول خداوندی کہ لڑنے والون کے لئے جہانتک طاقت رکھو تیر اندازی اور گھوڑے بہم پہنچاؤ جس سے تم اپنے اور خدا کے دشمن کو ڈراؤ" ؛

الان حفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا فان يكن منكم مائة صابرة يغلبوا [illegible] مائتين وان يكن منكم الف يغلبوا الفين باذن الله والله مع الصابرين (انفال ۶۶) واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم (انفال ۶۰)

فتاوی عالمگیری مین جو حنفی مذہب مین ایک مشہور و معتبر فتاوی ہے لکھا ہے جواز عہد کے لئے دو شرطین ہین ایک یہہ کہ دشمن اطاعت قبول نکرے - اور وہ مسلمانون کے عہد و امان مین بھی نہو - دوسری شرط یہ

اما شرط اباحة فشيئان احدهما امتناع العدو عن قبول ما دعي اليه

من العدو وعدم الامان والعهد بينه وبينهم - والثاني ان يرجو الشوكة والقوة لاهل الاسلام باجتهاده او باجتهاد من يعتقد في اجتهاده ورايه وان كان لا يرجو القوة والشوكة للمسلمين في القتال فانه لا يحل له القتال لما فيه من القاء نفسه في التهلكة - كذا في محيط السرخسي (فتاوی عالمگیری) ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة - (بقرہ ع ۲۳)

ہے کہ مسلمانوں کو اپنے غالب اور فتحیاب ہونے کی امید ہو - اور اگر مسلمانوں کو اپنی قوت اور شوکت کی امید نہو تو پھر ان کو لڑنا اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا ہے (یعنی جسکی نسبت قرآن مین یہ حکم ہے کہ "اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالو") ایسا ہی سرخسی کے محیط مین ہے -

اور کفایہ حاشیہ ہدایہ مین ہے کہ جہاد کی شرط یہ ہے کہ جہاد کرنے والے صاحب وسعت ہون اور دشمن کے ڈیفنس (مدافعت) کی طاقت رکھین - عجز و کمزوری کے ساتھ جہاد کا حکم نہین ہے - ایسا ہی مستخلص شرح کنز مین ہے -

والشرط في ذلك ان يكون القايمون به من اهل الغناء والدفاع لان التكليف لا يتاتى مع العجز - (كذا في الكفاية والمستخلص شرح كنز)

جہاد کے لئے امام کے موجود ہونے کی شرط پر یہ حدیث دلیل ہے جو بخاری و مسلم نے اپنی کتابون مین نقل کی ہے کہ امام ڈھال

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال انما الامام جنة يقاتل من وراءه ويتقى به (بخاری ص۴۱۵ مسلم ص۱۲۶)

ہے اسکی آڑ مین لڑین اور اسکو اپنا بچاؤ بنائین ٭

اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے کہا ہے کہ امام مسلمانون کے لئے آڑ یا پردہ

انما الامام جنة ای کالساتر لانه يمنع العدو من اذی المسلمين ويمنع الناس بعضهم من بعض ويحمی بيضة الاسلام ويتقيه الناس ويخافون سطوته ومعنی يقاتل من ورائه ای يقاتل معه الكفار والبغاة والخوارج وساير اهل الفساد والظلم مطلقاً ۔ (شرح مسلم ص۱۲۶)

کی مثل ہوتا ہے مسلمانون کو دشمنون کی تکلیف سے بچاتا ہے ۔ اس کی آڑ مین لڑنے کے یہ معنے ہین کہ اس کے ساتھ ہو کر کافرون سے (یعنے جو لڑنے کے لائق ہون) اور باغیون اور خارجون وغیرہ اہل فساد و ظلم سے لڑین ٭

اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین اس حدیث کی شرح مین کہا ہے ۔ کہ امام سے مراد خلیفہ وقت ہے یا جو اسکا تجویز کیا ہوا امیر ہو وہ سپر کی مانند ہوتا ہے ۔ جس کے

انما الامام ای الخليفة او اميره جنة بضم الجيم کالترس فهو تشبيه بليغ يقاتل بصيغة المجهول من وراءه بكسر الميم ويتقى به بيان لكونه جنة ای يكون الامير فی الحرب قدام القوم ليستظهر[۱]

آڑ مین لڑین اور اس کو اپنا بچاؤ بناوین یہ اس کے سپر ہونے کا بیان ہے کیونکہ امام یا اس کا نائب امیر لڑائی مین قوم کے آگے ہوتا ہے ۔ لوگ اُسی کی مدد اور قوت سے لڑتے ہین

185

ویقاتلوا بقوتہ کالترس للمترس ولاولی ان یحمل علی جمیع الاحوال لان الامام یکون ملجاءً للمسلمین فی حوائجہم دائماً
(مرقاۃ ملا علی قاری)

اور اگر اسکو ہر حال مین (لڑائی ہو یا نہو) سپر کہین تو بہتر ہے کیونکہ امام مسلمانون کا ان کے سب کامون مین جائے پناہ ہوتا ہے *

ایسا ہی شیخ عبد الحق نے شرح مشکوۃ مین کہا ہے اور مولوی محمد اسمعیل مرحوم دہلوی نے (جو گروہ اہلحدیث کے ایکٹوی ممبر تھے) رسالہ منصب امامت مین احکام خلیفہ راشد کے بیان مین کہا ہے وازانجملہ توقف عبادات شرعیہ بر موافقت امر او یعنے چنانکہ عبادات دینیہ وطاعات شرعیہ اگر مطابق سنت نبویہ باشد مقبول است والا مردود ہمچنان صحت جمعہ واعیاد وجہاد وحدود وتعزیرات ہمہ متوقف است بر امر امام قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ اور اس مسئلہ کی تائید ان عبارات مین بھی موجود ہے جو سوال آیندہ کے جواب مین منقول ہونگی۔ جن مین صاف تصریح ہے کہ جہاد کرنا امام ہی کا کام ہے۔

یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام جس کو اس حدیث مین جہاد کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہے کسکو کہتے ہین اور اس مین کن کن اوصاف وشروط کا پایا جانا اسلام واہل اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ اور ان شروط واوصاف کا امام اس زمانہ مین کسی حصہ زمین مین موجود ہے یا نہین *

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلامی کتابون مین امامت کے دو قسم بیان ہوئے ہین ایک چھوٹی امامت جو نماز کے پیش امام مین پائی جاتی ہے دوسری بڑی امامت جو خلیفہ وقت اور امام زمانہ مین پائی جاتی ہے۔ اس حدیث مین وہی امام مراد ہے جسمین امامت قسم دوم پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس حدیث مین لڑائی کے آگے ہونا اور مسلمانون کو ان کے دشمنون سے بچانا امام کا کام بیان کیا گیا ہے۔ جو امام قسم اول کا کام نہین ہے۔ اس امام قسم ثانی کے لئے کتب فقہ و عقاید مین بہت سی شرطین بیان ہوئی مین جو ایک مدت سے ایک قلمی [illegible] درمختار مین ہے۔ امامت دو قسم ہے چھوٹی اور بڑی۔ بڑی امامت لوگون پر عام تصرف و اختیار کے استحقاق کا نام ہے جسکی تحقیق علم کلام مین ہے۔ ایسے امام کے لئے یہ شروط ہین کہ وہ مسلمان ہو۔ غلام نہو۔ مرد ہو۔ عورت یا بچہ نہو عقلمند صاحب قدرت ہو اور قریش ہو۔ یہ شرط نہین کہ وہ خاص کر ہاشمی یا علوی ہو اور معصوم ہو۔ چھوٹی امامت اس تعلق کا نام ہے جو نماز کی

باب الامامۃ ہی صغری و کبری فالکبری استحقاق تصرف عام علی الانام و تحقیقہ فی علم الکلام و نصبہ اہم الواجبات فلذا قدموہ علی دفن صاحب المعجزات و یشترط کونہ مسلماً حرّاً ذکراً عاقلاً بالغاً قادراً قرشیاً لا ہاشمیاً علویاً معصوماً ۔ ۔ و الصغری ربط صلوۃ المؤتم بالامام (درمختار مٹ)

186

پیش امام کو مقتدیوں سے ہوتا ہے +

ملا علی قاری کی شرح فقہ اکبر مین ہے۔ مسلمانوں کے لئے ویسے امام کا ہونا

ان المسلمین لابد لهم من امام یقوم بتنفیذ احکامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهیز جیوشهم واخذ صدقاتهم وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطریق واقامة الجمع والاعیاد وتزویج الصغار والصغائر الذین لا اولیاء لهم وقسمة الغنائم ونحو ذلک من الواجبات الشرعیة التی لا یتولاها احاد الامة × × ثم یشترط للامام ان یکون قرشیا لقوله علیه السلام الائمة قریش وهو حدیث مشهور ولیس المراد به الامامة فی الصلوة اتفاقا فتعینت الامامة الکبری خلافا للخوارج × × × ولا یشترط ان یکون

ضروری ہے جو ان مین احکام اور حدود شرعی کو جاری کرے اور انکی سرحدون کو محفوظ رکھے۔ اور انکے لشکر تیار کرے اور ان سے زکوۃ وغیرہ صدقات وصول کرے۔ اور ان پر غلبہ پانے والون اور چورون اور رہزنون کو مغلوب کرے اور ایسے ہی اور امور جنکو عام لوگ نہین کرسکتے۔ × × × × پھر امام کے لئے یہہ شرط ہے کہ وہ قریش ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی آیمہ قریش سے ہون یہ حدیث مشہور ہے۔ اور اسمین نماز کا پیش امام بالاتفاق مراد نہین ہے۔ لہذا اسمین خلیفہ وقت کا مراد ہونا تعین

الامام ہاشمیاً او علویاً او معصوماً

× × ویشترط ان یکون من
اہل الولایۃ المطلقۃ الکاملۃ بان
یکون مسلماً حراً ذکراً عاقلاً
بالغاً سائساً بقوۃ رایہ وروّیتہ بالقدۃ
ومعونۃ بأسہ وشوکتہ قادراً بعلمہ
وعدالتہ وکفایتہ وشجاعتہ علے
تنفیذ الاحکام وحفظ حدود الاسلام
وانصاف المظلوم من الظالم عند حدوث
المظالم۔

(شرح فقہ اکبر ص۱۱۶ و ۱۱۷)

وسلم ہوا۔ اسکا ہاشمی یا علوی یا معصوم
ہونا شرط نہین۔ اور اس مین یہ شرط ہے
کہ وہ عام اور کامل اختیارات کے لائق
ہو یعنے مسلمان ہو۔ غلام نہو۔ مرد
ہو۔ بچہ یا عورت نہو۔ صاحب سیاست
وتدبیر وفکر وشوکت وقدرت ہو۔ اپنی
علم وشجاعت عدالت سے احکام
جاری کرانے اور حدود اسلام کے
محفوظ رکھنے اور ظالم سے مظلوم کا
حق دلانے پر قادر ہو +

اور شرح مواقف مین ہے جمہور
علماء اسپر ہین کہ امامت کا مستحق وہ شخص ہے جسمین شروط ذیل پائی جاوین

المقصد الثانی فی شروط الامامۃ الجمہور
علی ان اہل الامامۃ ومستحقہا من
ہو مجتہد فی الاصول والفروع لیقوم
بامور الدین متمکنا من اقامۃ الحجج
وحل الشبہۃ فی العقاید الدینیۃ

اوّل یہ کہ وہ مسایل اصول و فروع
مین خود مجتہد ہو جس سے وہ امور
دین کو قایم رکھے اور دینی عقاید پر
دلایل قایم کرسکے اور شبہات جو لوگونکو
عقاید اسلام مین پیدا ہون دور

مستقلا بالفتوی فی النوازل والاحکام
والوقایع نصًّا واستنباطًا لان اہم
مقاصد الامامة حفظ العقاید
وفصل المحکومات ورفع المحاکمات
ولن یتم بدون ہذا الشرط وذو رائ
وبصارة بتدبیر الحرب والسلم
وترتیب الجیوش وحفظ الثغور
لیقوم بامور الملک شجاع قوی
القلب لیقوی علی الذب عن الحوزة
والحفظ بیضة الاسلام بالثبات
فی المعارک کما روی انه علیه الصلوة
والسلام وقف بعد انہزام المسلمین
فی الصف قایلا انا النبی لا کذب +
انا ابن عبد المطلب + ولا سہولة ایضًا
فی اقامة الحدود وضرب الرقاب و
قیل لا یشترط فی الامامة ہذہ الثلاث
لانہا لا توجد الصفات الآن مجتمعة

کر سکے۔ اپنے آپ احکام و حوادث
مین فتوی دے۔ نص قرآن و حدیث
سے خواہ اپنے اجتہاد و استنباط سے
کیونکہ عقاید اسلام کی محافظت اور
فصل خصومات و انفصال مقدمات امام
کے فرایض سے اہم (زیادہ تر مقصود)
فرض ہے جو بلا وجود شرط اجتہاد پورا
نہین ہو سکتا۔ دوسری شرط یہہ کہ
وہ ملکی و پولیٹیکل معاملات مین صاحب
رائے ہو اور لڑائی و صلح و آراستگی
لشکر و محافظت حدود کی تدبیرون
سے واقف ہو جس سے وہ ملکی انتظام
کر سکے تیسری شرط یہ ہے کہ وہ دل کا
بہادر ہو جس سے وہ ممالک اسلام سے
دشمن کو ہٹا سکے اور جماعت اسلام کی اپنی
ثابت قدمی سے حفاظت کرے جیسا کہ
آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ میدان

واذا لم يوجد كذلك فاما ان يجب نصب فاقدها فيكون اشتراطها عبثا لتحقق الامامة بدونها او يجب نصب واجدها فيكون تكليفا بما لا يطاق ×
نعم يجب ان يكون عدلا فى الظاهر لئلا يجور فان الفاسق ربما يصرف الاموال فى اغراض نفسه فيضيع الحقوق عاقلا ليصلح للتصرفات الشرعية والملكية البالغ لقصور عقل الصبى ذكرا اذ النسا [illegible] ناقصات العقل والدين حرا لئلا يشغله خدمة السيد عن وظايف الامامة ولئلا يحتقر فيعصى فان الاحرار يستهزؤن العبيد ويستنكفون عن طاعتهم فهذه الصفات الثمانى او الخمس شروط معتبرة فى الامامة بالاجماع وفيه اشارة الى ان القول بعدم اشتراط الثلث الاول مما لا يلتفت اليه۔

جنگ سے لوگون کے بھاگ جانے کے بعد آپ تنہا کھڑے رہے اور یہہ فخریہ اور سپاہیانہ کلمات فرماتے تھے ”مین نبی ہون اسمین جھوٹ نہین ہے“۔ مین عبد المطلب کا بیٹا ہون“ اور نیز شرعی حدود (سزاؤن) کا قایم کرنا اور قصاص و مقابلہ مین مجرمون اور ظالمون کی گردن مارنا کوئی ہلکا کام نہین جسکو [illegible] پورا کر سکے۔ بعض علما [illegible] ہے کہ امام مین ان تین شرایط کا وجود ضروری نہین کیونکہ یہ صفات اسوقت اکٹھی کسی شخص مین پائی نہین جاتین پھر اگر ان شرایط سے معرا امام کا مقرر کرنا واجب ٹھہرایا جائے تو ان شروط کا اعتبار عبث ہوتا ہے اور اگر ان شرایط کا جامع امام کا مقرر کرنا واجب ٹھہرایا جائے تو یہہ ایک ایسے امر کو واجب ٹھہراتا ہے

خیر خواہ سلطنت کو کیون باغی و بد خواہ بتا کر مجرمون مین داخل ہوتے ہین۔

اس نیک طینت نے اپنی بد گمانی کی تائید مین جو مولوی اسمٰعیل صاحب کا جہاد پیش کیا ہے۔ اس سے نواب صاحب یا کسی اہلحدیث کی نیک نیتی پر بٹہ نہین لگ سکتا ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین۔ اور اب پھر کہتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید کا جہاد سکھون سے تھا جو مسلمانون کے مذہب سے تعرض کرتے تھے نہ انگریزون سے جنکو کسیکے مذہب سے تعرض نہین ہے۔ بلکہ انگریزون سے جہاد کرنیکو وہ برملا ناجایز کہتے تھے۔ چنانچہ آنرابل سید احمد خان کی کتاب سے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۲۶۶) جلد (۱۰) مین منقول ہو چکا ہے۔ پھر مولانا اسمٰعیل کا یہ جہاد اہلحدیث کی بدنیتی اور اظہار اطاعت گورنمنٹ مین ان کی ناراستی پر کیونکر دلیل ہو سکتا ہے۔

اس مین ان حضرات کی [illegible] تے ہین اور اسکے خاتمہ مین سراج الاخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۵ء کی عبارت نقل کرتے ہین جس سے ان حضرات کی بد گمانی کم ہو اور آیندہ انکو اس اخبار مین اہلحدیث کی نیت پر برائی کا فتوے لگانے کی جرات نرہے۔ اس پرچہ اخبار مین صفحہ (۲) کالم (۱) سطر (۲) مین لکھا ہے۔ "فی الواقع جو لوگ ہندوستان کے غیر مقلدین کو گورنمنٹ کا بد خواہ تصور کرتے ہین۔ وہ بڑی غلطی پر ہین۔ کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو بجائے بد خواہ ہونے کے یہ فرقہ من وجہ گورنمنٹ کا مشکور ہے کہ اسکے عہد میمنت مہد کی برکت سے اسکو ایسی آزادی ہوئی کہ الاسلام تحت السیف کے بار گران سے سبکدوش ہو کر الحبیب الانسان ان تیر کس سدی کا مصداق ہونا نصیب ہوا" اس عبارت کے عربی فقرات مین جو ایڈیٹر صاحب نے اہلحدیث پر احسان کیا ہے اسکا شکریہ پھر کسی موقع پر ادا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

تیسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نوابصاحب پر بغاوت یا مخالفت گورنمنٹ کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ انکی کتاب ترجمان وہابیہ ہے جسکو نواب نے اردو زبان مین تصنیف

کیا اور ۱۳۰۱ھ مین چھپوایا - اور اسی سنہ مین اسکا انگریزی مین ترجمہ کرکے کلکتہ مین طبع کرایا - اِس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اُسمین وہابیون کی تعریف وحمایت کی گئی ہے - اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو فقدان رابطہ دوستی سرکار انگریزی پر دلالت کرتا ہے - اور اِس بحث کا ایسے وقت مین کہ سرکار انگریزی ملک مصر مین مہدی کے ساتھ معرکہ آرائی کی بڑی مشکل کارروائی مین مصروف تھی - ایسے شخص کی جانب سے جو ہندوستانکی بڑی ریاستون مین ایک ریاست کے رئیسہ کا شوہر ہو پیش ہونا بیموقع تھا - اور اِس کتاب مین بااصرار یہ کہا گیا ہے - کہ جو لوگ ہندوستان مین وہابی کہلاتے ہین وہ نہایت خیرخواہی گورنمنٹ سے آراستہ و نمک حلال مایل صلح و سداد ہین - اور نواب صاحب کو مذہب وہابیہ سے عشق ہے وغیرہ - وغیرہ -

اس بیان کا نتیجہ شاید اُنکا وہ بیان ہے جو چوتھی کتاب اقتراب کے مخالف گورنمنٹ ہونے کے ثبوت مین اُنہون نے پیش کیا ہے کہ اُسمین مہدی سوڈان کو عبدالوہاب نجدی بانی مذہب وہابیہ کے مشابہ کہا گیا ہے - تاکہ ہندوستانکے وہابیون کے دلون مین جہاد کا جوش پیدا ہو" جس سے بیان سابق کو ملاکر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نواب صاحب کا ترجمان وہابیہ مین وہابیون کی تعریف وحمایت کرنا گویا مہدی سوڈان کی حمایت کرنا ہے - اور ہندوستانکے وہابیون کو مہدی سوڈان کے مدد کی ترغیب دلانا"

اِس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ اُسمین ہندوستان کے اہلحدیث کی (جنکو اُنکے دشمن وہابی کہتے ہین) حمایت و تائید کی ہے - اِنکو خیرخواہ گورنمنٹ کہا ہے اور بدخواہی گورنمنٹ سے بری کیا ہے" اور یہ بھی سچ ہے کہ کتاب اقتراب مین مہدی سوڈان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہا ہے" اُسکے سوای جو کچھ کہا گیا ہے - اور جو اِن دونون باتون سے نتیجہ نکالا گیا ہے وہ محض غلط ہے - جس سے اُنہون نے گورنمنٹ کو دہوکہ دیا گیا ہے - نواب صاحب ان دو کتابون یا اپنی اور تصانیف مین عبدالوہاب نجدی کے مذہب طریقہ سے اپنا اتفاق

رائے ظاہر کرتے یا وہ نفس الامر مین اسکے پیرو ہوتے یا اور اہل حدیث ہندوستان کا پیرو عبد الوہاب ہونا بیان کرتے اور پھر وہ مہدی سودان کو عبد الوہاب نجدی کے مشابہ کہتے تو اس سے یقیناً وہ نتیجہ نکلتا جو ہمارے بھائیون نے نکالا ہے - اور جس حالت مین وہ اپنی متعدد تصانیف مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبد الوہاب سے بے تعلق - بلکہ ناموافق ہونا ظاہر کر چکے ہین اور نفس الامر مین بھی اہلحدیث ہندوستان سے کوئی پیرو عبد الوہاب نہین ہے - تو پھر اس سے وہ نتیجہ نکالنا انصاف کے رو سے جایز نہین ہے - بلکہ اسکے برخلاف یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ نواب صاحب نے ان باتون کے اظہار سے ہندوستانکے اہلحدیث کو مہدی کی معاونت سے منع کیا اور یہ جتایا ہے کہ مہدی سودان عبد الوہاب نجدی کے (جو تمہارے طریق کا مخالف تھا) مشابہ ہے - لہذا تم کو اسکی معاونت کا خیال کرنا یا اوسکے فتوحات پر خوش ہونا جایز نہین ہے

[illegible] امر تنقیح طلب ہے کہ نواب صاحب نے اپنی تصنیفات مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبد الوہاب نجدی کا پیرو و موافق ہونا بیان کیا ہے یا بے تعلق و مخالف ہونا - در واقع وہ لوگ اسکی پیروی مین یا نہین -

ہم اپنے خیال (شق دوم) کی تائید مین نواب صاحب کی تصنیفات سے چند شہادتین پیش کرتے ہین - ہمارے خیال کے مخالف شق اول کے قایل اپنے خیال کی تائید مین نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث ہندوستانکی تصنیف سے ایک عبارت یا ایک فقرہ یا ایک لفظ ایسا نکالکر بتادین جسمین اُنہون نے اپنا یا اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبد الوہاب کا پیرو یا موافق ہونا بیان کیا ہے - ہم سب سے پہلے اسی کتاب ترجمان وہابیہ سے چند عبارات جسمین وہابی ہونے سے انکار اور عبد الوہاب نجدی کے اتباع سے بیزار ہونا نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے نقل کرتے ہین

اس کتاب مین بصفحہ ۲ کہا ہے الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاست ہائے ہندو رعایائے

ہند مین کوئی بدخواہ اِس دولت عظمی کا نہین ہے - اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن
اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین - وہ ہرگز وہابی نہین ہے؟

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶ مین کہا ہے - "اِس ملک خصوصاً ریاستہاے اسلامیہ
ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش
امن خواہ کا اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اُسکا ثبوت ہے
اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے
جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبیع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ
فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو
روسیاہ کرتا ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ [illegible] مین لکھا ہے سوال عبد الوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ
منسوب ہین کون شخص تہا - جواب وہ اور اُنکا بیٹا محمد دونون حنبلی مذہب تھے اور ہندوستان
کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی
مذہب پیدا نہین ہوا اُس (محمد) کی ولادت ۱۱۱۱ہجری مین عیینہ مین جو ایک مقام
ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲ ہجری مین اسکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ھ
اُسنے وفات پائی - اور اصل مذہب اُن (نجدیون) کا حنبلی تہا - اس مذہب کے لوگ حجاز
و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بھی نہین - اور اصل اسلام
مین اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی
نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے - اِسلیے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر
تک رہے - اور کسی مسلمان کو جو قرآن و حدیث کا تابع ہو - اُنکا تابع اور اُنکے مذہب
کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے - اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان
مخلص اطاعت خدا و رسول کے سب دینون اور مذہبون پر مقدم جانتا ہے - اور جو بڑے

لوگونکی بات بھی خدا اور رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا۔ محمد بن عبد الوہاب کی بات
کا کیا ذکر ہے۔ اور وہ کس قطار و شمار مین ہے۔ لاکھون عالم اسلام مین گذرے ہین۔
لیکن کوئی ادنے مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا۔ اور اونکے
پیچھے چلنا واجب نہین سمجھتا۔ خلاصہ حال ہندوستانکے مسلمانون کا یہ ہے کہ جب سے
یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہونکے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسوقت
سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قایم رہے اور ہین۔ اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور
مفتی اور حاکم ہوتے رہے۔ یہانتک کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوئ ہندیہ یعنے فتاوے
عالمگیری جمع کیا اور اسمین شیخ عبد الرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے
بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو بڑے عالم حنفی [illegible] بڑے متبع کتاب و سنت

تھے اُنھون نے بہت مسایل دین کے یہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور
مضبوط باتون سے علیحدہ کیا اور اسی طریقہ اور رویہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی تھے
کہ اُنہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عام مین خلل انداز
ہین اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتے ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا۔
× × × × غرض کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان
سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین
پائی گئی پہر یہانکے لوگون کو عالم ہون خواہ جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا کس
وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آتی اور ہندیون مین اُس زمانہ سے آجتک کوئی ربط
و ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین × × × × × غرض کہ یہانکے چال اور ڈہنگ کو
وہانکے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین۔ علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے
اسبات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے
طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین

اور اُس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ یہ "فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے۔ اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبدالوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبدالوہاب کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے۔ پس یہ خطاب اور لقب اوس نے اپنی لئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون نے سنیونکے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لئے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو دہین پائی جاتی۔ بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین۔ پھر ایسا لقب کسی کے واسطے رکھنا۔ جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً وقانوناً ہرگز [illegible] نہین ہوسکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے گالی دینا۔ اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کی چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کی طرف منسوب نہین کرتے اور نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین۔ پھر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور اُنکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بجز اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اُسکے گھر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہم وطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستانیکے لوگونکا محمد بن عبدالوہاب کے طریقہ مین بغیران صورتونکے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اونکے ساتھ نہین رکھتا ہے پھر انکو اُنکی طرف منسوب کرنا سوائے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جائے"

تیسری یہ کہ محمد بن عبدالوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بھی جہان اونکا نشوونما تھا وہان بھی کوئی اونکے پوتون پڑپوتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ اُنکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اوسکی چال پر

پہ چلتے ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکھتے ہون پہر اِس صورت مین اُنکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا **انصاف کا خون بہانا** ہے اور عدل کی گردن مارنا ہے"

اسکے بعد اس کتاب مین بضمن چند فصول وہابیان نجد کے تاریخی حالات تواریخ عیسائی وغیرہ علماء سے نقل کئے ہین جنکی کسی قسم کی تائید و تصدیق اپنی طرف سے نہین کی اسکے بعد بصفحہ ۹۵ کہا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا اِن سات فصل مین تحریر ہوا اِس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکہا۔ اور یہ موافق تحقیق علماء عیسائین کے ہے اِس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے۔ اِس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے۔ اسلئے کہ جو کارروائی اِن لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف اِنکے ہاتھ سے [illegible] حجاز [illegible] عرب [illegible] کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا۔ اور اِسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بہی سر نہ اوٹھایا"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۲ مین کہا ہے کہ ہمپر نہ **اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی** کا لازم ہے نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا۔"

اِس قسم کے مضامین اِس کتاب ترجمان وہابیہ مین اور بہت ہین بلکہ تمام کتاب کا مضمون ہی یہی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان وہابی نہین اور نجدی وہابیون سے اُنکا کوئی تعلق خاص نہین۔ اِسی غرض سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ اور اسی معنے کر اہلحدیث ہندوستان کی جنکو اُنکے دشمن وہابی کہتے ہین تائید اِسمین ہوئی ہے جسکو یارون نے وہابیون کی تائید ٹہرایا۔ اور اِس سے نواب صاحب کا مذہب وہابی سے عشق استنباط

کیا اور گورنمنٹ کو دہوکہ دیا ہے۔

یہ کتاب چہپکر ہماری نظر سے گذری تو ہم نے اشاعۃ السنۃ جلد ۶ کے نمبر ۴ و ۵ و ۶ مین اسکا خلاصہ مطالب نقل کر کے اسپر بالفاظ ذیل یہ مختصر ریویو لکہا۔

"یہ کتاب پکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کے واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے۔ اور ناواقف مسلمانون کے لیے (جو بعض اوقات چند اوباش خلایق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکہکر اسکو جہاد شرعی سمجہکر بخیال شہادت اسمین شریک ہو جاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولیٹیکل وزیر ہے۔ اور مختلف فرقہ ہاے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے" پہر اس ریویو کے اخیر مین [illegible] نواب صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسکو انگریزی مین ترجمہ کراکر شایع کرین۔ جسپر نواب صاحب نے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرایا اور کلکتہ مین چہپوایا۔ اور اسوقت کے اور اہل الرائے اور گورنمنٹ نے بہی اسکو پسند کیا۔

اخبار انڈین کرانیکل مطبوعہ ۲ - اپریل ۱۸۸۵ء مین اسکی نسبت یہ فقرہ درج ہوا تہا کہ نواب صاحب نے انصاف پسند لوگون کو اس تصنیف سے مشکور کیا اور وہ قابل شکر گذاری برٹش گورنمنٹ کے بہی ہے۔ اس وقت کے ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن کو بیگم صاحبہ بہوپال نے اسکا ایک نسخہ بطور تحفہ بہیجا تو اسکے جواب مین ویسرائے نے بہی چٹہی ۲۶ دسمبر ۱۸۸۴ء مین اسکا شکریہ ادا کیا۔

اسوقت وہ کمال عیب بنایا گیا ہے۔ اور اس خیر خواہی کو بدخواہی بناکر دکہایا گیا ہے۔ افسوس ! ! افسوس ! ! افسوس ! ! !

اسی قسم کے مضامین نوابصاحب کے کتاب موائد العوائد مین جو ترجمان وہابیہ سے دو برس پہلے شایع ہوئی ہے درج کئے ہین۔ چنانچہ اسکے صفحہ ۳۰ مین وہ مضمون ادا

کیا ہے جو ترجمان کے صفحہ ۲۷ سے منقول ہوا۔ اسکے شروع مین یہ الفاظ لکھے ہین ۔

"قسمیٔہ مسلمانان ہند کہ گورہا و پیران را نمے پرستند و مردم را از اعمال مکروہیدہ منع مے نمایند بوہابیہ سخت غلط و دروغ محض است بچند وجہ اول آنکہ این قوم خود را باین نام مسمے نمے کنند چنانچہ خود را در برابر شیعہ سنی مے نامند و در مقابلہ مقلدہ متبع مے خوانند پس اگر در کیش ایشان رایحہ از مفہوم وہابیت مے بود لابد خود را موسوم میکردند باین نام و از ان استنکاف نمے نمودند حالانکہ مردم را اگر یکے بلفظ وہابی یاد میکند بے شایبہ کذب چنان میفہمند کہ کسے دشنام دادہ چہ وقتیکہ ما خود را بسوئے امامے از ائمۂ مذاہب منسوب نمیکنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی روا نمیداریم پس تقلید محمد بن عبدالوہاب و اتباع او یعنے چہ" اسکے بعد چھ وجوہات اور بیان کیے جنکی تفصیل متعذر ہے ۔

شاید ان عبارات و شہادات کی بابت ہمارے بھائی گورنمنٹ کو یہ سمجھا بین کہ انھین جو وہابیت سے انکار پایا جاتا ہے یہ اسوقت [illegible] ہے جبکہ [illegible] مین فرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ سے نواب صاحب پر گورنمنٹ کا عتاب ہوا تہا۔ انکے جواب مین ہم ان کتابون کی شہادت پیش کرتے ہین جو اس عتاب سے کئی سال پہلے طبع و مشتہر ہو چکی تھی از انجملہ ایک ہی ہدایۃ السایل ہے جسکو نواب صاحب کی لبغاوت پر دلیل ٹہرایا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۱ مین کہا ہے کہ "نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی بر ما لازم باشد و نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی متحتم" اور اسکے صفحہ ۱۱۴ مین لکھا ہے "ورسایل او معروف است اما در دیار ہند تو الیفِ او نتوان یافت الا ماشاء اللہ* درین رسایل مقبول و مردود ہر دو است و اشہر منکرات بروے دو خصلت است یکے تکفیر اہل ارض بمجرد تلفیقات کہ دلیلے بر آن نیست دوم تجاری بر سفک دماء معصومہ بلا حجت و بلا اقامت برہان و دیگر جزئیات کہ تابع این ہر دو خصلت باشند" اور اسمین بصفحہ ۱۱۶ محمد بن عبدالوہاب کے اہل اسلام کو کافر کہنے مین غلطی اور منشاء غلطی کو بیان کرکے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین۔ "و ازینجا معلوم شد کہ غالط را حکم جاحد نباشد و برین

*اس عبارت فارسی کا ترجمہ صفحہ ۴۳ مین ہے ۔

قول اطباق اہل علم از سلف و خلف و جملہ حدیث و آثار یودہ و مذہب ایشان قطع بقبح بدع و
انکار محدثات و انکار بر اہل او ست و ما انکار نے نمیکنیم بر تکفیری کہ تکفیر فاحش البدعہ میکند
بلکہ در اسجال او میگزاریم و نولہ باتوے و توقف میکنیم در وے و علم او و حکم خود را در حق وے
سپرد خدائے سبحانہ مے نمائیم بحیث وجہ یکہ خوف عظیم کہ بران وعید شدید وارد شدہ۔
اسکے بعد چھ وجہ اور بیان کی ہین جن سے محمد بن عبدالوہاب کا مذہب تکفیر باطل
ہوتا ہے۔ اور بصفحہ (۱۱۹) مذہب اہلحدیث کا ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکے
اولاد سے رونق پکڑنا بیان کرکے صفحہ ۱۲۰ مین کہا ہے جمعے از علماء سوء دنیا طلب و
پیرزادگان نگس طینت بدمشرب کہ در معاش ایشان ازین اصلاح عقاید عامہ فتور دست بہم داد
و کسر شان و حط رتبہ خود دیدند بمدافعہ آن برخاستند و برائے تحریش عوام و اغوائے انام این جماعہ
را منسوب بوہابیہ ساختند حالانکہ نیک مے شناسند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم
حنابلہ بود و خاندان ایشان بیت علم حنفیہ است و ایشان را باوشان ہیچ علاقہ تلمذ یا ارادت
یا ہموطنی یا صحبت یا معرفت گاہے نبودہ پس الصاق این جماعہ ہند بجماعہ اہل نجد
بغیے چہ''

اور از انجملہ اُنکی کتاب حطہ فی احوال الصحاح الستہ' ہے جسکو اُنہون نے
اعتراض ۱۸۸۱ء سے پندرہ برس پہلے ۱۸۶۶ء مین چھپوا کر شایع کیا ہے
اسمین بھی اُنہون نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق مین وہی کہا ہے جو ہدایۃ السایل
کے صفحہ ۱۱۴ سے منقول ہوا ہے۔

آپ اس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رسایل
مشہور ہین۔ اسمین ایسے رسایل بھی ہین جو قبول کرنیکے لائق ہین۔ ایسے بھی ہین جو لائق
رد ہین۔ اسکی ان خصلتون سے جو بری گنی
جاتی ہین بڑی مشہور دو خصلتین ہین۔ ایک

و رسائلہ معروفۃ وفیہا المقبول والمردود
واشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی

تکفیر اھل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا
والثانیہ التجاری علی سفك الدم المعصوم
بلا حجة واقامة برھان تبتنی ھذہ جزئیات
وھی حقیرة تغتفر مع صلاح الاصل وصحتہ
واللہ اعلم وقد بنی الشیخ محمد المذکور طریقة علی
اتباع ابن تیمیہ وابن القیم فی زعمہ واخذ
من اقوالھما اطرافا بحسب ما وقع من الاطلاع
والاشراف فقد اصاب بعض ما نقلہ واخطاء
فی البعض وسا ء فہما واخطاء صفحہ ۱۳۰

تمام زمین والون کو صرف بناوٹی یا ملونی
کی باتون سے جنپر کوئی دلیل نہو کافر کہنا۔
دوسری بلا دلیل خونریزی پر جرات کرنا انکے
فروعات اور بھی ہین۔ جو معافی کے لایق ہین
محمد بن عبد الوہاب نے اپنے زعم مین اپنے
طریق کی بنا شیخ ابن تیمیہ و شیخ ابن القیم
کی پیروی پر قایم ہے۔ اور جہانتک اسکو
اطلاع ہوئی انکے اقوال لے لئے ہین۔
اس نقل اقوال شیخین مین کہین تو وہ درستی
پر [illegible] ہے اور کہین چوک گیا ہے اور بعض جگہ [illegible] سے سہو بھی ہوئی ہے۔

ان عبارات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث
ہندوستان کا محمد بن عبد الوہاب نجدی سے تخالف ثابت کیا ہے۔ نہ اظہار توافق۔
وبناءً علیہ اس تشبیہ سے جو مہدی سوڈان کو عبد الوہاب سے دی گئی ہے مہدی سوڈان کی مذمت
اور اُسکے معاونت سے ممانعت کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اسکی تعریف اور اسکی اعانت کی ترغیب کا
نتیجہ۔ اور اس کتاب ترجمان کی نسبت جو کچھ ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ
محض دہوکہ و مغالطہ۔

چوتھی کتاب جسکے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا سخت الزام قایم کیا گیا ہے
ایک کتاب **اقتراب الساعة** ہے جو نواب صاحب کے بیٹے نور الحسن کے نام سے آگرہ مین چھپی ہے
اس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت
نواب صاحب کی تصنیف ہے۔ اسکو اپنے بیٹے کے نام سے اور آگرہ کے مطبع مین اسلئے
اُنہون نے چھپوایا ہے کہ اس جرم کی بغاوت سے جسکی اس کتاب مین ترغیب دی گئی ہے

وہ خود بری رہین - اور ملک مین بغاوت پھیل جائے -

جو کچھ ہمارے بہائیون نے ترجمان وہابیہ کی نسبت گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہی ٹھیک ٹھیک اس کتاب کی نسبت سمجھایا ہے کہ اس کتاب کا ایسے وقت مین کہ گورنمنٹ کو سوڈان مین مشکلات درپیش ہین ، ایسے شخص کیطرف سے جو ایک نمکحلال رئیسہ کا شوہر ہے شایع ہونا ایک ایسا فعل ہے جو گورنمنٹ انگریزی سے دوستی کے مخالف ہے - اور علاوہ برآن بہت سے مضامین کا (جنمین کھلم کھلی ترغیب بغاوت پائی جاتی ہے -) اس کتاب مین پایا جانا اِن حضرات نے بیان کیا ہے - اور اس پر اس کتاب کے نمبر صفحہ و سطر کا حوالہ دیا ہے

ہم ان مضامین کو انہی حضرات کی ترتیب و بیان کے مطابق ایک نقشہ کے ضمن نقل کرتے ہین پھر اسی ترتیب سے اُن مضامین کے مغالطات بیان کر کے اُنکا ڈیفنس [illegible] (جواب) پیش کرینگے -

وہ نقشہ یہ ہے

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریز
۱	۶	۱۱	مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ قریب آیا ہے -
۲	؍؍	۱۹-۲۰	نصاریٰ کی حکومت قیامت کی علامت ہے ، -
۳	۳۷	۹	ہر کسی نیک نہاد آدمی کو مہدی کہہ سکتے ہین -
۴	۴۱	۲۰	اہل اسلام مین فی الحال ضعف اس وجہ سے آگیا ہے کہ اُنہون نے جہاد ترک کر دیا ہے -
۵	۵۷	۱	ہر ملک کے لوگون پر اس ملک والے کی - (خواہ غیر قریشی ہو یا کوئی متغلب) اطاعت واجب ہے -
۶	؍؍	۸	ہم غریبونکے سر پر ایسا وقت آگیا ہے کہ ہمین ایسے امیر یعنے حاکم ملے ہین جو سنت پر عمل نہین کرتے اور پیغمبر کی راہ پر نہین چلتے ایکے دل شیطانکے دل ہین انسانکے بدن (ن)

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریز
۷	۵۸	۱۱ و ۱۲ و ۱۳	جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے
۸	۵۷	۹	شہید وہ ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔
۹	۶۴	۱۳	حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دنائب السلطنت اور انگریزون کو گردن مین طوق بندگی ڈالکر کشان کشان مہدی کے روبرو لاوینگے۔
۱۰	۱۱۷	۷	مہدی سوڈان کا حال۔ مہدی کے مجدد ہونے کی تجویز۔ مہدی کے
ـــ	ـــ	ـــ	ہاتھ سے تمام کافرون کے مارا جانے کا یقین۔ انگریزی اخبارون
۱۵	۱۲۰	۱۳	مین مہدی کی شکستونکے حال کا دروغ ہونا۔ مہدی کو عبد الوہاب [illegible] وہابیون کے دلون مین جوش پیدا ہو) ہر صدی مین ایسے مجدد پیدا ہونے کی تجویز۔ جو بذریعہ جہاد دین کی اشاعت کرے۔ اور اسکے لواحق عارضی سے اسکو پاک کرے جس سے یہ مدعا ہے مسلمانون کو جہاد کے لئے تیاری ہو۔ اور وہ مہدی سوڈانی کو مجدد تسلیم کرلین اگو اسکو مہدی صادق نہ مانین)
۱۶	۱۲۰ و ۱۳۰ و ۱۴۱ و ۲۲ و ۲۲۱	۱۵ و ۱۷ و ۲۱ و ۱ و ۱۴ و ۴	مہدی کے ظہور کے لئے دلی تمنا اور دعا۔ عیسے علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا اس صدی کے سرے پر مہدی کے ظہور کی امید۔ چودھوین صدی کے چوتھے برس تک مہدی کے ظاہر ہونے کی امید۔
۱۷	*	۰	زمانہ حال کو ہدی اور معصیت کا زمانہ کہنا۔
۱۸	*	۰	اس امر کے اظہار مین کوشش کرنا کہ مہدی موعود کے آثار جیسے کہ

* مضمون نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ہمارے بھائیون نے نمبر صفحہ و سطر نہین بتایا۔ مضمون نمبر ۱۷ تو صفحہ ۴۳ و ۴۲ و ۴۷ مین مگر نہ کچھ پایا جاتا ہے۔ مضمون نمبر ۱۸ کا اس کتاب مین کہین نام و نشان نہین [illegible]

حدیث مین لکھی ہین وہ ٹھیک نہین - اور وہ حدیث جسمین وہ آثار لکھے ہین معتبر نہین - اسمین نواب
صاحب کا مطلب یہ ہے - کہ کسی نشان ممیز کا مہدی سودان مین نہ پایا جانا - حدیث کی غلطی پر محمول
ہے - نہ اسکے نقص پر اور اسلئے ممکن ہے کہ مہدی سودان ایک پیغمبر صادق ہو گو شہادت حدیث
اسکے مخالف ہو اگرچہ نواب صاحب نے بنظر چھپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی
کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے تاہم اسکے کاذب قرار دینے کے لئے بجز اسکے اور کوئی دلیل
پیش نہین کی کہ امام موعود کا نسل سید سے ہونا لازم ہے - جس سے انکا یہ مطلب ہے کہ اگر مہدی
سودانی سید ثابت ہو جاوے (اور مسلمانان ہندوستان کو ایسا سمجھا دینا آسان ہے) تو وہ اسکو
مہدی موعود تسلیم کر لیوین ؛؛

اس کتاب کی نسبت ہی جو کچھ ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو کہا ہے اسکے اکثر حصہ
مین تو محض دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جس قدر نتیجہ نکالا ہے اس سے بہی نتیجہ
غلط نکالا ہے اس کتاب کے کسی مضمون سے (اسکا نشان دیا گیا ہے خواہ نہین دیا گیا) یہ
ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ نواب صاحب نے مسلمانان ہند وغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مہدی
سودان کو مدد دینے کی رغبت دلائی ہے اور اسی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی یا کرائی
ہے بلکہ اسکے برخلاف صریح اور صاف طور سے اسمین درج ہے - کہ اس زمانہ مین شرعی جہاد کی کوئی
صورت نہین ہے اور مہدی سودان کا مہدی موعود ہونا ہرگز ممکن نہین ہے - اور جو لوگ اسکو
مہدی جانتے ہین وہ دین سے بے خبر و بے دین ہین - اور اس کتاب کی تالیف سے غرض
ہی یہی ہے کہ لوگ اسکو مہدی نہ سمجھین اور نہ اسکے جہاد کو جہاد شرعی خیال کرین -

پہلے ہم اس کتاب کے ان الفاظ و فقرات کو نقل کرتے ہین جنسے یہ مطالب اور مولف کی غرض
کہلے طور پر ثابت ہے - پہر ان مضامین کا جنسے نتیجہ مخالف نکالا جاتا ہے - دروغ و مغالطہ آمیز
ہونا ثابت کرکے اسکا ڈیفنس پیش کرینگے -

شروع کتاب مین دوسرے صفحہ چوتھی سطر مین خطبہ کے بعد مرقوم ہے - اور آج کل

دنیا مین فتنون کا بہت شور و زور ہے دنیا کے فتنون کا کیا ذکر دین مین بھی بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین۔ چند روز سے یہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ مصر مین کسی نے دعوے مہدیت کا کیا ہے پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت کا ارادہ رفع فساد مذکور ہے۔ جواب وغیرہ مین کبھی مہدی کا ذکر لکہا آتا ہے کبھی متمہدی عوام جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین۔ ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو اب تک خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچھے برے مہدی آچکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجہا لکن اہل علم نے خواہ وہ اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نہ کی۔ اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین گذر چکے ہین جنکا ذکر نامہ بنام حجج الکرامۃ وغیرہ مین لکہا ہے سرزمین ہند۔ بلدہ جونپور مین بھی ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوے کیا تھا مگر نہ چلا کچھ عوام [illegible] مدعیان مہدویت مین جو صلحا تھے اونسے یہ دعوے حالت سکر مین ہوا بعد افاقہ تائب ہو گئے۔ جو صلحا نہ تھے انہون نے یہ دعوے ملک گیری کے لئے کیا انمین بعض کا داؤ کسی قطر مین چل بھی گیا جیسے قرامطہ مین ایک شخص مہدی نام کا پیدا ہوا تہا۔ وہ اصل مین یہودی قوم کا تھا اوسنے سیادت کا دعوے کیا۔ ایک خلق کو رافضی کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا مین اسطرح کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت درکنار بعض نے دعوے نبوت کا بھی کیا تھا بعض نے الوہیت کا یہ سب درحقیقت دجاجلہ تھے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام مین قریب تیس ۳۰ نفر کے دجال کذاب ہونگے۔ اس عدد مین سے جتنے اس قسم کے مدعی ہو چکے اونکا نام و نشان کتب فتن وغیرہ مین لکہا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتہ بھی اہل علم وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید مین لکہا ہے ایک آدمی نے ایام مہدی مین دعوے نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے نے زمانہ مامون (خلیفہ) مین اسنے کہا مین ابراہیم خلیل ہون چوتھے نے پہر ایام مہدی مین پانچوین نے زمانہ خالد بن عبد اللہ

قسری مین اُسنے قرآن کا معارضہ بھی کیا سورہ کوثر کے مقابلے مین یہ عبارت بنائی انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر وکافر - جب اسکو سولی دی خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود وانا ضامن ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم مین یہی دعوے ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو ثمامہ بن اشرس نے حبس مین دیکھا یہ ساتوان بننے والا ہے - ایام رشید مین بمقام رقہ ایک شخص نے دعوے نبوت کا کیا یہ آٹھوان نبی کاذب تھا - نوین نے ایام مامون مین کہا مین نبی ہون دسوان کوفے مین ظاہر ہوا - ایک شیخ خراسانی بھی کوفے مین مدعی نبوت ہوئے تھے یہ گیارھوان مدعی ہے بارھوان وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون مین بھی دعوے ظاہر کیا - تیرھوان وہ شخص ہے جسنے کہا مین نوح صاحب فلک ہون ایک طوفان اور آنیوالا ہے زمانہ مامون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اُسنے کہا مین نبی ہون اُسکے [illegible] یہ چودہ نبی [illegible] پندرھوان [illegible] سولھوان [illegible] اب سجاح متنبیہ نے بھی یہی دعوے کیا تھا یہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین - اِن سبکی حکایات عقد فرید و اشاعہ وغیرہ ہمارے مندرج ہین "

اور اسکے صفحہ مین ہے "فتنہ خواہ دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی مسلمان کامل اسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت مین اپنے اپنے تیر کمان تیغ سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسیکو مارے نہ کسیکے مارنے مین شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اٹھاوے نہ کسیکو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی اُسکو زبردستی سے مارے قتل کرے تو مار کہا لے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا ہر طرح اچھا ہے - دنیا خواب سراب ہے یہاں کے بسنے والے مسافر ہین آنکھ بند ہوگئی تو پھر کچھ نہ تھا - آخرت باقی ہے - وہانکی درستی چاہیے - نام کے مسلمان تو دنیا مین بے گنتی ہین کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہین - انمین کوئی جھوٹا چھنڈا جہاد کا کھڑا کرتا ہے - کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام ہے اُس سے اُنکو کچھ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجھا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا ہے" اور اسکے صفحہ

مین ہے ۔ آج اگر انکو علم حدیث وکتاب کا شغل ہوتا تو یہہ بات جان لیتے کہ یہ وقت نصارٰی کے غلبہ کا ہے ۔ نہ نصارٰے کے مغلوب ہونے کا ۔ پہر عیسٰی علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی* کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہہ تدابیر فاسدہ ہوتے ہین ۔ ہمارے نزدیک اس مبتدا کی خبر یہی تباہی دین و دنیا ہے نہ درستی عقبٰے چہوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے والی تہین وہ سب ہوگئین بڑی نشانیون مین سے ایک تو یہی حکومت نصارٰی* ہے ۔ جسکو سب چہوٹے بڑے دور نزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہہ خشکی تری مین اپنی آنکہہ سے دیکہتے کان سے سنتے ہین ۔ دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود* کا ہے تیسری نشانی اوترنا عیسٰی علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہوگئے ۔ یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اسکے قریب ہے ۔ دوسری تیسری نشانی بہی ظاہر ہونیوالی ہے ۔ ہم کو کیا جلدی ہے کہ آج سلطنت عیسوی دنیا سے اُٹھ جاوے [illegible] ہے ہم کو اُنکا محکوم بنا دیا ہے ۔ وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہیگا بدل دیگا ۔ زمین آسمان کے قلابے کچھ ہمارے ہاتھ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اترا وین بیٹھے بٹھلائے طرح طرح کے فتنے اُٹھاوین ۔"

اور اسکے صفحہ ۷ مین ہے ۔ اس تیرہ سو برس مین کوئی فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین وہی فتوے جہاد کا حق مین ہر فتنے کے دیتے ہین ۔ ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد کی پائی نہین جاتی ۔ ہم یہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تہا ۔ مگر اب منسوخ ہوگیا ۔ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ کی لڑائی بہرائی خواہ مسلمان کافر مین ہو یا باہم مسلمانونکے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹہر سکے ۔"

اور اسکے صفحہ ۹ مین ہے ۔ بغاوت کا طریقہ زمانہ معاویہؓ سے نکلا ۔ جب سے اتبک ملوک

* اس عبارت مین یہ الفاظ مخالفین نواب صاحب کے محل اعتراض مین انکے اعتراض کا جواب مقام ڈیفینس مین دیکہا اور ثابت ہوگا کہ ان الفاظ سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت نہین ہوتی ۔

اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہ فتنہ سبب تباہی خلق و ویرانی ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا۔ کوئی دعویدار خلافت بنا کسی نے کسیکا ملک چھین لیا کوئی باغی ہو کر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہ سب وقایع لکھے دہرے ہین۔"

اسکے بعد علامات قیامت کے بیان مین اِن لوگون کا ذکر کیا ہے۔ جنھون نے نبوت کا دعویٰ جھوٹھ کیا۔ انہی مین مدعیان مہدویت کو شمار کیا ہے۔ پہر بصفحہ ۱۹ کہا ہے۔ باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوے مہدویت کا کرتے ایسے دعویدار بھی بہت ہو چکے۔"

پہر بصفحہ ۲۷ کہا ہے۔ مصر کیطرف سوا اُن مین جسکو مہدی کہتے ہین۔ وہ قطعاً مہدی موعود نہین ہے۔ اسلئے کہ ابتک شمایل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائی نہین گئی۔ یون تو قطعاً مہدی [illegible] ہین ہے نہ ہر مسمے و ملقب بمہدی ہین۔ حدیث علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے۔ اسیطرح عباسیہ و فاطمہ وغیرہ مین بھی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بھی دعوے مہدویت کا کیا تہا جسطرح بعض صلحا رہے بھی یہ دعوے ظاہر ہو چکا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہین سو جسمین یہ وصف حاصل ہے۔ اُسکو مہدی کہہ سکتے ہین۔ وہ مہدی جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بھی ہونگے۔ مہدی تو فقط انکا لقب ہوگا۔ نام محمد بن عبداللہ ہے مکے مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ۔ جو نشانیان اُنسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ واوہام پہ ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اُنکو نہ عقل ہے نہ یہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہرجی ہے ہر نیا دین"۔ پہر ان نشانیون اور فتنون کو جو مہدی موعود سے پہلے ہونگے اِس کتاب مین صفحہ ۲ سے ۱۲ تک مفصل بیان کیا ہے جسکی تعداد ۱۷ تک پہنچتی ہے ازانجملہ نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا۔ اور سفیانی کا ملک عرب مین

* دیکھو نوٹ صفحہ ۷۵۔

کفر پھیلانا۔ لشکر حارث خراسانی کا نکلنا۔ مداین پر لڑائی ہونا۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔ جو دجال کے نکلنے کے قریب ہوگا۔ مدینہ پر چڑھائی ہونا۔ آسمان سے ایک ہاتھ نکلنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور صفحہ ۵۶ مین کہاہے۔ "اُسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے۔ سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسلئے یہ سب سلاطین اسلام آپ کو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ کا قریشی ہونا شرط واجب ہے"۔

پھر صفحہ ۵۸ مین کہاہے۔ "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علمار کا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے۔ سو اب ایمہ تو رہے نہین۔ رہے عالم اونہین جو اتباع قرآن اقتدار حدیث کے لیے زبان سے جہاد کرتے ہین۔ خواہ وعظ کرین یا تالیف

وہ اس حدیث [illegible]

پھر صفحہ ۵۹ مین کہاہے یہان اس حدیث مین جسمین یہ ذکر ہے کہ سنت پر عمل کرنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم دیتے ناممکن)

پھر صفحہ ۱۱۸ مین کہاہے۔ "رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخرزمان یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی مہدی ہین اگرچہ اُس جواب مین زبان عثمان سے دعوے مادویت و مہدویت کا اُنکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین۔ اُنہین وہ کہان اسطرح کا دعوے بہت اخبار دا شرار نے بھی پہلے اِن سے کیاہے۔ مگر سچا نہ نکلا"

پھر صفحہ ۱۱۹ مین کہاہے "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبداللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین ہین

اور بصفحہ ۱۲۱ کہاہے۔ عوام کا یہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہوجاتے

ہین دنیا مین جس کسینے دعوے خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کیا کچھ نہ کچھ تھوڑے بہت لوگ اوسکیطرف ہو گئے۔ پہر انجام کچھ ہی کیون نہو ہر افواہ پر کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے۔"

ان عبارات سے بلا تاویل و تکلف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اس کتاب مین بڑے یقین کے ساتھ سودانی کا مہدی موعود نہونا اور اسکی جہاد کا شرعی جہاد نہونا۔ اور جو لوگ اسکو مہدی موعود سمجھتے ہین اور اسکی جہاد کو شرعی جہاد خیال کرتے ہین انکا دین اسلام سے ناواقف اور جاہل اور بے دین اور بے عقل ہونا ثابت کیا ہے جس سے یقینی اور صاف طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ اس کتاب کی تصنیف سے غرض سودانی کی ہمدردی سے مسلمانون کو ہٹانا ہے نہ اسکی معاونت کی رغبت دلانا۔

اب ہم ان مضامین کا جنسے اسکے خلاف کا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ دروغ و مغالطہ [illegible] ثابت [illegible] تفصیل پیش کرتے ہین

مضمون نمبر (۱) مین صرف دہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲ سطر ۱۱ مین قیامت کو قریب کہا ہے نہ زمانہ ظہور مہدی کو اسکے الفاظ یہ ہین "سمجھو تو بوجہ لو کہ یہ سب شگوفے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے سے پہلے یہ سب فساد دور ہو جاوے خروج لبغاوت مہدی تمہید سلکنی فتنہ انگریزی سے حکومت ہمارے ہاتھ مین" دولت و سلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ قیس و فرہاد سے کچھ کم نہین۔"

اور قیامت کو انگریزون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے شروع زمانہ نبوت سے قریب کہا جاتا ہے۔ پہر اس سے انگریزون کے ساتھ لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہے زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنا بھی ترغیب لبغاوت نہین ہو سکتا جب تک کہ ساتھ اسکے یہ دو باتین بھی کہی جاوین۔ اول مہدی کا ظہور اسی سلطنت کے زمانہ مین ہو گا۔ دوم مسلمانونکو اس سلطنت کے مخالف معاونت مہدی کے لئے۔ آمادہ رہنا چاہئے۔ اور ان دونون باتون

کا اس کتاب مین کہین نشان نہین ہے - لہذا زمانہ ظہور مہدی کو قریب - کہنے سے بھی ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے - اور اگر صرف تجویز و اعتقاد مہدی موعود بغاوت ہے تو اس سے مولف کتاب اقتراب کی کوئی خصوصیت نہین ہے - عام اہل اسلام ماتحت برٹش گورنمنٹ رئیس ہون خواہ رعایا جنمین حضرات نکتہ چین بھی داخل ہین (بجز بعض اہلحدیث زمانہ قدیم و زمانہ حال)

* زمانہ قدیم مین قاضی **ابن خلدون** حضرمی اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذر چکے ہین اور اس زمانہ مین ایسے کئی اہلحدیث موجود ہین - ان لوگونکا انکار عقلی وجوہات سے اور ان خوارق و عجائبات کو جو مہدی کے علامات و مقدمات تسلیم کیے جاتے ہین ناممکن سمجھنے کی وجہ سے نہین ہے جیسا کہ نیچر کو مذہب ماننے والونکا انکار عقلی وجوہات و اعتقاد عدم امکان خوارق و عجائبات پر مبنی ہے - بلکہ انکا انکار صرف نقلی اصول پر اور ان احادیث کو جو مہدی کے باب مین وارد ہین [illegible] صحیح [illegible] انکی قطعیت کو جو اعتقادیات مین بحکم نصوص قرآنیہ شرط ہے چنانچہ اشاعة السنة نمبر (۵) جلد (۸) مین لصفحہ (۱۳۲ وغیرہ) ثابت ہو چکا ہے نہ ماننے کے سبب سے ہے - اعلیٰ طبقہ کتب حدیث (صحیح بخاری و صحیح مسلم) مہدی موعود کے ذکر سے ساکت ہے (چنانچہ پہلے ہی جبکہ نوابصاحب یا کسی اور مسلمان پر مسئلہ مہدی کے سبب کوئی اعتراض نہوا تھا -) اشاعة السنة نمبر ۱۲ جلد ۷ مین لصفحہ ۳۴۸ ہم اس امر کو جتا چکے ہین - دوسرے طبقہ کی کتابون مین جو اس مضمون کی حدیثین پائی جاتی ہین وہ خوابل جرح سے خالی نہین - قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر مین ان احادیث کو ایک ایک کرکے ذکر دیا ہے - ہمارے **نوابصاحب** نے حجج و کلام ابن خلدون کا اپنی کتب حجج الکرامہ و اذاعہ وغیرہ مین جواب دیا ہے پر وہ جواب حجج ابن خلدون کو اٹھا نہین سکتا بلکہ اور پختہ کرتا ہے - ہم اس باب مین عنقریب ایک مستقل مضمون لکھینگے - اور اسمین ان احادیث پر تفصیلی بحث کرینگے - انشاءاللہ تعالیٰ - اس نوٹ مین صرف اس امر کا جتانا مد نظر تھا - کہ بعض اہلحدیث زمانہ سابق و حال مہدی سے منکر بھی ہین - عام مسلمانون یا نوابصاحب کے معتقد ہونے سے سبھی مسلمانون کل اہلحدیث کو معتقد نہ سمجھنا چاہیے -

قیامت سے پہلے مہدی کے آنیکے معتقد ہین - پہر جائے تہا کہ سبھی اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ کو (جنکا اعتقاد ہے) باغی تصور کر کے انکو پہانسی دینے یا دریا شور سے پار بہجوانے کا مشورہ دیا جاتا اور کم سے کم اتنا تو کہا جاتا کہ اسلامی ریاستون (حیدرآباد - رامپور - ٹونک - بہاولپور وغیرہ وغیرہ کے رئیسون اور نوابون سے وہی سلوک کیا جائے - جو نواب صاحب بھوپال سے کیا گیا ہے کیونکہ انمین کم سے کم ایک بہی ایسا نہین ہے - جو امام مہدی کے آنے کا معتقد و منتظر ہو - اس امر کو ہمارے معترض بہائی خود بقینیا جانتے ہین - اور جو لوگ اس عقیدۂ اہل اسلام سے واقف نہون وہ جس سے چاہین اس امر کو دریافت کر سکتے ہین - ان سبکو جنکی تعداد لاکہون سے بڑہکر ہے اس اعتقاد کے ساتہ خیر خواہ سلطنت تصور کرنا - اور نواب صاحب کو اسی اعتقاد کے سبب باغی و بدخواہ قرار دینا انصاف کے رو سے کب جائز ہے -

مضمون نمبر (۲) مین مضمون نمبر (۱) سے بڑہکر دہوکا دہی سے کام لیا گیا ہے وے شک اقتراب کے صفحہ ۶ سطر ۱۹ - ۲۰ مین نصارے کی حکومت کو قیامت کی علامت کہا ہے مگر اس سے حکومت نصارے کی مذمت یا اُن سے لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا دہوکہ دینا ہے - یہ نتیجہ اسوقت صحیح ہوتا جبکہ اس کتاب یا اور کتب اسلام مین علامات قیامت انہی چیزون کو تسلیم کیا جاتا - جنکو بُرا سمجہا جاتا ہے اور جس حالتمین اس کتاب مین اچھی چیزون کو بھی علامات قیامت تسلیم کیا گیا ہے - اور انہی اچھی چیزون مین بزعم مولف اور اکثر اہل اسلام عیسے علیہ السلام اور امام مہدی موعود کا آنا ہے - اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور نہر فرات سے سونیکا پہاڑ نکلنا وغیرہ وغیرہ (جنکو اس کتاب کے صفحہ ۱۹ - ۲۰ و صفحہ ۶۷ و ۶۸ وغیرہ مین - ذکر کیا ہے) تو پہر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اُنسے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے -

اس مقام مین ہم کو سکہون کے عہد کا ایک قصہ یاد آیا ہے جسمین اسی قسم کا دہوکہ و مغالطہ دیا گیا تہا - سکہون مین ایک رئیس کا نام کرم سنگہ تہا - اسکے اکثر ملازم و اہلکار

نا اہل تھے۔ بد قسمتی سے ایک فارسی خوان بھی اُنہین آپھنسا۔ اور اپنی لیاقت کے سبب اُسنے قرب حاصل کیا تو اوسکے حریفون نے اس رئیس کو بیہ دہوکہ دیکر اسکو موقوف کرادیا کہ ”مہاراج اس منشی نے آپ کا نام کرم سنگہ چھوٹے کاف سے لکھدیا ہے“۔ افسوس ہمارے بہائیون نے سلطنت انگریزی کو بھی سکہا شاہی حکومت قرار دیکر ایسا ہی کہا ہے کہ ”حضور آپکی حکومت کو نواب صاحب نے قیامت کی علامت کہا ہے“۔ اور یہ نہ سمجہا کہ اگر کسینے گورنمنٹ کو یہ سمجہا دیا کہ قیامت کی علامتین سبھی بُری نہین ہین تو ہماری صداقت کا کیسا اندازہ ہوگا۔

مضمون نمبر (۳) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ جسکی نظیر اس منکر نماز کا قصہ ہے جسنے بدست آویز آیت ”لا تقربوا الصلوۃ“ قرآن سے ممانعت نماز کا حکم نکالا۔ اور لفظ ”انتم سکریٰ“ کو جو اُسکے بعد واقع ہے پس پشت ڈال دیا تھا۔

[illegible] اس کتاب کے صفحہ [illegible] یہ فقرہ درج ہے [illegible] تو لفظ مہدی ہر صالح پر بول سکتے ہین“ مگر اسی صفحہ مین اس فقرہ سے پہلے اور پیچھے ایسے فقرات بھی درج ہین جنمین صریح اور صاف طور پر اسکے مہدی ہونے کا یقین ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ پوری عبارت صفحہ ۳۰۔ اقتراب اس رسالہ کے صفحہ (۶) مین منقول ہوئی ہے علاوہ بر آن اور مقامات اقتراب مین جنکی عبارات اس رسالہ کے صفحہ ۱۲ مین منقول ہین بھی یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے۔

ہمارے بہائیون نے ان سب عبارات و فقرات کو ”انتم سکاریٰ“ کی نظیر سمجہکر خورد بُرد کر لیا۔ اور اس ایک فقرہ سے سودانی کا مہدی ہونا گورنمنٹ کو ثابت کر دکہایا ہے۔ اور اُسکو اچھی طرح کرم سنگہ بنایا۔

مضمون نمبر (۴) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۱۱/۱ وغیرہ مین ترک جہاد کو بُرا کہا گیا ہے مگر جب اس کتاب کے صفحہ ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ مین یہ فقرات بھی دیکھے جاتے ہین۔ کہ ”ہاتہہ سے جہاد کرنا ائمہ کا کام ہے۔ اور اب ائمہ

نہین رہے اور نہ اسوقت کوئی جماعت مسلمین ہے اور نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے اور اس زمانہ مین لڑکر شہید ہونے کا موقعہ نہین رہا۔" تو اس سے صاف یقین ہوتا ہے کہ اس مذمت ترک جہاد سے آیندہ جہاد کرنیکی ترغیب دینا مقصود نہین صرف پچھلی حالت کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اور یہ بعینہ اس کہنے کی نظیر ہے کہ جب تک مسلمان تلوار کے ذریعہ سے ملکی ترقی کرتے رہے تب تک قوی رہے۔ جب اُنہون نے تلوار چھوڑدی ضعیف ہو گئے۔" جو بہت سے مورخین اہل اسلام وعیسائی وغیرہ اہل مذہب کے کلام مین پایا جاتا ہے جسکو کوئی ترغیب بغاوت نہین سمجھتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ لفظ جہاد کو مذہبی لڑائی سے جو ناگواری مذہبی کے سبب سے ہو کچھ خصوصیت نہین ہے۔ ملکی لڑائی کو جو قومی ترقی کے لئے ہو نیز جہاد کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل و دلیل جنرل انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۵ء و ۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین موجود ہے [illegible]

مضمون نمبر ۵ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ **بے شک اقتراب کے** صفحہ ۵ سطر ا مین متغلب یا غیر قریشی کی اطاعت کو واجب کہا گیا ہے۔ جسکا مطلب شاید گورنمنٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی سودان امام برحق ہو تو بھی اسکے متغلب ہونیکے سبب اسکی اطاعت مسلمانون پر ہندوستان کے ہون خواہ عرب کے واجب ہے۔ مگر اس سے چار سطر پہلے صفحہ ۶ ۵ کے اخیر مین صاف کہا ہے کہ کسی ملک کے متغلب یا سلطان کی (جو قریشی نہو) دوسرے ملک والون پر اطاعت واجب نہین ہے"۔

اور اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین مہدی سودان کے سید ہونے مین تردد ظاہر کیا ہے جسکو ہمارے بھائیون نے بھی مضمون نمبر ۱ مین تسلیم کیا ہے۔ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مولف اقتراب ہندوستان کے مسلمانون پر مہدی کی اطاعت واجب نہین کہتا۔

اصل عبارت صفحہ ۵۶) یہ ہے "اسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام

نہین ہین اسی لئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ قریشی ہونا شرط واجب ہے۔ علاوہ اِسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والونپر اوسکی اطاعت بھی واجب نہین ہے۔ ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر والے کی اطاعت واجب ہے۔ جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بندوبست نہو سکے تو دنیا طوائف الملوک ہو جاوے۔ تو اسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا پر واجب ٹہرتی ہے۔ اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو"۔

مضمون نمبر (۶ و ۱۷) مین بہی اِسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ **بے شک** اقتراب کے صفحہ ۱۲ وغیرہ مین یہ مضامین مرقوم ہین۔ **ولیکن** ان مضامین مین **گورنمنٹ** کی [illegible] انقلاب [illegible] اہل اسلام اور مذہبی انقلاب پر افسوس مدنظر ہے۔

اسپر روشن دلایل اِس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۳ و ۴۵ کی عبارات ہین جنمین خاصکر اہل اسلام کے مذہبی انقلاب پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ اسکے صفحہ ۱۲ مین ہے۔ "جس دن سے اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے۔ پہر یہ ملت یا امت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون ہوتی گئی۔ یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے۔ مسجدین ظاہر مین تو آباد ہین لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہین۔ علماء اس امت کے بدتر اونکے ہین۔ جو نیچے آسمان کے ہین اُنہی سے فتنے نکلتے ہین۔ اُنہین کے اندر پہر کر جاتے ہین"۔

اور اِسکے **صفحہ ۴۳** مین ہے "وہ (علامت قیامت) کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اُٹھہ جاوے زمانہ بوڑہا ہو جاوے عمر بشر کی گھٹ جاوے اولاد نہو میل کم ہو امین متہم ہو متہم امین ہون جھوٹا سچا ہو سچا جھوٹا ہو قتل بہت ہو محل تباہی

جگہ مین بہت غرقی تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنے بسبب نافرمانی اولاد کے بانجھ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین - جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو سردی مین گرمی ہو فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین - حق بدون کو دلواوین جو کوئی انکی تصدیق کریگا - انسے راضی ہو گا اسکو جنت کی بو بھی نہ ملیگی "

اور اسکے صفحہ ۵۲ مین ہے ۸۵ (علامت قیامت) حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین - جب تم دیکہو کہ لوگون نے نماز کو [illegible] ضائع کیا [illegible] سود کہایا - جہوٹ کو حلال [illegible] کو ہلکا سمجھا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا - حکم ضعیف ہوا کذب صدق ٹہرا - حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی - الخ - ایسا ہی اسکے صفحہ ۱۸ہ مین ہے -

ان عبارات مین جن باتون کو علامت قیامت ٹہرایا اور بُرا کہا گیا ہے وہ اکثر اہل اسلام مین پائی جاتی ہین - اور انہی پر افسوس کرنا ان مواضع مین مقصود ہے پہر ہمارے بہائیون نے کہا گورنمنٹ کو یہ سمجہانا کہ ان مضامین مین گورنمنٹ کی بدی و معصیت کیطرف اشارہ کیا گیا ہے - گورنمنٹ کو سردار کرم سنگہ بنانا نہین تو کیا ہے -

اور اگر بالفرض کسی مقام مین اس کتاب کے گورنمنٹ کے مذہب کو بہی بُرا کہا اور بلحاظ مذہب گورنمنٹ اس زمانہ کو بدی اور معصیت کا زمانہ بتایا ہے تو اس سے بھی بد نجات کا نتیجہ نکل نہین سکتا - ہم نہین جانتے کہ تمام ہندوستانکے رعایا گورنمنٹ سے (اہل اسلام ہون خواہ ہندو وغیرہ) کم سے کم کوئی ایک شخص بھی (بشرطیکہ وہ لا مذہب نہو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو) ایسا نکلے جو گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچھا جانتا ہو - اور بلحاظ

مذہب اسکو بُرا نہ سمجھتا ہو ۔۔

دور کیون جائین اِن ہی حضرات کو جنہون نے اِس قسم کے مضامین اقتراب کو مضامین لبغاوت بتایا ہے ۔ کیون نہ دیکھین یہ لوگ گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچھا جانتے ۔ اور گورنمنٹ کو اپنا مذہبی بھائی یا پیشوا سمجھتے ہون تو محمدی کیون کہلاتے ہین بپتسما لیکر عیسائی کیون نہ ہو جائین ۔

مضمون نمبر (۷) مین بھی اِسی قسم کا دہوکہا دیا گیا ہے کہ "لا تقربوا الصلوۃ" کو لے لیا ۔ اور "انتم سکاریٰ" کو چھوڑ دیا ہے ۔ **بے شک** صفحہ ۵۸ مین اِس مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہے ۔ **مگر** اِسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ ہاتھ سے لڑنا ایمہ کا کام ہے جو اب نہین رہے ۔ باقی لوگون سے ۔ علما ہون تو انکا جہاد زبان یا قلم سے ہو سکتا ہے عوام ہون تو دل سے بدی کو بدی جانتا ۔ اور یہ بھی اسمین اہل اسلام کی نسبت کہا گیا ہے اقوام غیر گورنمنٹ ہو خواہ کوئی اور) کی نسبت اسمین کوئی تصریح نہین ہے ۔

اصل عبارت صفحہ (۵۸) **اقتراب** کی یہ ہے "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے ۔ دل سے بیزار ہونا کام عوام کا ہے سوا ب ایمہ تو ہے نہین ۔ رہے عالم او سنین جو اتباع قرآن اقتداء حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین ۔ عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون ۔ لاٹھے پونگے کی کچھ ضرورت نہین ہے ۔"

اِس عبارت کو ناظرین غور سے ملاحظہ فرماکر انصاف سے کہین کہ ہمارے بھائیون نے اِس عبارت کو چھانٹ کر اسکا کیا مطلب بنایا اور گورنمنٹ کو کیسا گرم سنگہ بنایا ہے

مضمون نمبر (۸) مین بھی اسی قسم کا دہوکا دیا گیا ہے ۔ اور "لا تقربوا الصلوۃ" پر بحذف "انتم سکاریٰ" عمل ہوا ہے ۔ **بے شک** صفحہ ۵۹ مین خدا کی راہ مین ماری گئی

کو شہید کہا ہے مگر ساتھ اسکے یہ بھی کہدیا ہے کہ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا معلوم نہین لیعنی ناممکن ہے ۔ جسکی وجہ بھی اسی کتاب صفحہ (۵۸ و ۵۹ و ۶۰) مین بیان ہوئی ہے اور ہمارے رسالہ کے صفحہ (۴۳) مین منقول ہو چکی ہے ۔

پوری عبارت **صفحہ ۵۹** کی یہ ہے "ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً متمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے" رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت بارد ہے ۔ افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمے سے بھی محروم ہین جسمین ہرگز نہ پھٹکری فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہ دولت [illegible]

یہان بھی ہمارے بھائیون نے **گورنمنٹ کو گرم سنکہ بنایا** اور کچھ کا کچھ بناکر ویسا ہی دہوکہ دیا ہے ۔

مضمون نمبر ۹ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے ۔ اور علاوہ برآن آمیز جعل و تصرف سے بھی کام لیا ہے ۔

اقتراب کے صفحہ ۴۶ یا اور کسی جگہ قیصر ہند یا نائب السلطنت کا نام و نشان نہین ہے اسکے صفحہ ۴۶ مین کتاب **اشاعہ لاشراط الساعہ** سے یہ بات نقل کی ہے کہ "مہدی موعود (نہ مہدی سودانی) شہر کے شہر فتح کرینگے ۔ مشرق سے مغرب تک لے لینگے ۔ ہندوستانکے بادشاہون کو گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے انکے خزاین بیت المقدس کا زیور ہوگا ۔ **اسکی تمثیل مین** ہمارے بھولے بھائے نوابصاحب (اگرچہ کتاب انکی تصنیف ہے) ناعاقبت اندیشی سے یہ لکھ بیٹھے ہین ۔ ہندوستان مین ابتو کوئی بادشاہ ہی نہین ۔ یہی چند رئیس ہندو یا مسلمان ہین ۔ سو کچھ حاکم مستقل

نہین بلکہ برائے نام ہین - بڑے بادشاہ اِس ولایت کے یوروپین ہین - غالباً اسوقت بھی یہی حاکم یہانکے رہینگے - اہنی کو اُنکے روبرو لیجاو ینگے - یا اِس وقت تک اور قوم کی حکومت اِس جگہہ قایم ہو جایگی اللہ ہی کو خبر ہے"۔

اِس تمثیل مین نوابصاحب اپنی طرف سے کسی قسم کے عمل کی تحریک نہین کی صرف عام مسلمانون کے عقیدہ کی ایک ایسی مثال دی ہے - جسمین موجودہ مسلمانون کے عمل کا دخل نہین ہے - وہ امر جسکی اُنہون نے مثال دی ہے واقع ہوا تو محض تائید آسمانی سے اور بطور کرامت ہوگا (چنانچہ معتقدین مہدی کا خیال* ہے) نہ مسلمانون کی موجودہ طاقت سے

وبا یں ہمہ اِس تمثیل مین نواب صاحب نے ملکہ معظمہ و نائب السلطنت یا اور انگریزون کے [illegible] کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہین کیا - بلکہ شک و تردد سے کہا ہے کہ اسوقت تک یہی یورپین بادشاہ رہینگے - یا کوئی اور لوگ بادشاہ ہو جاوینگے پہر اِس شک کو پختہ کر دیا - اور صاف لکہدیا ہے کہ خدا ہی کو خبر ہے پہر اِس اعتقادی نہ علمی شکی نہ یقینی تمثیل سے یہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے - کہ نواب صاحب نے اسمین مسلمانون کو بغاوت کی ترغیب دلائی ہے - اور موجودہ ملکہ معظمہ اور نائب السلطنت وغیرہ انگریزون کو پکڑ کر مہدی موعود کے حضور مین لانیکی ترغیب دی ہے - یا اُنکے پکڑے جانے پر اپنی مسرت ظاہر کی ہے یہ نتیجہ اسوقت نکل سکتا - جبکہ نوابصاحب موجودہ سلطنت کے زمانہ مین مہدی موعود کے آنے کا یقین ظاہر کرتے اور اِس تمثیل مین موجودہ سلطنت کے مخالف کسی قسم کے عمل کی تحریک تحریر مین لاتے - اور اعتقاد تو عموماً مسلمانون کا یہی ہے

* دیکہو اقتراب صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۱ جسمین لکہا ہے "اللہ تعالےٰ تین ہزار فرشتون سے اُنکی مدد کرے گا وہ اُنکے مخالفون کو منہ کو پیٹہون کو مارینگے مقدمہ لشکر جبرئیل ہونگے ساقہ لشکر پر میکائیل بکری بہیڑیی ایک جگہہ چریگا - لڑکے بچے سانپون سے بچہیون سے کہیلینگے - کوئی شے اُنکو نقصان نہ پہنچائیگی الخ

کہ "قیامت سے پہلے پہلے تمام زمین مین اسلام پھیل جائیگا۔ اور دنیا مین کوئی مذہب عیسائی یہودی وغیرہ باقی نہ رہیگا"۔ پس اگر صرف اس اعتقاد سے (بغیر کسی قسم کی تحریک کے) بغاوت کا نتیجہ نکل سکتا ہے تو برٹش گورنمنٹ کی رعایا سے کوئی مسلمان اس بغاوت سے بری نہین ہوسکتا۔ یا کوئی شاذو نادر بری ہوسکتا ہے۔

پھر ہمارے بہائیون کا اس اعتقاد کے ساتھ عموماً مسلمانون کو باغی کہنا صرف نواب صاحب کو (جو محض سادگی اور رفتار زمانہ سے ناواقفی کے سبب ایک شکلی تمثیل مین اس اعتقاد کو ظاہر کر بیٹھے ہین) باغی بدخواہ سلطنت انگریزی قرار دینا دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

مضامین نمبر ۱۰ لغایت ۱۵ مین بھی اسی قسم کے دہوکے و مغالطے ہین۔

صفحہ ۱۱۶ سطر ۱۱ سے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۲ تک اقتراب مین ایک مضمون بھی ایسا نہین جسمین گورنمنٹ کے مخالف ترغیب و تحریص ہو۔ صفحہ ۱۱۱ سطر [illegible] سے اخیر صفحہ تک صرف سودانی کا حال اخبار لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء سے نقل کیا ہے۔ پھر جو اب وغیرہ اخبارات انگریزی واردو سے اسکی لڑائیون اور فتوحات کا حال لکھا ہے۔ اسکے اخیر مین ان لڑائیون کی نسبت یہ فقرہ لکھا ہے۔ "اب تک یہ فتنہ قایم ہے"۔ جس سے صاف صاف جتا دیا ہے کہ اسکی لڑائیان فتنہ و فساد سے بڑہکر ہین انکو کوئی شرعی جہاد نہ سمجہے۔

پھر صفحہ ۱۱۷ مین عثمان دغما کا وہ خط جو بجواب اشتہار برٹش گورنمنٹ اسنے مشتہر کیا تہا اخبار پایونیر مطبوعہ (۴) اپریل ۱۸۸۴ء سے نقل کیا ہے اس خط کے خاتمہ پر (صفحہ ۱۱۸) کہا ہے۔ "مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہ مہدی موعود یہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پہ کفار کو اسلام پر مجبور کردینگے۔ ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نہ رہیگا۔ جو انکی مخالفت کریگا۔ وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے۔ رہی یہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی

مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین نربان عثمان سے دعوی ہادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان - اسطرح کا دعوے بہت اخیار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا - یہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گھڑا ہے تو ہو سکتا ہے - کہ یہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہائے صدی اول صدی مین ہوتا ہے - تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے"۔

پھر بصفحہ ۱۱۹ کہا ہے - "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین [illegible] ہے - اسکے بعد کہا ہے - مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون دیوار کے پیچھے کی بات ہم کو معلوم نہین ہو سکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کرکے خبرونکو طرح طرح کے جکر دیکر لکھا کرتے ہین اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے - مگر اس زمانہ کے اخبار سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بھولکر دو چار خبرین صحیح لکھ جاتے ہون نہین تو واللہ اللہ خیر سلا"۔

ان عبارات (۲) الغایت ۱۱۹) مین جو مہدی کا حال لنڈن نیوز یا پونیر وغیرہ اخبارات سے لیا گیا ہے - اس حال کا بیان بغاوت ہے تو اسکا مرتکب پہلے یوروپ ہے - اور جو انمین مہدی کا مجدد ہونا تجویز کیا ہے - یہ بھی ان اخبارون کے بیان سے نتیجہ نکالا ہے - پھر اسمین اپنا یقین ظاہر نہین کیا صرف شکیہ و شرطیہ طور پر کہا ہے - کہ اگر یہ جواب اشتہار برٹش گورنمنٹ جو اخبار مین درج ہے سچا ہے کسی اخبار نگار یا دوسرے مکار کا گھڑا ہوا نہین ہے تو سودانی مجدد

ہو سکتا ہے۔ پہر اس شرط کو پختہ کیا اور صاف کہدیا ہے۔ کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہو سکتا ہے
کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون۔ پہر اس شرط کے پائے جانے۔ اور سوڈانی مین ان
اوصاف کے موجود ہونے کی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا۔ اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے
پیچھے کی بات معلوم نہین ہو سکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ اور
اس حال کے راویون (اخبار نویسیون) کو سچ بولنے عادت نہین جس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور لایق یقین نہین ہے۔ پہر ہمارے بہائیون کا
ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نوابصاحب نے مہدی سوڈان کا مجدد ہونا تسلیم کرلیا
ہے۔ اور جو اخبارون مین اسکی شکستون کا حال بیان ہوا اسکو دروغ کہا ہے دہوکہ مغالطہ نہین
تو کیا ہے۔

اس بیان سے مضمون نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا۔ اور مضمون
نمبر ۱۲ سوڈانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا۔ یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ چنانچہ
اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۸) اقتراب صاف تصریح ہے۔ (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۵۸)
مین منقول ہو چکی ہے) کہ مہدی موعود یہ کام کرینگے اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا
اعتقاد رکھنا ترغیب بغاوت نہین چنانچہ پہلے بھی ہم بصفحہ (۴۹ و ۵۰) رسالہ یہ بات کہہ چکے
اور بیان کرچکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و رعایا برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص)
یہی اعتقاد ہے۔ اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین۔ اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ
سے کوئی خاص تعلق نہین ہے۔ لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالنا تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا۔ اور گورنمنٹ کو
اور مضمون نمبر ۱۴ کی نسبت بصفحہ (۱۳۱ لغایت ۱۳۹) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب
نجدی سے تشبیہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سوڈانی کو مددیں

٭ اس کتاب مین سوڈانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا۔ بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے۔
جنسے سوڈانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے جسسے یارون نے برعکس نتیجہ نکال لیا۔ افسوس ــ صد افسوس

اور گورنمنٹ سے باغی ہو جائین۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبدالوہاب نجدی کی طرح ظالم اور ناحق بکفر اور خونخوار خلایق سمجھکر اسکی اعانت و موافقت سے بچلین۔ اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکلا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔

اور **مضمون نمبر ۱۵ محض دروغ ہے** اس کتاب مین یہ مضمون کہین نہین ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ مین اسکے برخلاف یہ لکھا ہے۔ "تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے۔ جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے۔ اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے۔ خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبدالعزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو۔ جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے۔ غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے۔ ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہین کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہین ہے"

ہمارے بہائیون نے رسی کا سانپ بنا کر گورنمنٹ کو دکھایا اور ڈرایا ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سردار کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر ۱۶ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اس کتاب کے صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۴ و ۲۱۴ و ۲۲۰ و ۲۲۱ مین یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون مین تین امر بیان ہوئے ہین امر اول مہدی و مسیح علیہ السلام کے آنیکا اعتقاد۔ **دوسرا** انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعاء۔ **تیسرا** چودہوین صدی

مین انکے ظاہر ہونیکی امید۔ **امر اوّل** کی نسبت تو ہم بصفحہ (۶) وغیرہ کہہ چکے ہین کہ یہ عام مسلمانان ہند (جسمین برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہین) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہین ہوتی۔ یہی **امر دوم و سوم** کی نسبت کہا جاسکتا ہے جو لوگ مہدی و عیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد و منتظر ہین وہ انکے ظہور کی تمنا بھی رکھتے اور اسکی دُعا بھی کرتے ہین۔ پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعہ لاشراط الساعة نے یہ تمنا و دعا کی تھی۔ اسکی تقلید سے اقتراب مین (جو اشاعہ کا ترجمہ ہے) یہ دعا و تمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ دیکھیے جو ہماری بات پر یقین نرکھے۔

چودھوین صدی مین ظہور مہدی کی امید مین بھی مولف اقتراب نے پہلے علماء کی نقل و تقلید کی ہے۔ اپنے یقین سے یہ بات نہین کہی۔ یہ اٹکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہین مولف اقتراب بھی اُن ہی کی تقلید مین [illegible] اس کتاب مین خود یقین نہین رکھتے۔ بلکہ جا بجا بلفظ شاید و محتمل اپنا شک و تردد ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقتراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ اسکے صفحہ ۲۱۹ مین امام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۵۰۰ھ مین قیامت برپا ہوگی۔ اور بصفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اُسنے آیة قرآنیہ لا تاتیکم الا بغتة سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت ۱۴۰۷ھ مین ہوگی۔ کیونکہ حروف لفظ بغتة کے عدد ۱۴۰۷ ہین انتہی اسکے بعد وہ بات ہی ہے جسکا صفحہ (۲۳۰) پر حوالہ دیا گیا ہے آپ اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہین۔ اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہوں یہ احتمال قوی ہے۔ بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے۔ اسلئے کہ دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً* ان سے فوت نہو۔

* اس فقرہ کے اخیر مین قطعاً کا لفظ ڈالدیا ہے سوچ کے لکھدیا ہے۔ سوچ سمجھکر آپ یہ لفظ لکھتے تو اس فقرہ کے شروع پر جملہ محتمل ہے قلم مین نہ لاتے۔ کیونکہ احتمال او قطع [illegible] مخفی نہین ہے۔

پہر بصفحہ ۲۲۱ - آپنے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ مہدی پر لوگون کا اتفاق سنہ ۱۲۰۴ھ مین ہوگا - پہر اُس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے - جسکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے - آپ لکہتے ہین اُس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیے تھا - مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے - اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہر اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چھ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالے اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاوین "

1885.

پہر اسی صفحہ مین مولف اشاعة لاشراط الساعة سے سنہ ۱۳۰۶ھ مین قیامت برپا ہونا نقل کر کے کہا ہے - مگر وہ حساب ٹھیک نہ اُترا اب یہ صدی چودہوین شروع ہے - ہر طرف سے آواز فتنے و فساد نے کانون کو بہر دیا ہے - دیکہو اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو اسنا رنگ لائے - جس سے بجز شک و تردد کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا -

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقاء مغرب سے سنہ ۶۸۳ھ مین اور انکے بعض مقلدین سے سنہ ۱۲۰۰ھ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے ۶۹۸ھ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کر کے اوسکے رد مین یہ قول قاضی ابن خلدون کا نقل کیا ہے - کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کیطرف متوجہ ہوتے ہین - اور واہی دلیلون اور مختلف ڈہنگا ڈہنگیون سے اسباب نیز اس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین - پہر وہ وقت گذر جاتا ہے - اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور نیا دوٹی یا خیالی حدین لغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے

الی کلام من امثال ھذا یعتنیون فیہ الوقت والرجل والمکان با دلة واہیة و تحکمات مختلفة فینقضی الزمان ولا اثر لشیء من ذلک فیرجعون الی تجدید رای آخر منتحل کما تراہ من مفہومات لغویة و اشیاء تخییلیة واحکام نجومیة فی ھذا انقضت اعمار الاول منہم والاخر

(عبد الرحمن بن خلدون حضرمی)

(+)

نکالتے ہین۔ اسی خیال بندی مین پہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین"۔ (اور مہدی آنیکی

اِس کلام ابن خلدون کو بلا رد و مخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

مہدی موعود کے آنے کے لئے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ

دل سے نہین کین صرف سیوطی۔ ابن العربی وابی قبیل وموَلف اشاعۃ الاشراط الساعہ

وغیرہ علما رصوفیہ ونجومیونکی بولی بول دی ہے۔

اسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین۔ جسکو ہمارے نکتہ چینی بہائیون

نے گورنمنٹ کو نہین سنایا۔ آپنے بصفحہ ۱۵۴۔ اقتراب کتاب ابو عبد اللہ

حاکم سے (جسکا نقل وتصحیح روایت مین متساہل ہونا۔ آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت

[illegible] ابو ہریرہ [illegible] نقل کیا ہے کہ میرے

بھتیجو اگر تم عیسے علیہ السلام کو دیکھو توان سے کہو کہ ابو ہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے

یقرئه السلام اخرجه الحاکم وصححه و ابن عساکر (اقتراب)

اسکے بعد آپنے کہا ہے "مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی

عیسے علیہ السلام کو پاوے۔ تو میرا سلام پہونچا دے۔ اور جو وہ کہین اِسی صدی مین آگئے

اور مین بھی اسوقت تک زندہ رہا۔ تو پھر کچھ حاجت اِس وکالت کی نہین ہے۔ مصرع

چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے"

اسمین آپ نے ابو عبد اللہ حاکم کی تقلید کی ہے۔ اور باوجود یقین اس امر کے کہ مسیح

مین اور اُنہین اور اُنکی اولاد مین ہنوز بہت جنگلون کی جیلولت ہے۔ اور بہت سی علامات

کی آڑ ہے۔ جنکا ہنوز نام ونشان نہین۔ حضرت مسیح سے سلام ملاقات کی تجویز تحریر کردی۔

اِس قسم کے بیانات نواب صاحب صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ

نے کہی ہین۔ محض سادگی اور بھولاپن سے۔ کہی ہین۔ آپ کی نیت مین دلی یقین

مین کچھ قصور وفتور نہین۔ پھر اِس قسم کی باتون [illegible] ترغیب بغاوت کا نتیجہ

نکالنا ظلم و بے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر ناحق بدگمانی اور گورنمنٹ کو دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

اِن تینون امور سے جو مضمون نمبر ۲ مین بیان ہوئے ہین **ایک نتیجہ گورنمنٹ کے موافق** نکلتا ہے جسکی طرف نوابصاحب کے مخالفون کو تعصب راہ نہین دکہاتا۔ وہ یہ ہے کہ سوڈان کا فرضی مہدی موعود مہدی نہین۔ نوابصاحب اسکو وہ مہدی موعود سمجہتے۔ تو پہر اسکے آیندہ ظاہر ہونیکا اعتقاد و امید ظاہر نہ کرتے۔ اور نہ اسکے لیے دعا و تمنا کرتے ایک چیز دم نقد موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا خدا کرے کہ وہ جلد ہو۔ افسوس نوابصاحب کے مخالفا کے کلام کی اچہی اور واقعی نتایج سے آنکہہ بند کرلیجاتی ہے۔ اور اُسکے بُرے نتایج جو نکل نہین سکتے انکے نکالنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہے یہ سکہاشاہی ظلم و اندہیر نہین تو کیا ہے۔

مضمون نمبر ۱۸ مین ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو بہت ہی دہوکہ دیا اور [illegible] ظلم [illegible] کام کیا ہے

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کا اس کتاب مین بحوالہ صفحہ و سطر پتہ نہین بتایا۔ اور نہ ان مواضع کتاب مین جنکی اُنہون نے نشان دہی کی ہے اس مضمون کا کہین اثر ہے۔ بلکہ اس کتاب کے صفحہ ۶۰ مین لغایت صفحہ ۶۲ اس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے۔

صفحہ ۶۰ مین ان احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین۔ چنانچہ لکہا ہے فصل بیان مین اُن اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچہے ہی قیامت قایم ہوگی۔ یہ نشانیان بہی بہت ہین۔ ایک انمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے۔ یہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین اُنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین با وجود اختلاف روایات بہت ہین۔ محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہا ہے۔ قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی۔ اسیطرح قاضی **محمد بن علی** شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے۔ جمہور بہی اسیطرف گئے ہین فقط ایک ابن

خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے اُنکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیا کے مکشوفات پر بھی انکے حق مین جرح کی ہے۔ سو جواب کلام و تصنیف مذکورہ رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے × × × × × × احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین۔ مگر ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابو یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین۔ بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پھر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔ سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتے ہین انکے لئے شواہد و متابعات بھی علیحدہ ہین۔ ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔ کافۂ اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے۔ کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا۔ جو دین کی تائید کریگا۔ عدل ظاہر فرماویگا۔ مسلمان اوسکے تابع ہوجاوینگے۔ اسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہینگے عیسے اوسکے سامنے اوترینگے۔ دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسیکے زمانہ مین ہوگا۔"

پھر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین مہدی موعود کے حالات کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اُسکے باپ کا نام عبد اللہ بیان کیا ہے۔ اور اُسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ دوسرے مقام مین اسکی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب جابر بیان کیا ہے۔ اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ تیسرے مقام مین اسکی نسب (ذات) بیان کی ہے۔ اور کہا ہے نسب انکا یہ ہے کہ اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین "

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب اکثر ان روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے۔ صحیح تسلیم کرتے ہین۔ اس مقام کے اخیر مین جو اس مضمون کی ایک حدیث

ابو داود وغیرہ کی نسبت اُنہون نے کہا ہے کہ اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے۔ اسمین اُنہون نے اصل حدیث کو ضعف نہین کہا۔ بلکہ اسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے۔ اصل حدیث کو وہ ضعیف جانتے۔ تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ کہتے۔ **چوتھے** مقام مین اُنکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے۔ کہ وہ مدینہ ہوگا۔ اور قرطبی سے نقل کیا ہے۔ کہ ملک مغرب ہوگا۔ وہان سے مدینہ آوینگے۔ **پانچوین** مقام مین انکے بیعت کی جگہہ بتائی ہے۔ کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی۔ **چھٹے مقام** مین اُنکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی۔ **ساتوین** مقام مین اُنکا حلیہ بیان کیا ہے۔ **آٹھوین** مقام مین عمر۔ **نوین** مقام مین اُنکا عمل۔ اور ان مقامات مین اُنکی کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور ابو داود) تضعیف کی ہے اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ اور حجج الکرامہ) مین ان احادیث کو صحیح کرنے مین بڑی کوشش کی ہے۔ اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جو ان احادیث کو صحیح نہین مانتے شد و مد سے جواب دیا ہے **گو ان احادیث کے منکرون کے نزدیک وہ جواب لایق تسلیم نہین ہے۔**

پھر **صفحہ ۶۵** مین **ان تیرہ** نشانیون کو بیان کیا ہے۔ جنسے اُنکے اعتقاد مین مہدی پہچانے جاوینگے (۱) انکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کورتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲) اُنکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا۔ جسمین سے یہ آواز آویگی۔ کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکہی شاخ کو زمین مین گاڑینگے وہ سبز ہو جائے گی (۴) لوگ اُنسے نشانی مانگینگے وہ ہاتھ سے اشارہ کرینگے۔ تو چڑیا ہوا سے اُتر کر اُنکے ہاتھ پر آپڑیگی (۵) ایک لشکر اُنکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دھس جائیگا۔ (۶) آسمان سے آواز آئے گی۔ کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے۔ اور امۃ محمدیہ کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنایا ہے۔ تم اُسکے ساتھ ہوجاؤ وہ مہدی ہے (۷)

زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگی۔ (۸) لوگ دلونکے تونگر ہوجانیکے لئے کوئی طالب مال نہ رہیگا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ دینگے۔ (۱۰) طابوت سکینہ غار انطاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے۔ (۱۱) انکے لئے دریا پہٹ جائیگا۔ جیسے بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تہا (۱۲) انکے لئے خراسان کی طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے۔ (۱۳) وہ اور حضرت عیسےؑ ایک جگہہ جمع ہونگے اور حضرت عیسے انکے پیچھے نماز پڑہینگے"۔ اِن نشانیون مین سے بھی مولف اقتراب نے ایک نشانی کا انکار نہین کیا۔ اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان وارد ہین۔ ضعیف و بے اعتبار کہا ہے۔ گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی کے نزدیک [illegible] سمجھے [illegible] محال کا [illegible] ہین۔

نوالصاحب کے اِن بیانات و تصریحات کے ساتھ ہمارے بہائیون کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث آثار و نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سید ہونے مہدی کو ضعیف و بے اعتبار ٹہرانے مین اسلئے کوشش کی ہے کہ مہدی سوڈان مہدی موعود بن سکے۔ اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو۔ نہ مہدی کے نقص پر۔ دروغ محض و صریح ظلم و افترا نہین تو کیا ہے۔

ان حضرات کو اِس دروغ بندی کیوقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۵ مین ہم نوالصاحب کو مہدی موعود کا منتظر و متمنی ٹہرا چکے ہین۔ پہر انکو مہدی موعود کا سوڈان مین موجود ماننے والا کیونکر ٹہرا سکتے ہین۔ اور اِن دونون متناقض الزامون مین سچے کیونکر بن سکتے ہین۔

الحق اُنہون نے برٹش گورنمنٹ کو سکہا شاہی و کرم سنگہی سلطنت سمجہا اور یہ یقین کرلیا کہ ہم جو کچہہ آسمان کو زمین اور رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری کوئی بات رد نہ کریگی۔ مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ [illegible] ات و مغالطات

گوئی اور منصف وزیرک مطلع ہوگا - تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دے گا - دنیا انصاف و حق گوئی سے محض معطل نہین ہے

اس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نوابصاحب نے سنظر چھپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ -

یہ بھی محض دروغ ہے - اس کتاب مین کسی جگہہ سوڈانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے ان جوابات و تقریرات سے کس و ناکس (بشرطیکہ اسکو نوابصاحب سے اور اونکے گروہ اہلحدیث سے عناد نہو) بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انمین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جو مضامین واقعی اس کتاب مین ہین انمین ترغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین - اور اس کتاب کی تالیف و تشہیر ہی اسی غرض سے ہوئی ہے - کہ فرضی مہدی سودانی واقعی مہدی نہین ہے - لوگ ناواقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجھ لین اور اُسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین اور جن لوگون نے اس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے - اُنہون نے سخت دہوکہ کہایا یا دیدہ دانستہ گورنمنٹ کو دہوکہا دینا چاہا ہے -

اسی قسم کی باتین ہمارے بہائی نوابصاحب کی اور کتابون مین بتاتے - اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین انکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طویل جو ان چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے - جو لوگ ہماری اس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سنینگے اُن سے اُمید ہے کہ ان حضرات کی کسی بات سے دہوکہ کہا کر نوابصاحب کو الزام سوم (ترغیب بغاوت) کا محل نہ سمجھینگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اوسکے معزز عہدہ دارون سے (اگر اُنہون نے ان حضرات کے مغالطات سے دہوکہ کہایا ہے) تو

ہم کو کامل امید ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو کمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرماکر اِن باتون کو محض افترا خیال کرینگے۔ اور نوابصاحب کو اِس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجھینگے۔ اِس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین بادب یہ التماس کرنا بھی نامناسب نہین سمجھتے۔ بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحۃ یعنے بھلائی اور خیرخواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نوابصاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہے اِسکا سبب اگر یہی مضامین ہین۔ جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتایا گیا تھا تو درصورت درستی و راستی ہمارے ڈیفنسو (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے۔ اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرلے۔ کہ یہ اعزاز و خطاب نوابصاحب ذاتی استحقاق سے نہ تھا۔ بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی نیکچلالی اور خیرسگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہوچکی ہے) تھا۔ لہذا درصورت بے قصور ہونے نوابصاحب کے جرم بغاوت سے اِس اعزاز و خطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہے۔ تو اِس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے۔ اِسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بپاس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری و مناسب نہین ہے۔ اِس صورت مین بھی گورنمنٹ اِس اعزاز و خطاب کو واپس عطا کرے گو بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نوابصاحب کا

ذاتی فعل ہے۔ اسکی سزا مین اِس اعزاز و خطاب کا (جو بیگم صاحب کی تکلالی و خیر سگالی کی نظر سے اور اُنہی کے اعزاز کے خیال سے تھا۔) **واپس لینا** بلا ضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور **غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہے**۔ جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خود غرض اخبار جنکو نوالصاحب یا ریاست سے عناد ہے اسکو عزت سے دیکھتے ہین۔ آیندہ اختیار

امور مملکت و ملک خسروان دانند۔ ؎ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یہ **نوالصاحب** کیطرف سے عذرات و وجوہات اپیل ہین۔

اَب ہم اپنے بھائیونکی ظالمانہ تجویز کے اِس حصہ کا **ڈیفنس** یا عذرات پیش کرتے ہین جسمین اُنہون نے **تمام گروہ اہلحدیث** پر حملہ کیا اور نوالصاحب کی سزا مین انکو بھی شریک کرنا چاہا ہے۔

اس حصہ مین جو انہون نے بعض اشخاص اہلحدیث کی **نیت پر حملہ کیا** اور یہ کہا ہے کہ "اور ہم مشربان نوالصاحب نے بھی تب ہی سے ممانعت جہادِ گورنمنٹ انگلشیہ مین تحریرین شروع کی ہین جب سے نوالصاحب کا حال گورنمنٹ پر کہلا ہے اور یہ تحریرین بھی دل سے نہین صرف زبان سے ہین" **اسکا جواب** ہم رسالہ نمبر (۱) مین بصفحہ (۲۶) دے چکے ہین۔ اِسمقام مین ہم اِسکے **اس حصہ کا جواب** دیتے ہین جس مین اُنہون نے نوالصاحب کا خیال و مقال (جسکو وہ بزعم خود نوالصاحب کا خیال و مقال سمجھتے ہین) تمام گروہ اہلحدیث کا خیال و مقال قرار دیا ہے۔ و بنا ؔ علیہ اُنہون نے کل گروہ اہلحدیث کو ایسا ہی مستحق سزا کہا ہے۔ جیسا کہ نوالصاحب کو۔

وہ یہ ہے۔

نوالصاحب گو گروہ اہلحدیث مین ایک ممتاز و سربرآوردہ رکن ہین جنکو اپنی قوم مین دنیاوی سرداری کے علاوہ دینی وقعت و امتیاز بھی حاصل ہے۔ مگر وہ اس گروہ کے

اعیان اشخاص مین اُس وقت سے نہین دیکھے جاتے جس وقت سے امت محمدیہ مین پیغمبر علیہ السلام یا جماعت مقلدین مین ائمہ کرام (ابو حنیفہ و شافعی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) دیکھے جاتے ہین۔ بلکہ اس گروہ مین کم سے کم ایک شخص بھی بشرطیکہ وہ کچھ علم و فہم رکھتا ہو امی و جاہل محض نہو جسکا کسی امر مین کچھ اعتبار نہین ہوتا) ایسا نہ نکلیگا۔ جو انکو بمنزلہ پیغمبر یا ہم رتبہ امام مذہب سمجھتا ہوگا۔

اسکا سر و منشاء جسمین کسی منصف مزاج کو شک و تردد کی گنجایش نہین یہ ہے کہ یہ فرقہ اہلحدیث بجز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی صحابی (ابوبکر عمر فاروق علی مرتضے عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین) کسی تابعی (حسن بصری زہری سعید بن المسیب وغیرہ رضوان اللہ علیہم) کسی امام (ابو حنیفہ شافعی مالک احمد بن حنبل رضے اللہ عنہم) کسی صوفی جنید بغدادی شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ رضی اللہ عنہم کسی مولوی زندہ [illegible] اسی گروہ کا نام انکے مخالفون نے لا مذہب و غیر مقلد رکھا ہوا ہے۔ پھر بیچارے نواب صاحب کو (خواہ وہ کیسے ہی اعلے درجہ کمال دینی و دنیوی تک فایز ہون) یہ لوگ کیا جانتے ہین اور انکے ذاتی خیال و مقال کی بلا دلیل تقلید کب کرتے ہین۔ نواب بیچارہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس فرقہ مین کوئی صاحب جو اسوقت مقتدا و پیشوا فرقہ کہلاتے ہین۔ جیسے مسند الوقت شیخ العرب والعجم مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم یا اپنے زمانہ مین کہلا گذرے ہین (جیسے مولانا اسمعیل شہید دہلوی اور مولانا عبد اللہ غزنوی متوفی و مدفون امرتسر) ایسے نہین اور نہ تھے جنکے اتباع انکے مقلد ہون۔

مولانا اسمعیل شہید کے اقوال و افعال پر اسوقت بہت لوگ خواص بلکہ عوام معترض ہین۔ ہمنے ایک مولوی صاحب سے جو امرتسر مین رہتے ہین اپنے کانون سے سُنا ہے (صمتا ان لم تسمعا) کہ مولانا اسمعیل نے جو سکھون سے جہاد کیا تھا وہ جہاد نہ تھا فساد تہا۔"

اور انکی کتاب **صراط مستقیم و منصب امامت** پر اکثر لوگ اس گروہ کے معترض ہین اور ان حالات مقامات سے جو اہل اللہ کے لئے اُنہون نے ثابت کئے ہین صاف منکر

مولانا و شیخنا دہلوی سے اس خاکسار کا (جو آپکے احقر تلامذہ سے ہے) اور علوم دین مین جو **فیض** پایا الہی کی درگاہ سے پایا) مسح جورب مین خلاف ہے آپ سوتے جرابون پر مسح کو پسند نہین کرتے اور خاکسار اسکا مجوز بلکہ عامل ہے۔

شیخ مرحوم غزنوی سے خاکسار کا تاویل صفت معیت مین اختلاف ہے آپ معیت کی علم سے تاویل کرتے تھے خاکسار اسمین تفویض کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱ و ۲) جلد (۸) مین لکہہ چکا ہے۔ جو صاحب عام لوگون مین ہمارے اتباع کہلاتے ہین وہ کئی مسایل مین ہمارے مخالف ہین۔ **اور طرفہ** یہ ہے کہ بعض انمین عامی ہین۔ پھر وہ بلا تکلف کہتے ہین کہ فلان مسئلہ مین ہماری راے مولوی صاحب کے مخالف ہے۔

ایسے لیبرل اور آزاد اور بے قید **فرقہ کی نسبت** یہ کہنا کہ نوابصاحب کا خیال و مقال اس گروہ کے تمام اشخاص کا خیال و مقال ہے۔ کیونکر صحیح و انصاف ہو سکتا ہے۔

ہم کو اپنے علاتی **بہائیون** اہل تقلید پر کمال درجہ کا **افسوس** و تعجب ہے کہ **وہ ہم کو لا مذہب و غیر مقلد** بھی کہتے ہین **پھر اسکے** مخالف **نوابصاحب کا مقلد** اور انکے مذہب کا پیرو بھی بتاتے ہین۔ یہ دو متناقض باتون کا قایل ہونا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بلا لحاظ و ثبوت اس امر کے کہ کوئی فرقہ کسی خاص شخص کا مقلد ہے اس شخص کے قول و فعل کو کل فرقہ کا قول و فعل قرار دینا اور ایک کی بغاوت سے کل فرقہ کو باغی کہنا جائز ہے۔ تو اس الزام سے کوئی شخص کسی فرقہ کا بری نہین ہو سکتا کیونکہ صفحہ ہستی پر ایسی کوئی قوم نہین جسمین کوئی نہ کوئی مفسد و باغی نہو۔ اسکے نظائر اس وقت یوروپ کے مہذب اقوام آیرش وغیرہ مین

بکثرت پائی جاتی ہین - جن کی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۸) مین کر چکے ہین -

ہمارے اس بیان پر شاید ہمارے بہائی یہ **اعتراض** کرین کہ اس گروہ نے تو نواب صاحب کو **مجدد و مجتہد وقت** تسلیم کر لیا ہے پہر ان کے مقلد نواب نہونے کے کیا معنے اور ان کے خیال و مقال سے اس فرقہ کے الگ رہنے کی کیا وجہ - **اس کا جواب یہ ہے** کہ مجتہد تو اس فرقہ کے خواص سے کسینے* نوابصاحب کو نہین کہا - گو بعض اوصاف مجتہدین اور قوت اجتہاد کا انمین پایا جانا تسلیم کیا ہے - اور اگر کسینے اُنکو مجتہد کہا بھی ہے تو ان [illegible] نوابصاحب [illegible] ہونا ثابت نہین ہوتا یہ فرقہ مجتہدین اربعہ و بعض محدثین سابقین (امثال امام بخاری وغیرہ) کو مجتہد مانکر اُنکے مقلد نہ بنے تو نوابصاحب کو مجتہد کہنے سے اُنکے مقلد کیونکر ہوگئے - کہ ان کے افعال و اقوال اُن کے افعال اقوال ہوسکین -

ہان نوابصاحب کو اس فرقہ کے بعض اشخاص نے **مجدد** ضرور تسلیم کر لیا ہے - اور سب سے پہلے جس نے یہ لقب اُن کے لئے تجویز کیا ہے وہ یہی خاکسار ایڈیٹر ہے - مگر کسیکو مجدد تسلیم کرنے سے اسکا مقلد بن جانا کسیکے وہم و خیال مین نہین آتا - مجدد ہونا بعض ایسے معنے بھی رکھتا ہے جس مین اجتہاد و تقلید کا دخل ہی نہین - جیسے صوفیون اور زاہدون کا مجدد ہونا و علےٰ ہذا القیاس -

---

* ہماری اس کلام سے وہ خواص مستثنےٰ و خارج ہین - جن کو نوابصاحب سے کوئی خاص تعلق ملازمت وغیرہ رہا ہے - اور اُنہون نے آپکی کتب مطبوعہ کی تقریظات و تواریخ طبع مین آپ کو مجتہد کہا ہے -

ہم نے نوابصاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدّد کہا ہے

ایک یہ کہ اُن سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابین تصانیف سلف مختلف علوم مین اُنہون نے بصرف زر چھپوا کر ملکون مین شایع کی ہین۔ اور بعض کتابین تصانیف سلف سے ملخص کر کے اُنہون نے خود بھی بنائی اور چھپوائی ہین۔

دوسری وصف۔ بعض مراسم اسلام کو زندہ کرنا۔ اور بعض رسوم بد کو مٹانا جنکی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین ہو چکی ہے۔ اِن دونو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ مین ہم نے اِن کو مجدد نہین کہا۔ اور **اِن دونو اوصاف** مین مجدد ہونے سے انکا **مجتہد ہونا لازم نہین آتا**۔ چہ جاے لوگون کا انکا مقلد ہونا۔

اس جواب کو بنظر انصاف پڑہنے سے امید ہے ہمارے بھائی اپنے اعتراض کو واپس لینگے۔ اور اس فرقہ کے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہینگے۔ اور انکے خیال ومقال کو انکا خیال ومقال قرار دینگے۔

گورنمنٹ نے اگر ہمارے بھائیون کی اسبات سے **دہوکا کہایا** اور انکی تجویز سزا پرعمل کرنا چاہا ہے (چنانچہ فی الحال ہندوستان وپنجاب کے فرضی وہابیون کی مردم شماری کے حکم سے۔ جسکا ذکر مشیر قیصر لکھنو۔ علیم الاخبار کلکتہ وغیرہ اخبارون مین ہوا ہے مفہوم ہوتا ہے) تو از راہ عطوفت خسروانہ ومعدلت شاہانہ وہ **اس دہوکہ** سے بچے اور اُنکی تجویز کو معرض قبول مین جگہہ نہ دے نوابصاحب کے خیال کو (اگر گورنمنٹ اسکو بُراہی سمجھتی ہے) ہندوستان وپنجاب کے کسی اہلحدیث کا خیال نہ سمجھے۔ خصوصاً اِن لوگون کا جن کی وفاداری کا وہ نازک وقتون مین امتحان کر چکی ہے اور اِن کو خیرخواہی وفاداری کا سارٹیفکیٹ

دی چکی ہے۔

اِس مضمون کا اصلی باعث تحریر اسی امر کا جتانا ہے۔ نوابصاحب کی تائید مین جو کچھ اِس مضمون مین لکھا گیا ہے۔ وہ تبعًا ہے اور اس غرض سے کہ اُن کے سبب سے کل قوم ناحق بدنام نہو۔

اب ہم اِس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اپنی بیدار مغز گورنمنٹ سے امید رکھتے ہین کہ وہ پوری توجہ و انصاف سے اسکو ملاحظہ فرمائیگی اور داد حق دیگی۔

ناظرین و مناظرین معاصرین کی خدمت مین

التماس

ہم مضمون مین ہمنے اپنے خیال مین نہایت راست بازی و آزادی و غیر طرفداری سے نوابصاحب بھوپال اور اِنکے گروہ اہلحدیث کی الزام بغاوتِ گورنمنٹ سے برارت کی ہے۔ لہذا جو ہمعصر و اہل نظر ہمارے اس ادعا و خیال سے متفق ہون وہ اپنے اخبارون وغیرہ تحریرون مین اِس مضمون کی بڑی جوش کے ساتھ تائید کرین اور جنکو ہمین نار استی و ناواجب رعایت کا شبہ ہو وہ بلا لحاظ و بے تکلف اِس مضمون کے ناراست باتو نپر نکتہ چینی کر کے ہم کو اسپر مطلع کرین۔ ہم انکی نکتہ چینی کو انصاف پر مبنی پائینگے تو بڑے مسرت و ممنونی کے ساتھ اپنی خیال سے رجوع کر کے انکے ساتھ ہو جائینگے۔ اور اگر اسمین غلطی یا خطا پر متنبہ ہونگے۔ تو بڑے ادب کے ساتھ اس غلطی پر ان حضرات کو متنبہ کرینگے۔ ہمارا مقصود اِس مضمون کی تحریر سے حق پرستی ہے نہ قوم پرستی یا سخن پروری انصاف کے ساتھ سلطنت و رعایا مین اقامت رابطہ اتحاد دیکھنی ہے نہ سلطنت یا رعایا کو دہوکہ دہی۔ لہذا ہم حق و انصاف کے ساتھ ہین۔ جہان ہوا ور جسکی پاس ہو۔ ہم ناحق و خلاف انصاف کے مخالف ہین خواہ کسیکی جانب ہو۔ واللہ الموفق۔

بقیہ مضمون

بُغض و تہاجر

(جو نمبر ۱۲ جلد ۸ سے شروع ہے)

تمسک احادیث و آثار مین اہل نا بغض کی غلطی کا بیان

پانچوین حدیث (الحب للہ والبغض للہ) مین ان حضرات سے (علاوہ اس غلطی کے جو نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۶۲ بیان ہوئی ہے) ایک غلطی یا مغالطہ وہی یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک بدہی کی نظر سے دست آویز جزو دوم حدیث مذکور ایک شخص جس سے انکی کوئی ذاتی غرض نہو

عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی (صحیح بخاری صفحہ ۹۷۴)

اور جو صحیحین کی حدیث کوثر مین آیا ہے کہ میری امت کے بعضے لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے پہر وہ ہٹائے جاینگے - مین کہونگا - کہ یہ تو میرے لوگ ہین - اسکے جواب مین کہا جائیگا تو نہین جانتا انہون نے تیرے پیچھے کیا کچھ نکالا - پھر مین بھی کہونگا دور ہون جنھون نے میرے پیچھے تبدیلی کی -

یہ بھی حبط اعمال مین نص نہین ہے اسمین اول تو مسلمان اہل بدعت کا مراد ہونا متعین و متیقن نہین کیونکہ علما کے اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ اسمین مسلمان اہل بدعت مراد ہین دوسرا یہ کہ منافقین مراد ہین - تیسرا یہ کہ اسمین وہ لوگ مراد ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوگئے تھے -

امام نووی فرماتے ہین - قاضی عیاض نے کہا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول

بغض کرتے ہین اور اسکے کسی نیکی کے خیال سے بنظر جزء اول حدیث مذکور اسکو لائق حب نہین سمجھتے - اور اسی بدی بلکہ اس سے بڑھکر برائی کی نظر سے دوسرے شخص سے (جس سے انکی کوئی ذاتی غرض متعلق ہو) بلحاظ جزء دوم حدیث مذکور للہ بغض نہین کرتے -

قال القاضی هذا دلیل لصحة تاویل من تاول انهم اهل الردة ولهذا قال فیهم سحقا سحقا ولا یقول ذلک فی مذنبی الامة بل یشفع لهم ویهتم لامرهم قال وقیل هؤلاء صنفان احدهما عصاة مرتدون عن الاستقامة لا عن الاسلام وهؤلاء مبدلون للاعمال الصالحة بالسیئة والثانی مرتدون الی الکفر حقیقة ناکصون علی اعقابهم واسم التبدیل یشمل الصنفین (شرح صحیح مسلم صـ ۲۵۲ جلد ۲)

دُور ہون اس امر کا مؤید ہے - کہ ان لوگون سے مرتد مراد ہین کیونکہ آنحضرتؐ نے انکے حق مین لفظ دُور ہون دور ہون فرمایا ہے یہ لفظ آپ اپنی امت کے گنہگارونکے حق مین نفرمائینگے بلکہ انکے لئے غم کھائینگے - قاضی عیاض نے فرمایا ہے - کہ بعض علما کا یہ قول ہے کہ وہ تو [illegible] گنہگار جو استقامت سے پھرگئے ہون - دوسرے مرتد جو اسلام سے پھرگئے ہون تبدیلی دونون قسم کو شامل ہے

اور قسطلانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ دُور ہون جنہون نے میرے بعد تبدیلی کی - اس سے یہ مراد ہے کہ انہون نے دین کو بدل دیا ہو مرتد ہو گئے کیونکہ یہ لفظ دُور ہون آپ اپنی امت کے گنہگارون کے حق مین نہ کہینگے - بلکہ انکی شفاعت کرینگے اور انکے حال پر غمناک ہونگے -

(لمن غیر بعدی) ای دینه لانه لا یقول فی العصاة بغیر الکفر سحقا سحقا بل یشفع لهم ویهتم بامرهم کما لا یخفی (قسطلانی جلد نہم صـ ۲۷۵)

اور اگر فرض کرین اور مان لین کہ اس حدیث مین مسلمان اہل بدعت ہی مراد ہین تو بھی اسمین انکے حبط ایمان یا اعمال کا کچھ ذکر نہین ہے ہے تو یہی ہے کہ وہ حوض کوثر سے محروم رہینگے - اور یہ سزا ایسی ہے جسمین عام گنہگار مسرف ظالم (سنی یا اہلحدیث کیون نہون)

اور اسکی کوئی نہ کوئی نیکی پیش نظر رکھکر بدست آویز جزاول حدیث مذکور اس سے بعد محبت کرنیکے مدعی ہوتے ہین۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکی حب و بغض انکی نفسانی اور ذاتی اغراض کی تابع ہے۔ اور یہ اسباب مین انکا حدیث سے تمسک و استدلال غلطی یا مغالطہ دہی ہے۔

درحقیقت وہ اس حدیث کی جزاول یا دوم کے پیرو ہوتے تو اس حب یا بغض مین وہ سبھی اشخاص سے مساوات عمل مین لاتے۔

وکذلك الظلمة المسرفون فی الجور والظلم (قسطلانی صـ۲۷۹ جلد ۹)	بہی شامل ہین چنانچہ قسطلانی نے شرح بخاری مین بصفحہ ۲۷۹ ذکر کیا ہے

بعض عوام گروہ اہل حدیث اہل بدعت کے ایمان و اعمال کے باطل و بیکار رہنے پر یہی دلیل پیش کرتے ہین کہ اس زمانہ کے اہل بدعت [illegible] ہوتے ہین۔ اور شرکیات کے علاوہ شرک تقلید انمین ایسا جاری و ساری ہے کہ اس سے کوئی بدعتی نہین بچ سکا اور مشرکین کے اعمال کا باطل و بیکار ہونا صریح نص قرآن سے ثابت ہے۔

اِن بیچارون نے بہی اس دلیل مین دہوکا کہایا اور اونکو کسی نے یہ نہین سمجہایا۔ کہ شرک بہی (کفر کی طرح جسکی تفصیل تقسیم مضمون کفر و کافر مین بضمن نمبر ۱ جلد ۴ رسالہ ہو چکی ہے) دو قسم ہوتا ہے اِعتقادی جو حقیقی شرک ہے اور عملی جو حکمی شرک ہے یعنی مشرکون کا عمل اور گناہ ہونے مین شرک کی مثل ہو۔ یہ اُس کا مرتکب مشرک خارج از ملت نہین کہلاتا۔ اِس کی مثال نماز کو

اقیموا الصلوٰة ولاتکونوا من المشرکین سورۂ روم رکوع ۴	ترک کرنا ہے جسکو خداے تعالےٰ نے قرآن مین مشرکون کا کام ٹہرایا ہے۔

و معہذا کوئی اہل علم تارک الصلوٰة کو مشرک نہین کہتا۔ گو اُسکے کافر کہنے مین بعض اہل علم کا اختلاف ہے۔

چھٹی حدیث سے تمسک کرنے مین ان حضرات سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے محل تغییر و انکار جسکا اس حدیث مین حکم ہے اس شخص کو سمجھ لیا ہے جسمین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاے اور اس حدیث مین محل تغییر و انکار اس امر کو ٹھرایا گیا ہے جو لائق انکار ہے اس حدیث کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ جو شخص کوئی

ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادًا یحبونهم کحب الله والذین امنوا اشد حبًا لله (سورۃ البقرہ رکوع ۲۰)

دوسری مثال محبت خدا کی مثل کسی سے محبت کرنا جسکو قرآن مین صاف صاف مشرک کہا ہے پھر کوئی ان مسلمانون کو جو اہل سنت اور اہل حدیث کہلا کر بیوی اور بیٹون کے ساتھہ خدا سے بڑھکر محبت کرتے ہین بیوی بیٹون کے ناجائز فرمائشون کے مقابلہ مین حکم خدا اور رسول پر عمل نہین کرتے گو آمین و رفع الیدین پر لڑنے مرنے کو تیار ہوجاتے ہین خارج از ملت نہین کہتا

تیسری مثال [illegible] غیر خدا کی قسم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے مشرک بتایا ہے

من حلف لغیر الله فقد اشرک (ترمذی [illegible])

پھر کوئی غیر خدا کی قسم کہانے والا مشرک خارج از ملت نہین کہلاتا

چوتھی مثال کسی عمل مین ریا کرنا ہے جسکی ادنے مقدار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان یسیر الریاء شرک (   )

شرک ٹھرایا ہے اور اس سے شاید ہزار مسلمان سے (موحد متبع سنت کیون نہ کہلاتے ہون) ایک ہی بری ہوگا پھر کوئی شخص ریاکار کو مشرک خارج از ملت نہین ٹھراتا اور نہ ریا سے توبہ کے بعد تجدید نکاح کا حکم دیتا ہے اس قسم کی صدہا مثالین ہین جنکی تفصیل مین بہت تطویل ہے

امام ابو عیسی ترمذی نے قسم غیر اللہ کی مشرک ہونے کی حدیث نقل کرکے فرمایا ہے کہ اس

تفسیر هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان قوله فقد کفر او اشرک علی التغلیظ والحجة فی ذلک حدیث ابن عمر

حدیث کی تفسیر مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ قسم غیر خدا کو شرک و کفر کہنا بطور تغلیظ (تشدید) ہے یعنی آنحضرت نے اس فعل سے سختی کے ساتھہ روکنے

امر لائق انکار دیکھے وہ اس امر کو ہاتھ سے ہٹاوے یہہ طاقت نہو تو زبان سے یہ طاقت نہو
ول سے اس امر کو بُرا سمجھے۔

ان حضرات نے اس امر کی جگہ اس شخص کو دہر لیا ہی اور تینون درجہ تغییر و انکار کا اسیکو نشانہ

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ وھذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الریاء شرک وقد فسر بعض اہل العلم ھذہ الایة فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا الایة قال لا یرائی

(جامع ترمذی ص۱۹۵)

کے لیے یہ حکم فرمایا ہے حقیقةً یہ قسم کفر و شرک نہین ہی اسپر دلیل یہ حدیث ہی کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کہاتے ہوئے سنا تو اُنکو اس قسم سے منع کر دیا (یعنے انکو مشرک قرار دیکر تجدید نکاح و ایمان کا حکم نہ دیا) اور یہہ حدیث کہ جو لات اور عزے کی قسم کہائی وہ پہر لا الہ الا اللہ کہے (جسمین تلفظ کفر کا لفظی تدارک بتایا اور حکم کفر کو جاری نفرمایا) اس کی مثال ہے آنحضرتؐ کا یہہ ارشاد ہی جسکو بعض اہل علم نے خدا تعالی کے اس قول سے کہ جو شخص خدا سے ملنے کی امید رکھے وہ اچھے عمل کرے اور خدا کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے" مراد ٹہرایا

اور اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ شرک نکرے (یعنی مسہو کوئی مسلمان ریاکار گو مشرک خارج از ملت نہین ٹہرایا)

ناقل (خاکسار ایڈیٹر) کہتا ہے' ممنوع و گناہ اور عملی و حکمی شرک بہی وہ قسم ہے جو ارادةً ہو اور اس مین غیر خدا کی (جسکی قسم کہائی جائے) تعظیم مد نظر ہو۔

اور اگر یہہ قسم بلا ارادہ محض عادةً کسیکے مُنہ سے نکلجائے تو یہہ گناہ اور حکمی شرک نہین ہے۔ ایسی قسم عادةً و بے ارادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بہی نکل گئی ہی جسکو کوئی گناہ او شرک عملی نہین کہہ سکتا۔

جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقة اعظم اجرا فقال اما وابیک لتنبأنہ ان تصدق وانت صحیح شحیح (صحیح مسلم ص۳۳۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکشخص نے افضل صدقہ کا سوال کیا آپنے اس کے باپ کی قسم کہاکر جواب دیا کہ افضل صدقہ وہ ہے

ٹھہرایا ہے۔ اور یہہ خیال نہین فرمایا کہ اسحدیث مین اس شخص کا (جسکو نیا سمجھنا ہم اس حدیث سے نکالتے ہین) کہان ذکر ہے۔ اور اگر لفظ سکرہ سے وہ شخص مراد ہو سکتا ہے تو پھر ہاتھ سے اُسکی تغیر و تبدیل (جو اول درجہ ایمان ہے) کیونکر ممکن ہے۔

جسکو تیرحالت صحت حاجت مین خیرات کرے۔

اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قد یقال حلف بابیہ وقد نهی عن الحلف بغیر الله وعن الحلف بالآباء والجواب ان النهی عن الیمین بغیر الله لمن تعمدہ وهذه اللفظة الواقعة فی حدیث تجری علی اللسان من غیر تعمد ... یمینا ولا منهیا عنها (شرح صحیح مسلم جلد ا ص ۳۳)

اُسکے باپ کی قسم کھائی اور غیر اللہ اور باپون کی قسم سے ممانعت بھی آچکی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ممنوع وہ قسم ہے جو ارادہ سے ہو اور یہ لفظ بلا ارادہ زبان پر وارد ہوا ہے لہذا یہ قسم نہین ہے ... اور نہ ممنوع ہے۔

ان احادیث اور انکی شروح کی عبارت ہمارے وہ حامی بھائی اہل حدیث (جو اس زمانہ کے مبتدعین کو تقلید وغیرہ شرکیات عملیہ کے سبب مشرک بھی جانتے ہین) غور سے پڑھین یا کسی سے پڑھوا کر سنین ان احادیث سے صاف ثابت ہے کہ شرک دو قسم ہے اعتقادی جو حقیقۃً شرک ہے اور عملی جو حکماً شرک ہے اور ملت اسلام سے خروج اور حبط اعمال صرف قسم اول کا لازمہ ہے نہ قسم دوم کا۔ اسی قسم (دوم) شرک سے اکثر اہل بدعت زمانہ حال کے شرکیات ہین اور خاص کر تقلید بمقابلہ نصوص (جسکو ہمارے اور اکثر سلف و خلف کی تالیفات مین شرک سے تعبیر کیا گیا ہے) بھی اسی قسم کا شرک* ہے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا اور نہ اسپر کوئی دلیل پیش کر سکتا ہے کہ جو لوگ نص کے مقابلہ مین ائمہ کی تقلید کرتے ہین وہ مشرک خارج از ملت ہین۔ بالجملہ ایسی کوئی دلیل (آیۃ قرآنی یا حدیث نبوی) نہین ہے جس سے یہ امر ثابت ہو کہ اہل بدعت کا

---

* اس قسم کا شرک بھی وہی تقلید بمقابلہ نصوص ہے جسمین نص کی صحت مقلد کو ثابت ہو اور اسکے ظاہری

شاید اُنکی اس غلط فہمی کا منشا یہہ ہو کہ جب کسی شخص مین کوئی امر منکر پایا گیا تو
اس امر کے سبب وہ خود منکر (لائق انکار) ہوگیا - کیونکہ قیام مبدء حمل مشتق کا
موجب ہوتا ہے گو اس حدیث مین لفظ منکر سے وہ شخص مراد نہو -

(اعتقادی بدعتی ہون خواہ عملی) ایمان و اسلام وغیرہ اعمال وحسنات سبھی حبط ہوجاتی
ہین - اور عقیدہ یا عمل بدعت کے ساتھہ کوئی عمل مقبول نہین ہے -

لہذا مولانا مرحوم کی کلام کا وہی مطلب ہے جو ہم بیان کرچکے ہین کہ اسمین خاصکر
عمل مبتدع کا حبط ہونا مراد ہے نہ جملہ اعمال وحسنات کا حبط ہونا - اس نوٹ کو ہرگز
امید ہے ہمارے منصف مزاج عینی بھائی اہل حدیث اپنے زمانہ کے مرتکبین بدعات کی
تکفیر سے باز آئینگے جسکا نتیجہ انشاء اللہ تعالی یہہ نکلیگا کہ وہ بھی انکو وہابی کہنے اور کافر مرتد
[illegible] مقصود ہے اور [illegible] خاصکر اپنے [illegible] بھائیون
کی صیانت وحمایت مدنظر ہے - آج کل جسقدر ان بیچارون پر تشدد وظلم ہورہا ہے کہ
وہ عام اہل اسلام کی مسجدون سے نکالے جاتے ہین اور انہین اپنے شعار مذہبی ادا کرنیکے
مجاز نہین ہوتے اور بہت جگہ وہ ان افعال کے سبب مار بھی کہاتے ہین - یہہ اسی باہمی تکفیر کا نتیجہ
ہے - یہہ تکفیر بے پیر دور ہو جاوے تو یہہ سب تشددات ومظالم بھی موقوف یا کم ہوجا دین -

یالیت قومی یعلمون

معلوم ومتیقن ہون - پھر وہ ہٹ دہرمی سے تقلید پر اڑے اور حدیث پر عمل نکرے - نہ وہ تقلید
بمقابلہ نصوص جسمین نص کی صحت مین مقلد کو اشتباہ ہو یا اس کے ظاہری معنے مین شبہ ہو یا یہہ
اسمین نسخ یا تاویل کا اعتقاد رکھتا ہو اس قسم کی تقلید بمقابلہ نصوص صحابہ و تابعین تک پائی گئی ہے
جسکو کوئی مسلمان شرک نہین کہہ سکتا - اس اجمال کی تفصیل حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۴۷ - ۱۵۹ - ۱۵۲
وغیرہ اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد اول کے صفحہ ۵۲ و ۵۳ و نہایت ۵۸ سے صفحہ ۶۲ و صفحہ
۲۲۳ و ۲۴۹ و نہایت ۲۸۶ وغیرہ مین ہے -   (نوٹ پر نوٹ)

اسمین بہی ان حضرات نے غلطی کہائی اور اس امر کی طرف توجہ نہین فرمائی کہ جس شخص مین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاتا ہے اسمین بہت سے امور معروف (جنکو شرع پسند کرتی ہے) بہی پائے جاتے ہین - پہر کوئی وجہ نہین کہ اس ایک امر منکر کی نظر سے اس شخص کو منکر (برا) سمجہین اور ان بہت سی امور معروفہ کی نظر سے اسکو معروف (پسندیدہ) خیال نکرین - یہہ ترجیح مرجوح ہی جو شرعًا و عرفًا و عقلًا جائز نہین -

تشریح و تمثیل

ہماری اس تقریر کو شاید عوام ناظرین نہ سمجہین انکی خاطر سے ہم ایک مثال دیکر اسکی تشریح کرتے ہین -

ایک شخص مسلمان ہے پانچون وقت نماز پڑہتا ہے روزہ رکہتا ہے زکوۃ دیتا ہے حج کعبہ بہی کرتا ہے مگر اپنی بیٹی کی شادی [illegible] بدعت یا کوئی رسم [illegible] سے ہمارے دیندار بہائی اس ایک بدعت یا رسم بد کی نظر سے کلی بغض اختیار کرتے ہین اور اسکی کسی نیکی نماز روزہ حج زکوۃ کی نظر سے اسکو محبت کی لائق نہین سمجہے - اور پہر اس حدیث سے متمسک ہوکر کہتے ہین کہ اس حدیث مین ایسے شخص سے دلی بغض رکہنے کا حکم ہے اگر ہاتہہ یا زبان سے اسکو روکنے کی طاقت نہو اور وہ سمجہتے ہین کہ جب اس نے امر منکر بدعت یا گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ بذاتِ خود بغض و انکار کی لائق ہوگیا -

اسمین ایک غلطی ان حضرات سے یہہ ہوئی ہے کہ حدیث مین اس فعل بد پر تغیر و انکار متوجہ کرنیکا حکم تہا انھون نے اس شخص پر جسمین وہ فعل پایا جاتا ہے تغیر و انکار متوجہ فرمایا اور اس شخص سے بغض اختیار کیا -

دوسری غلطی یہہ ہے کہ اس شخص کو ایک بدعت یا گناہ کی نظر سے بد قرار دیا - اسکی اور حسنات و قربات اسلام نماز روزہ حج زکوۃ کا لحاظ فرماکر اسکو نیک کردار مومن نہ سمجہا -

اور ان سب نصوص آیات و احادیث کو جنمین مومنون نمازیون حاجیون وغیرہ اہل خیرات

سے حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اور اُس حدیث مین نہ یہہ تصریح ہے نہ اُس سے مفہوم و مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی امر منکر کا مرتکب ہو تو اسکی ذات اور شخص سے بغض و تغییر و انکار اختیار کرین اور اس بدی (بدعت یا رسم بد) کے مقابلہ مین اسکی کوئی نیکی حساب مین نہ لاوین۔ اور نہ اس نیکی کے سبب اس سے محبت کرین۔ بلکہ اُس حدیث سے بانضمام دوسری آیات و احادیث صاف ثابت ہے کہ صرف اُس امر بد کو بُرا سمجھین نہ اس شخص کو جسمین وہ امر بد پایا جائے اس سے بغض یا بُرائی کی نظر کرین تو اسیقدر جسقدر بغض و برائی اس کلام مین پائی جاتی ہے اُس کے سوا جسقدر حسنات و خیرات اس شخص مین پائی جاتی ہین انکی نظر سے اس شخص کو اچھا سمجھین اور بقدر اِن حسنات و خیرات کے اس سے محبت رکھین۔

اس حدیث کے خاتمہ پر جو ارشاد ہوا ہے کہ دل سے بدی کو بُرا جاننا ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے اسکے بعد یا اسکے سوا رائی برابر ایمان نہین رہتا اسکا مطلب سمجھنے مین ہمارے بعض اہل حدیث بھائیون نے (جو رات دن قرآن و حدیث کی الفاظ خوانی و اوراق گردانی مین لگے رہتے ہین) ایک اور غلطی کھائی۔ اسکو ہم اس مقام مین اس غرض سے بیان کرتے ہین کہ انکے معتقدین انکے اس فہم و علم پر انکے "بغض وتہاجر" کا (جسمین وہ سب مسلمانون سے پیش قدم ہین) قیاس کرین اور انکی تقلید سے بچین۔ وہ یہہ سمجھتے ہین کہ اس کلام مین آنحضرتؐ نے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے والے اشخاص کو ضعف الایمان کہا اور فاسق ٹھہرایا ہے جسکے بعد بجز کافر ہونے کے اور کوئی درجہ نہین ہے۔

اور اس خیال سے وہ باوجود عدم استطاعت دستی و زبانی کے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے پر اکتفا نہین کرتے۔ جسم و زبان کو بھی اس مین جاری و شامل رکھتے ہین اور یہہ انکی کھلم کھلی غلطی ہے اس کلام مین کسی شخص کو اضعف الایمان یا فاسق نہین کہا بلکہ درصورت عدم استطاعت دستی و زبانی دلی انکار

وکراہت کو ایمان کا ادنیٰ درجہ ٹھہرایا ہے جو عین طاعت ہے نہ فسق ومعصیت - اور
اسی طاعت کے پائے نہ جانے پر رائی برابر ایمان نہ رہنے کا ڈر سنایا ہے - اور
اس کلام کے جملہ وَذٰلِكَ اَضعَفُ الایمان مین لفظ "ذٰلک" کا اشارہ دلی تغییر وانکار کی
طرف ہے نہ کسی شخص کی جانب - اور لفظ "اَضعَفُ الایمان" سے ایمان کا ادنیٰ درجہ
مراد ہے جو عین طاعت ہے نہ کوئی شخص جسکا ایمان اسکے گناہ وفسق کے سبب
ضعیف ہوگیا ہو -

افسوس اس فہم پردہ لوگ اپنے آپ کو دوسرون کی ہدایت یا مشورت سے مستغنی
سمجھتے ہین اور اُنکے اتباع بھی انکو بذات خود ہادی ومُہدی خیال کرتے ہین -
اور انکے منفردہ خیالات ومقالات کی تائید وتسلیم نہین چھوڑتے -

[illegible] ات سے وہی غلطی
ہوئی ہے جو احادیث نبویہ سے تمسک کرنے مین ہوئی ہے جسکی تفصیل نمبر ۱۲
جلد ۹ مین صفحہ ۲۸۵ سے ۴۰۳ تک اور اس نمبر مین بصفحہ (۸۰) وغیرہ ہو چکی ہے
اسکی مختصر تقریر ان آثار کے متعلق یون ہوسکتی ہے کہ صحابہ وتابعین نے بعض امور
منکرہ کے سبب ان امور کے مرتکبین اہل اسلام سے صرف ظاہری ترک کلامی
کی ہر نہ دلی بغضِ کُلّی - اُنکے دلون مین انکا ایسا بُغض نہ تھا کہ وہ اِن امور کے سبب
اُنکو حب لِلّٰہ کی لائق ہی نہ سمجھتے - اور اُنسے سلام وکلام جائز نہ جانتے اور اِن امور کے
مقابلہ مین انکی کسی نیکی ایمان واسلام ونماز وروزہ وغیرہ کو لائق حب واعتبار و
شمار نہ جانتے انکو محض باطل وبیکار سمجھتے - اُنکے دلون مین بُغض تہا تو اسی امر کا تھا
جسکو وہ بُرا جانتے تھے اور اوسیقدر جسقدر اس امر مین بُرائی پائی جاتی تھی نہ ان
لوگون کی ذات واشخاص سے اور نہ اسقدر جسقدر ایک کافر خارج از ملت فاقد
جمیع حسنات وخیرات کا بغض انکے دلون مین ہوتا تھا - وہ جیسے اُن لوگون سے

بنظر کسی فعل یا اعتقاد بد کے بغض رکھتے اور انکو برا جانتے - ویسی ہی ان لوگون سے بنظر انکے ایمان و اسلام وغیرہ حسنات وخیرات کی للہ محبّت رکھتے اور انکو اچھا جانتے - گو اس محبت اور حسن اعتقادی کا اظہار وہ اس مصلحت و دور اندیشی سے نکرتے کہ ان لوگون یا انکے ملنے والون کو ترک کلامی سے عبرت وہدایت وخوف پیدا ہو اور وہ امر منکر کو ترک کر دین - اس نظر سے انکی مہاجرت و ترک کلامی عین محبت تھی نہ عداوت -

علاوہ برین ان ہی آثار کی نسبت یہہ بات بھی کہی جاسکتی ہی - کہ صحابہ و تابعین کے ان خشمناک افعال مین بیقدر بشریت وخطأ اجتہادی کا بھی دخل تھا - لہذا یہ افعال لائق تمسک و اقتدا نہین ہین -

کون مسلمان اہل علم بشرطیکہ کچھ فہم بھی رکھتا ہو محض لٹّھ بھجنگ* نہو یہہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت عائشہ کا ابن زبیر سے صرف اس امر پر کہ انھون نے انکے بیجا تصرفات و مالی اختیارات کو بند کرنا چاہا تھا - ترک کلامی کرنا بشریت و نفسانیت سے خالی تھا -

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کے اس فعل مہاجرت کی نسبت حضرت ابن الزبیرؓ نے فرمایا تھا کہ یہہ فعل حلال نہین ہے - اور حضرت عائشہؓ نے خود بھی اس فعل سے رجوع کیا اور قسم کا کفارہ دیا تھا -

چنانچہ صحیح بخاری میں اسی حدیث منقول سابق کے اخیر مین ہے - حضرت

فقالت لا واللہ لا اشفع فیہ ابدًا ولا اتحنث الی نذری فلما طال ذلك علی ابن الزبیر کلم المسور بن مخرمۃ و عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث وھما من بنی زھرۃ وقال لھما انشد کما	عائشہؓ نے کہا بخدا مین ابن الزبیر کے حقمین کسیکی سفارش نہ مانونگی - اور اپنی قسم کو نہ توڑونگی - جب اس امر نے طول کھینچا تو حضرت ابن الزبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود سے جو بنی زہرہ قبیلے سے تھے کہا

* یہہ ہندی الفاظ سے عربی بنائی گئی ہے یعنی وہ کچھ نہ جانتے بوجھنے والا نہو -

لما ادخلتماني على عائشة فانها لا يحل لها
ان تنذر قطيعتي فاقبل به المسور و
عبد الرحمن مشتملين باردیتهما حتى استاذنا
على عائشةؓ فقال السلام عليك ورحمة
الله وبركاته اندخل قالت عائشةؓ
ادخلوا قالوا كلنا قالت نعم ادخلوا
كلكم ولا تعلم ان معهما ابن الزبير فلما
دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق
عائشةؓ فطفق يناشدها ويبكي وطفق
المسور وعبد الرحمن يناشدانها الا ما
كلمته وقبلت منه ويقولان ان النبي
صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت من
الهجرة فانه لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث ليال فلما اكثروا على عائشةؓ
من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما
وتبكي وتقول اني نذرت والنذر شديد
فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير و
اعتقت في نذرها ذلك اربعين رقبة
وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي
حتى تبل دموعها خمارها

(صحیح بخاری ۸۹۷ جلد ۲)

مین تمسے خدا کا نام لیکر سائل ہون - کہ تم مجھے
حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچا دو کیونکہ انکو مجھسے
قطع رحمی پر قسم کہانا حلال نہین ہے مسور اور
عبدالرحمن حضرت عائشہؓ کے گھر پہنچے - اور بعد
سلام اجازت کے خواستگار ہوئے حضرت
عائشہؓ نے گھر مین آنیکا اذن دیا - تو وہ بولے
کیا ہم سبھی آجائین - حضرتؓ نے کہدیا کہ ہان
سبھی آجائین - اور آپکو یہہ علم نہ تھا کہ ابن الزبیر
بھی انکے ساتھ ہین - جب وہ سب آپ کے
گھر مین داخل ہوئے - توحضرت ابن الزبیرؓ
حضرت عائشہؓ کے (جو انکی حقیقی خالہ تھین)
پاس پردہ مین داخل ہوئے - اور انکو گلے
سے لگا کر رونے لگے - اور معافی قصور کے
سائل ہوئے - اور مسور اور عبدالرحمن سفارشی
ہوئے - اور یہہ کہتے رہے - کہ کیا آپ کو (ای
ام المؤمنین) یہہ معلوم نہین ہے - کہ آنحضرتؐ نے
مہاجرت سے منع کیا - اور یہہ فرمایا ہے - کہ کسی
مسلمان کو حلال نہین ہے - کہ تین شب سے اوپر اپنے
بھائی سے ترک کلامی کرے - جب اونہون نے
اس باب مین بہت کچھ کہا - تو حضرت عائشہؓ نے
اپنی نذر (قسم) کا عذر کیا - وہ اسی بات پر مصر رہیں

یہانتک کہ حضرت عائشہؓ حضرت ابن الزبیر سے بول پڑین - اور اپنی قسم کے بدلے چالیس غلام کی گردنین آزاد کین - اس کفارہ پر بھی جب وہ اپنی قسم کو یاد کرتین - روتی تھین یہانتک کہ اونکی اوڑہنی آنسوؤنسے بھیگ جاتی“

اسی قسم کی گفتگو بقیہ آثار مین ہوسکتی ہے مگر خوف تطویل اسکی تفصیل کی اجازت نہین دیتا۔

اب ہم اپنے بیان کے (جہان حضرات کی تغلیط مین ہوا ہے) تائید کے مقام مین کھڑے ہوتے ہین - اور آیات واحادیث وآثار متمسک بہا ان حضرت کے مقابلہ مین ان آیات واحادیث وآثار کو پیش کرتے ہین جنمین عموماً اہل اسلام سے (اہل فسق ومعاصی کیون نہون) ترحم ومحبت کرنے اور رفق وعفو وملاطفت سے پیش [illegible] ساتھ انکے ایمان و اسلام کے باقی رہنے کا ثبوت ہی۔

(مقام تائید بیان اغلاط حضرات مجوزین تباغض اہل اسلام)

ہمارے بیان کے موید بہت سی آیات واحادیث وآثار موجود ہین - ازانجملہ چند آیات واحادیث وآثار کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) خدا تعالے نے سورہ نور مین فرمایا ہے - اہل فضل و وسعت اپنے قرابتیون

ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسٰکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الاتحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم (نور ع ۳)

اور مسکینون اور مہاجرون کو خرچ دینے پر قسم نہ کھائین - بلکہ اُن کی تقصیر معاف کرین - کیا وہ یہہ نہین چاہتے کہ اللہ انکو معاف کرے۔

یہہ آیت مسطح کے حق مین نازل ہوئی جب وہ حضرت عائشہؓ پر تہمت مین شریک ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے اس گناہ کے بدلے اسکا خرچ بند کرنا چاہا تھا - جس سے

ثابت ہوتا ہے کہ گناہ سے ایمان اور ایمانی حقوق احسان وغیرہ کا ابطال نہین ہوتا۔

(۳) اور خدا تعالے سورہ ممتحنہ مین حاطب بن ابی بلتعہ کو مومن کہا اور بلفظ یا ایہا الذین آمنوا مخاطب فرمایا باوجودیکہ اس سے ایک بڑا گناہ ہوا تھا* جو کعب بن مالک کے گناہ سے جو پچاس دن تک معاف نہوا تھا کچھ کم نہ تھا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کفر وشرک سے کمتر گناہ کے سبب مومن کا ایمان باطل وبیکار نہین ہوتا۔ اور وہ ان حقوق عفو ومودت وترحم کا جو اہل ایمان کے حقوق مین مستحق رہتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے حاطب کو ایمان سے خارج کرکے قتل کرنا چاہا۔ تو آنحضرتؐ نے انکو روک دیا اور انکا ایک وصف اسلامی (جنگ بدر مین حاضر ہونا) یاد [illegible]

شاید کوئی جلدباز آنحضرتؐ کے حاطب کو بدری کہنے سے یہہ بات نکالے کہ یہہ معافی بدری ہونے کی وجہ سے تھی اور اسی سے خصوصیت رکھتی تھی وہ بدری نہوتا تو ضرور اسکو آنحضرتؐ اسلام سے خارج کردیتے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ معافی صرف جنگ بدر مین حاضر ہونیکی وجہ سے ہوتی تو مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ بھی (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہجانے اور پچاس دن تک آنحضرتؐ کے زیر عتاب رہنے مین کعب بن مالک کے شریک تھے) اس معافی کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ وہ دونو بھی بدری تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۶۳۵) اسپر تصریح موجود ہے۔

ان دونون کا باوجود بدری ہونے کے جرم تخلف کے سبب پچاس دن تک زیر عتاب

---

* حاطب بن ابی بلتعہ اور کعب بن مالک دونو کا مفصل قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین صفحہ ۳۴۲ و ۳۵۹ مین بیان ہو چکا ہے۔

رہنا اور حاطب بن ابی بلتعہ کا اس سے بڑھکر جرم (جاسوسی) پر بمجرد عذر آوری محل عفو ہوجانا صاف بتاتا ہے کہ یہہ معافی شہود بدر کا خاصہ نہ تہا - ایمان اور ایمان کا ہر ایک وصف کمال اس معافی کا سبب ہونے لائق تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع و مصلحت وقت کا لحاظ فرماکر جس شخص کی جس وصف کا لحاظ مناسب سمجھا کیا جسکے لحاظ کرنے مین توقف مناسب سمجھا توقف فرمایا -

بہرحال انہین سے کسی ایک گناہ (جاسوسی یا تخلف غزوہ تبوک) سے اُسکے ایمان وغیرہ اوصاف کمال کو خدا تعالی اور اسکے رسُول نے ناقابل لحاظ نہین ٹھرایا -

(۳۳) اور سورہ حجرات مین خدا تعالے نے فرمایا ہے مومنون کے دو فرقے آپسمین

وان طائفتن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان [illegible] الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر الله فان فآءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان الله یحب المقسطین انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم واتقوا الله لعلکم ترحمون یآیها الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰٓ ان یکونوا خیرا منهم ولا نسآء من نسآء عسیٰٓ ان یکن خیرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٓئک هم الظلمون یآیها الذین اٰمنوا

لڑین تو تم انہین صلح کراؤ - پہر بہی ایک [illegible] کرے تو تم باغی فرقہ سے لڑو جب تک وہ خدا کے حکم (صلح) کی طرف رجوع نکرے - وہ رجوع بصلح کرے تو پہر تم اُنہین عدل و انصاف سے صلح کراؤ - خدا کو انصاف والے بہاتے ہین - مسلمان جو ہین سو بہائی ہین سو آپسمین ملادو اپنے دو بہائیون کو - اور خدا سے ڈرو اس خیال سے کہ شاید تُمپر رحم ہو - ایمان والو کوئی کسی سے مسخری نکرے اور یہہ سمجہے کہ شاید وہی اس سے بہتر ہو - اور نہ کوئی عورت کسی عورت سے مسخری کرے شاید وہ اس سے بہتر ہو - تم اپنی جانون (یعنی بہائیون)

اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم و لا تجسسوا و لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه و اتقوا الله ان الله تواب رحیم (حجرات)

کو عیب نہ لگاؤ اور انکے بُرے نام نہ رکھو ایمان کے بعد فاسق ہونا (یعنی کسیکو بُرا کہنا) بُرا نام ہے - جو توبہ نکرین وہی بے انصاف ہین - ایمان والو بہت گمان کرنیسے بچتے رہو بعض گمان گناہ ہے کسی کے عیب نہ ٹٹولو - اور کسی کو پیٹھ پیچھے بُرا نکہو بھلا تمکو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا خوش لگتا ہے - تمہین تو وہ خوش نہ لگے - خدا سے ڈرتے رہو وہ معاف کرنیوالا مہربان ہے "

ان آیات مین قتل مومن کے مرتکب (جو بڑا بھاری گناہ ہے جسکو کفر بھی کہا گیا ہے

دیکھو صحیح بخاری صـ۹ جلد ۱

خدا نے مومن کہا اور اس گناہ کے ساتھ انکو ایمان سے خارج [illegible] ایمانی [illegible] کا اثبات فرمایا اور مومنون کو صاف حکم فرما دیا کہ وہ اہل قتال تمہارے بھائی ہین تم اُنمین ملاپ کراؤ - جسمین یہہ حکم بھی پایا جاتا ہے کہ تم خود ان سے علیحدگی اختیار نکرو - اسلئے کہ جو شخص خود کسی سے علیحدگی و ترک کلامی اختیار کرتا ہے وہ اسکو دوسرے سے کیونکر ملا سکتا ہے - اور انمین مومنون کی عیب گیری کرنا اور ان عیوب کے سبب ان سے ٹھٹھا کرنا اور اُنکے بُرے نام فاسق وغیرہ رکھنا اور اُنپر بُرے گمان کرنا اور انکی بدگوئی کرنا (جو باہمی بغض و تہاجر کے لوازم ہین اور ساتھ ان تجربہ مشاہدہ مین آئے ہین) صاف حرام کر دیا ہے - لہذا یہہ آیت اس باب مین نص ہے کہ گناہ سے ایمان اور ایمانی حقوق میل جول حسن ظنی وغیرہ باطل نہین ہوتے -

(۴) خدا تعالے نے سورۃ الفتح مین فرمایا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ والے

والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم (سورۃ الفتح ع ۴)

آپسمین ترس کھانے والے ہین (یعنی انکو ایسا ہی ہونا چاہیے)

(باقی نمبر ۴ مین)

تمنبر ششم جلد نہم

ہے کہ مہابہارتہہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوون کی اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہی درج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤن مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندوون سے یہہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریا کے پہنبل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہار انگری کہتے ہین وان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایک بارگی اوس نے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اسملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے [illegible] مشہور تہا جس بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب مین لکہا - بہرحال جب آریہ دیس کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پر اون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے۔)

پہر صفحہ ۸۴ اریہ کے اصول تناسخ پر دلچسپ بحث کی ہے **پہر صفحہ ۱۹۱** سے ۲۰۰ تک اریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹھانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت عمہ ۱۲/ ار جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرما کر ملاحظہ فرماوین۔

اور حمیت وحمائت اسلام تو یہین ہے - کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس

دس میں بیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اسمین ایک **فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیون کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہین روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب سراج منیر وغیرہ کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ **ہمنے سنا** ہے کہ اسوقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا مین ہے اور اسکے مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے یہ بات صحیح ہے تو مسلمانون کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت مین تمام جہان کے اہل مذاہب کے مقابل [illegible] وقف اور فدا کر رکھا ہے پہر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت مین یہ حال ہے۔ شائد ان خام خیالون کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہون نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکھا ہوا ہے فروخت کر کے صرف کرلین تو پیچھے گروہ انکو مالی مدد دینگے اگر ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بہی افسوس کے لائق ہے۔ اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور اونہون نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتہوں ہاتہہ اٹہا کر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کردیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا۔ **اے خدا تعالیٰ** تو ایسا نہ کر مسلمانون کو دل ہمت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین۔

بقیہ مضمون

"بغض وتہاجر"

(جو نمبر تین مین ناتمام رہا ہے)

یہ بات محتاج ثبوت نہین ہے کہ بغض وتہاجر باہمی تراحم کے مخالف ہے جسکا اس آیۃ (نمبر ۴) مین مفصل ارشاد ہے۔

(۵) اور خدا تعالے نے فرمایا ہے "خدا کو پوجو اور اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً وبالوالدين احساناً وبذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالاً فخوراً (نساء رکوع ۷)

اور ماں باپ سے نیکی کرو اور قرابت والون - اور یتیمون - اور مسکینون - اور ہمسائیون سے جو نزدیک [illegible] اور مسافرون اور غلامون سے جنکے تم مالک ہو احسان کرو خدا اون سے خوش نہین جو متکبر ہو اور فخر کرے"۔

یہ حکم احسان ایسا عام ہے کہ ماسواے اہل ایمان قرابتیون وہمسائیون وغیرہ کے علاوہ کفار ہمسایہ وقرابتیون وغیرہ کو بھی شامل ہے - اور یہ بات بھی ظاہر ہے ومحتاج بیان نہین ہے کہ تہاجر اس احسان کے مخالف ہے کیونکہ خوش خلقی سے کلام کرنا و خندہ پیشانی سے ملنا احسان کا ادنی درجہ ہے۔

اس قسم کی بیسون عمومات قرآن مین ہین جن سے عموماً اہل ایمان کے ساتھ (جن مین گنہگار مومن بھی داخل ہین) یہ احسان کا حکم ہے جو بغض وتہاجر کے صریح مخالف ہے اور اس مضمون کی **احادیث** نبوی وآثار سلفی بہت ہی کثرت سے وارد ہین ازانجملہ چند احادیث وآثار کی نقل پر اقتصار کیا جاتا ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے اوسپر رحم نہ کرے گا جو لوگون پر رحم نہیں کرتا۔

عَنْ جریر قال رسول اللہ صلعم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس۔ (بخاری صفحہ ۸۸۹ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳ مسلم)

(۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے رحم والون پر رحم کرتا ہے تم زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرے گا جو آسمان مین ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم الرحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ (ابو داؤد صفحہ ۳۱۹ ترمذی صفحہ ۱۵ جلد ۲)

اس مضمون کی احادیث اور بہت ہین جنمین عموماً خلق خدا پر رحم کا حکم ہے کسی مسلمان سے اوسکی خصوصیت نہین ہے اور جس رحم کا ان احادیث مین ذکر ہے اس رحم کے مستحق زیادہ تر وہی لوگ ہین جو گناہون کی بلاؤن مین مبتلا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغض و تہاجر اس رحم کے مخالف ہی رحم کا مقتضا یہی ہے کہ انکو پیار سے ملین اور بلاطفت سے انکو گناہون سے نکالین۔ نہ یہ انکو مطرود اور مردود رہنے دین۔ پس جو کسی مبتلا گناہ (خصوصاً مسلمان گنہگار) سے بغض اختیار کرکے بے پرواہ ہوا اسپر ترس کھا کر اسکی ہدایت کا طالب ہوا اسنے ان احادیث کا صریح خلاف کیا۔ اس بیان کا پورا موید شیخ کا قول (نمبر ۲) پر منقول ہوگا

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو مومنون کو باہم رحم و محبت کرنے اور ایک کو دوسرے کیطرف بدل مائل ہونے مین ایسا پائیگا جیسے ایک جسم ہے جس کا ایک عضو دکھے تو تمام جسم اسکی ہمدردی مین بے خوابی و بخار مین شریک ہوتا ہے۔

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔ (بخاری صفحہ ۸۸۹ مسلم صفحہ ۳۲۱ جلد ۲)

پہلی دو حدیثین عموماً خلق خدا پر رحم کو واجب کرتے ہین اور یہ حدیث خاص کر مومنون

(جنہین اہل معاصی بہی شامل ہین اور وہ زیادہ تر ترحم کا محل ہین) کو باہم رحم وپیار کرنا واجب کرتی ہین اور باہم بغض وتہاجر سے مانع ہین۔

(۴) انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شب سے اوپر (مسلمان) بہائی سے ترک کلامی حلال نہین ہے۔ ایک دوسرے کو ملتا ہے تو ایک ادہر سونہہ پہیرتا ہے دوسرا ادہر اور ہر آن دونون سے اچہا وہ ہے جو پہلے سلام کرے

> عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلعم لا یحل لاحد ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام (بخاری ۸۹۶ مسلم ۳۱۶ جلد ۲)

ایک روایت مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے تین دن سے اوپر ترک کلامی کی اور وہ [illegible] مین داخل ہوا۔

> عن ابی ھریرۃ عن النبی صلعم من ھجر فوق ثلث فمات دخل النار (احمد وابو داود [illegible])

اور ایک روایت مین فرمایا ایک برس تک بہائی سے ترک کلامی کرنا ایسا ہے۔ جیسے اس کی خون ریزی کرنا۔

> عن ابی خراش عن النبی صلعم من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ (ابو داود ط ۳۱۵ ج ۲)

(۶) اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظن سے بچو ظن بڑی جہوٹی بات ہے اور کسی کی نیکی اور بدی تلاش نکرو اور کسیکو ضرر دینے کے لیے بکتی چیز کے دام نہ بڑہاؤ اور آپس مین حسد۔ عداوت۔ قطع کلامی (یا بدگوئی) نکرو اور خدا کے بندے آپس مین بہائی ہوجاؤ۔

> عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا بخاری ۸۹۶ مسلم ۳۱۶ جلد ۲

(۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے حکم بہیجا ہے

عن عیاض قال قال رسول اللہ صلعم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لایفخر احد علی احد (ریاض الصالحین ۲۱۸ ومسلم جلد ۲ صفحہ ۳۸۵)

کہ تم آپس مین فروتنی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر فخر نکرے یعنے اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھے ؂

(۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت مین نجائیگا جس کے دل مین ذرہ کی برابر تکبر ہوگا۔ کسی نے عرض

عن ابن مسعود قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲ ومشکوۃ صفحہ ۴۳۴ ومسلم ج ۱ صفحہ ۶۵

کیا یا رسول اللہ یہ تو سب کوئی چاہتا ہی کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میری جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا خدا تعالی با جمال ہی وہ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہی یعنی خوبصورتی تکبر نہیں ہے تکبر یہ ہے کہ حق کے سامنے اتراوین اور لوگون کو حقارت سے دیکھین ؂

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول صلعم المسلم اخو المسلم لایخونہ ولایکذبہ ولایخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ (مسلم صفحہ ۳۱۷ جلد ۲ و ترمذی صفحہ ۱۵ جلد ۲)

نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ کہے نہ اسکو ذلیل کرے مسلمان کا مسلمان پر سبھی کچھ (آبرو ۔ خون اور مال) حرام ہے پرہیزگاری کا محل دل ہی انسان کو برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ؂

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے سبب دوسرے کو برا جانتا ہے اور اسکو برا سمجھکر اس سے ترک کلامی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہی اور

اور اُس پر فخر کرتا ہے - وہ اپنے آپ کو اسکی مثل کسی گناہ کا مرتکب سمجھے تو اسکو ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا نہ جانے اسکو اپنی مثل مبتلا ر گناہ سمجھکر ترس کہائے اور پیار کے ساتھ اسکو گناہ سے ہٹائے - حضرت مسیح علیہ السلام کا قول جو نمبر (۲۱) پر منقول ہوگا ہمارے اس بیان کا بھی پورا مؤید ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین نے کسی سے کسی گناہ کے سبب ترک کلامی کی ہے تو فخر و تکبر سے نہین کی اور نہ اس اعتقاد سے کہ وہ شخص ایک گناہ کی سبب مطلقاً بُرا ہوگیا ہے انکی ترک کلامی صرف نصیحۃً و مصلحۃً و ہدایۃً تھی چنانچہ ان احادیث کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے ❊

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہین ملے تو سلام کرنا - دعوت کرے تو اُس کی دعوت قبول کرنا - کچھ پوچھے تو خیر خواہی کی بات کہنا - چھینک مار کر حمد کھے تو رحمت کی دعا دینا - بیمار ہو تو اسکو پوچھنا مر جائے تو اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا ❊

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیتہ فسلم علیہ و اذا اعطش فحمد اللہ فشمتہ و اذا مرض فعدہ و اذا مات فاتبعہ (مسلم صـ۲۱۳ جلد ۲)

ان احادیث مین جو مومن اور مسلم کا ذکر اور اس کے حقوق کا بیان ہے یہ گناہگار اہل ایمان کو بھی اپنے عموم سے شامل ہے جو شخص گناہگار اہل ایمان کو مذہب خوارج کا مقلد ہوکر دایرہ ایمان و اسلام کی خارج کری یا مذہب معتزلہ کے موافق انکے ایمان مین توقف کری وہ ان دلایل کتاب و سنت کا جواب دی جنکو ہم مضمون "کفر و کافر" مین بضمن جلد چہارم بیان کر چکے ہین ❊

(۱۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کسی نیکی کو ہلکا یعنی تہوڑا نہ سمجھو اور نہین تو یہی سہی کہ اپنے بہائی (یعنی مسلمان) کو

عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا تحقرن من المعروف شيئاً ولو ان تلقى اخاك بوجه طلقٍ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۲۹

خندہ پیشانی سے ملو۔

(۱۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونا چاہا آنحضرت صلعم نے اسکو اذن دیا اور اس کے

عن عائشة ان رجل استاذن على النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشيرة فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة یا رسول اللہ قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی عاهدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلة يوم القيمة من تركه الناس اتقاء شره - (بخاری ص ۸۹۱ مسلم ص ۳۲۱ جلد ۲)

آنے سے پہلے فرمایا کہ یہ شخص برا ہے جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے اس سے بات کی وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضہ نے سوال کیا کہ اے حضرت پہلے تو آپ نے اس کی نسبت ایسا کہا اور جب وہ آیا تو اس سے خندہ پیشانی وانبساط سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عائشہ تو نے مجھے بدخلق یا بدگو کب پایا ہے قیامت کے دن سب سے برے درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکو لوگ اسکی بدخلقی یا بدگوئی سے بچنے کے لئے چھوڑ رکھیں ⁜

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر کو فرمایا ہے خدا سے ڈر جہان

عن ابی ذر قال قال رسول صلعم اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن - (ابن ماجه والترمذی ص ۲۱ جلد ۲)

کہین ہو اور بدی کے پیچھے بھلائی کو لگا اس سے تو بدی کو مٹاوے گا اور لوگون سے اچھے خلق کے ساتھ میل جول رکھ ⁜

(۱۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگون مین ملارہے اور اورانکی تکلیف پر سہار اکرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان سے جدارہے اور انکی تکلیف پر سہار انکرے +

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذٰھم افضل من الذی لایخالطھم ولا یصبر علی اذٰھم۔ (ترمذی وابن ماجہ) صہ ۸۳ جلد ۲ صہ ۲۳۳

(۱۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اچھا شخص وہ ہے جو خوش خلق ہے +

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ) صہ ۸۹۲ ج۲ صہ ۲۵۵ ج۲ صہ ۴۳۲

ان احادیث مین خوش خلقی کا حکم عام ہے متقی مسلمانون سے مخصوص نہین اور گناہگار اہل ایمان اس حکم سے مستثنی نہین ہین بلکہ حدیث نمبر ۱۳ تو خاصکر ان ہی لوگون کے حق مین ہے جو مسلمانون کو تکلیف دیتے ہین اور اُس تکلیف دہی کے سبب وہ گناہگار ہوتے ہین +

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین ایک اعرابی نے آکر بول کردیا اور لوگ اسکے گرد ہوئے تو آپ نے فرمایا اسکا بول بند نکرو جب وہ بول کرچکا تو اوسکو آپ نے نرمی سے سمجہایا اور لوگون سے کہا کہ تم کو خدا نے آسانی کے لئے بہیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کے لئے۔

عن ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من الماء اوذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین (بخاری صہ ۳۵ و صہ ۸۹ وغیرہ)

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیون نے ایک دفعہ بجائے سلام سام کہا جو موت کی دعا ہے حضرت عائشہ

عن عائشۃ رضؓ قالت دخل رھط من الیہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک ففھمتھا فقلت علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھلاً یا عائشۃ فان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ۔ (بخاری ص ۹۲۵) وفی روایۃ قال یا عائشہ ان اللہ تعالی رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف (مسلم ص ۳۲۲) وفی روایۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش (مسلم ص ۳۲۳ ومشکوۃ ص ۴۲۳) وعن جریر من یحرم الرفق یحرم الخیر (مسلم ص ۳۲۲ ومشکوۃ ص ۴۲۲)

نے جواب مین کہا کہ تم ہی پر موت اور لعنت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سخت گوئی سے منع کیا اور فرمایا اے عائشہ نرمی کر خداوند تعالے نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک حدیث مین ہے خدا تعالی رفیق ہے وہ رفق (نرمی) کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر وہ عنایت کرتا ہی جو سختی پر نہین کرتا۔ ایک **حدیث** مین فرمایا ہے عائشہ نرمی اختیار کر اور بدگوئی سے بچ اور جریر کی حدیث مین ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بہتیری خیرات سے محروم رہا۔ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین ان سے مسلمان گناہگارون کے ساتھ نرمی و آسانی نہین ہوتی جب وہ ان سے بولین گے سخت کہین گے اور جب انکو دیکھینگے قہر کی نگاہ سے دیکھین گے۔

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس مین درستی نماز و روزہ و صدقہ سے بہتر ہے اور آپس مین فساد دین کو مونڈنے والا ہے **اور ایک حدیث** مین فرمایا کہ حسد اور بغض پہلی اُمتون کی مرض تم مین چلی آئی ہے بغض مونڈنے والی چیز ہے مین یہ نہین کہتا کہ

عن ابی الدرداء قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ۔

(ابوداؤد والترمذی ص۳۱۷ جلد ۲

وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلعم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (احمد و الترمذی ص۹۳ جلد ۲

بال کو مونڈتا ہے وہ تو دین کو مونڈ ڈالتا ہے۔

(۱۹) حضرت علی المرتضی کا قول ہے۔ لوگون مین ایسے ہو رہو جیسے پرندون مین شہد کی مکھیان ہین جنکو سبھی پرندہ حقیر سمجھتے ہین۔ وہ اگر جانین جو انکے پیٹون مین برکت (شہد) ہے تو اونکو حقیر نہ سمجھین۔ تم لوگون کے ساتھ زبانون اور جسمون سے ملے رہو اور عملون سے اور دلون سے (یعنی بد عمل و بد اعتقاد لوگون) جدا رہو ہر ایک کو اس کا بدلہ ملے گا جو اس نے کمایا۔ اور ہر شخص قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جس کو اس نے دل سے دوست رکھا یعنے اسکے دلی اعتقاد اور اعمال کو پسند کیا ✦

عن علی قال کونوا فی الناس کالنحلة فی الطیر انه لیس من الطیر شئ الا و هو یستضعفها و لو یعلم الطیر ما فی اجوافها من البرکة لم یفعلوا ذلک بها خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم و زایلوهم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وهو یوم القیمة مع من احب (دارمی ص۵۰)

(۲۰) حضرت ابو الدرداء صحابی کا قول ہے ہم ایسے لوگون سے ہنس ہنس باتین کرتے ہین جن سے ہمارے دل خوش نہین ہوتے یا اُن کو لعنت کرتے ہین ✦

ویذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوه اقوام وان قلوبنا لتلعنهم او تقلیهم (بخاری ص۹۰۵)

راقم کہتا ہے وہ لوگ ایسے ہی ہون گے جنمین حضرت ابو درداء نے کوئی وجہ محبت نپائی لعنت ہے انکے مناسب حال سمجھی جب ایسے لوگون سے سلف صالحین کے مداراة و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا ثابت ہے تو مسلمان

اہل معاصی سے مداراۃ و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا کیوں جائز نہیں سلف صالحین کے خیال اور اس زمانہ کے متدینوں کے حال کی وہ رباعی کیا عمدہ حکایت ہے جو بصفحہ (۱۴۱) منقول ہو چکی ہے:-

رشنیدم کہ مردان راہ خدا - الخ

(۲۱) حضرت مسیح ارشاد فرمایا کرتے لوگو! ذکر الٰہی کے سوا بہت نہ بولا کرو

انہ بلغہ ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافا فارحموا اھل البلاء و احمدوا اللہ علی العافیۃ -

(موطا امام مالک ص۳۸۶)

اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل خدا سے دور ہو جاتا ہے - پر تمکو علم نہیں ہوتا - اور تم لوگوں کے گناہوں کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم خدا ہو (یعنے اپنے آپکو گناہوں سے پاک اور گناہگاروں کو واصل جہنم سمجھنے والے) تم اپنے گناہوں کی طرف ایسا دیکھو کہ گویا تم بندے ہو (یعنے جو گناہ کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہیں)

تمام لوگ دو ہی قسم کے ہیں ایک مبتلا بگناہ - دوسرے گناہوں سے عافیت میں - پس تم مبتلاؤں پر ترس کھاؤ - اور خود گناہوں سے عافیت میں ہو تو اسپر خدا کا شکر بجالاؤ (نہ یہہ کہ اپنی عافیت پر اتراؤ اور لوگوں کو حقارت سے دیکھو اور جہنمی بتاؤ)

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد اس ارشاد **آنحضرت صلعم کے موافق** ہے جو ابوذر غفاری کو آپنے فرمایا ہے کہ جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہوں

عن ابی ذر فی حدیث طویل قلت اوصنی یا رسول اللہ - قال لیحجزک عن

ما تعلم من نفسك - (شعب الایمان بیہقی و مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۸)	وہ تجھے لوگون کی عیب بینی سے روکین +

ان ہی ارشادات انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو ان کے پیر نے فرمایا تھا - جسکو شیخ علیہ الرحمۃ نے رباعی ذیل مین بیان کیا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپنے اُس ارشاد کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کا عمل ایسا تھا کہ آپ لوگون کی کھلم کھلی اور چشم دید بُرائیون سے چشم پوشی کر لیتے اور صرف انکے ایمان و بیان پر حسن ظنی فرما کر اس برائی سے انکو بری کرتے ،

[illegible] صحیح مسلم مین حدیث ہے [illegible] حضرت [illegible] ایک شخص کو چوری [illegible]تے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا - کیا تو نے چوری کی ہے ؟ وہ بولا خدا کی قسم ہے جسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین مین نے چوری نہین کی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ مین خدا تعالے پر ایمان لایا اور مینے اپنے آپ کو اس گمان مین جھوٹا قرار دیا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی سرقت قال کلا والذی لا الہ الا ہو فقال عیسی اٰمنت باللہ وکذبت نفسی (صحیح مسلم صفحہ ۲۶۵ ج ۲)

اس معاملہ مسیح علیہ السلام کی وجہ ہمارے خیال* مین وہی اہل ایمان پر حسن ظنی

*نوٹ: ایسا ہی امام نووی نے شرح مسلم مین بیان کیا ہے جو ہماری نظر سے بعد تحریر توجیہ مذکور گذرا - آپ فرماتے ہین قال القاضی ظاہر الکلام صدقت من حلف باللہ تعالی وکذبت ما ظہر لی من ظاہر سرقتہ فلعلہ اخذ ما لہ فیہ حق او باذن صاحبہ او لم یقصد الغصب والاستیلاء او ظہر لہ من مد یدہ انہ اخذ شیئا فلما حلف لہ اسقط ظنہ ورجع عنہ (شرح مسلم صفحہ ۲۶۵)

ہے اور اپنے نفس پر بدگمانی ۔ اُنہون نے اس شخص کی قسم اور کلمہ توحید سے یہ سمجھا کہ جو ہم نے اس شخص پر چوری کرنے کا گمان کیا تھا وہ بُرا گمان تھا ۔ اسپر یہ نیک گمان بھی ہو سکتا تھا کہ جس چیز کو اُس نے لیا تھا اُسکے لینے کا باجازت مالک یا اَور وجہ وہ مستحق و مجاز تھا۔

یہہ تو آپ کی اہل ایمان کے آگے فروتنی اور حسن اخلاقی ہے آپ نے خنزیر جیسے حیوانات سے تخاطب کیا ہے تو اس مین بھی اپنی خوش خلقی اور حسن کلامی کو ترک نہین کیا۔ جسمین اہل ایمان کے لئے صاف ہدایت و نصیحت ہے کہ وہ اپنے ہم جنس انسان خصوصاً اہل ایمان سے تو خوش کلامی سے پیش آوین ۔ ان کو خنزیر سے بدتر نہ سمجھین ۔ جیسا کہ آج کل متدینون کا عمل ہے ۔

موطا مین یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم خنزیر کو ملے تو اس سے فرمانے لگے تو سلام یا سلامتی کے ساتھ نکل جا ۔ کسی نے پوچھا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہین ۔ آپ نے جواب مین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ میری زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلے ٭

عن مالك عن يحيى بن سعيد ان عيسى بن مريم لقى خنزيرا فقال له انفذ بسلام فقيل له تقول هذا لخنزير فقال عيسى بن مريم انى اخاف ان اعود لسانى المنطق بالسوء (موطا ص ۳۸۶)

حضرت مسیح کا یہ قول کہ تم لوگون کے گناہون کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو الخ آج کل کے متدین اہل تباغض کے عین حسب حال ہے وہ واقعی دوسرے گناہگار ان اہل ایمان کو ایسے غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا وہ خود خدا قہار ہین اور انکو جہنم کے سوا کہین جگہ نہ دینگے ۔ اور اپنے گناہون سے وہ ایسے آنکھ بند کئے ہوئے ہین کہ گویا وہ جنت کے مالک ہین ۔ ایسے خود بینون کا مآل اس شخص کا حال ہے جسکا ذکر

(۴۴)

اس حدیث نبوی مین ہے کہ بنی اسرائیل مین دو شخص دوست تھے ایک بڑا عابد تھا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدہما مجتہد فی العبادۃ والاخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیہما ملکا فقبض ارواحہما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للاخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب فقال اذھبوا بہ الی النار۔

(مشکوۃ بروایت احمد صـ ۱۹۷)

دوسرا کہتا تھا کہ مین تو گناہگار ہون۔ وہ عابد گناہگار کو گناہ سے روکتا تو وہ جواب مین کہتا کہ تو مجھے میرے ربّ کے سپرد کر ایکدن اُسنے اُسکو ایک ایسے گناہ پر پایا جسکو اُسنے بہت بڑا سمجھا تو اُس سے منع کیا اسکے جواب مین گناہگار نے وہی کلمہ کہکر کہا کہ کیا تو میرا محافظ ہے؟ اسپر اس عابد کو غیظ آیا اور اس نے اسکو یہ کہدیا کہ قسم ہے تجھے خدا نہ بخشے گا۔ اور تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ خدا نے ان دونون کیطرف ملک الموت کو بہیجا اور اُنکو اپنے پاس بُلالیا پہر اس گناہگار کو تو فرمایا تو میری رحمت سے بہشت مین داخل ہو اور عابد کو کہا کہ تو میری رحمت کو میرے بندی سے روک سکتا ہے اور فرشتون کو حکم دیا کہ اسکو جہنم مین لے جاؤ +

ہمارے متدین بہائی اس حدیث کو عبرت کی آنکھ سے دیکھین اور حضرت مسیح کی اس نصیحت پر عمل کرین +

بعض حضرات متدین اس خودبینی کے علاوہ غیر کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش ہوتے ہین اور اس بلا سے انکی مخلصی نہین چاہتے۔ ان کے حال دمال سی

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس حدیث(۲۳) مین ڈرایا اور فرمایا ہے کہ تو

عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلعم لا تظہر الشماتتہ لاخیک فیرحمہ اللہ و یبتلیک - ترمذی مشہ ج ۲

بہائی کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش نہو ایسا کرے گا تو خداوند تعالے اُسکو عافیت دے گا اور تجہے اس بلا مین مبتلا کرے گا۔

اس قسم کی احادیث و آثار اور بہت ہین جن کے عموم یا خصوص سے مسلمانون پر عموماً اور گناہگار مومنون پر خصوصاً رحم اور اون سے خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے میل جول کی فضیلت ثابت ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین تراحم و خوش خلقی و حسن معاشرت و طلاقت جبین ہے نہ غضب و بغض و مہاجرت و بدگوئی و ترشش روئی جو صرف ضرورت کے وقت بعض مواقع مین سلف صالحین کی استعمال مین آئی ہے۔ اسی نظر سے امام نووی نے اس طریق میل جول کو تمام انبیا اور سلف صالحین طریق ٹہیرایا ہے چنانچہ کتاب ریاض الصالحین مین بصفحہ (۱۶۲) فرمایا ہے۔

الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور جمعہم وجماعتہم ومشاہد الخیر ومجالس الذکر معہم وعیادۃ مریضہم وحضور جنائزہم ومواساۃ محتاجہم وارشاد جاہلہم وغیر ذلک من مصالحہم

لوگون سے میل جول رکھنے - اور ان کے جمعہ جماعتون اور نیک مجلسون مین اور ان کے ساتھ ذکر کی مجلسون مین حاضر ہونے اور ان کے بیمارون کی عیادت کرنے اور ان کے جنازون مین شریک ہونے اور ان کے محتاجون سے احسان کرنے اور ان کے نادانون کو راستہ بتانے

لمن قدر على الامر بالمعروف والنهي عن
المنكر وقمع نفسه عن الايذاء وصبر
على الاذى اعلم ان الاختلاط
بالناس على الوجه الذي ذكرته هو
المختار الذي كان عليه رسول الله
صلعم وسائر الانبياء صلوات الله و
سلامه عليهم وكذلك الخلفاء الراشدين
ومن بعدهم من علماء المسلمين و
اخيارهم وهو مذهب اكثر التابعين و
من بعدهم وبه قال الشافعي واحمد
واكثر الفقهاء رضي الله رضي الله
عنهم اجمعين - قال الله تعالى وتعاونوا
على البر والتقوى والايات في
معنى ما ذكرته كثيرة معلومة -
(رياض الصالحين ص۲۶)

ایسے ہی اور نیک کاموں کے افضل
ہونے کا بیان - اس شخص کے حق میں
جو اچھی بات کا لوگوں کو حکم کرے اور بری
بات سے منع کرے اور لوگوں کو تکلیف
رسانی سے نفس کو روکے - اور لوگوں
کی تکالیف اپنے نفس پر سہارے -
ایسے طور پر لوگوں سے میل جول ایسا
طریق ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور تمام انبیاء تھے ایسی ہی
خلفاء راشدین اور ان کے سوا اور
صحابہ و تابعین اور ان سے پچھلے
علماء مسلمین اور برگزیدہ صالحین -
اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے اور
تبع تابعین کا اور یہی امام شافعی اور
اور امام احمد اور اکثر فقہاء کا
قول ہے *

اس مذہب پر دلیل وہ آیت قرآن ہے جس میں ارشاد ہے کہ نیکی اور
پرہیزگاری پر لوگوں کی مدد کرو - اور اس باب میں بہت سے آیات ہیں جو لوگوں کو
معلوم ہیں *

راقم کہتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم سے (کفار تھے خواہ مؤمنین
گناہگار) ملے جلے رہنا - ان سے جدا نہ ہونا - اور ان کے جفاؤں پر تحمل کرنا اور

کمال خلق و ملاطفت و اخلاص و محبت سے ان کے ساتھ پیش آنا ایسا یقینی اور بدیہی امر ہے جیسا کہ انبیاء کا وجود یا ان کی نبوت۔ جسمین کسی مسلمان کو جو انبیا پر ایمان اور کتب سماوی خصوصاً قرآن مجید مین نظر رکھتا ہو شک و تردد نہین ہے *

قرآن مین بہت سے انبیاء کا حال منقول ہے کہ ان کی قوم نے ان کو زبان سے برا (مجنون کاذب وغیرہ) کہا ہاتھون سے مارنے کا قصد کیا بلکہ بعض انبیاء کو قتل ہی کر دیا پھر بھی انبیاء نے ان کے جفا پر سہارا کیا اور یا قوم یا قوم کہکر ملاطفت و خوش خلقی سے اُن کو جواب دیا *

صحیحین کی حدیث مین ایک نبی کے حال کی حکایت ہے کہ ان کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا وہ اپنے چہرہ سے خون پوچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا میری قوم کو تو معاف کر وہ مجھے جانتے (پہچانتے) نہین *

عن عبد اللہ بن مسعود رض قال کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیاً من الانبیاء وضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم من وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون (بخاری ص ۴۹۵ و مسلم ص ۲ ج ۲)

اس **طریق** انبیاء اولین و آخرین اور سیرت سلف صالحین کو دیکھنے اور اُن **آیات قرآنیہ** اور احادیث نبویہ اور آثار سلف اور مذاہب و اقوال ائمہ کی طرف خیال کرنے سے صاف طور پر اور آسانی سے **یقین** ہو سکتا ہے کہ جو آیات **قرآنیہ** مین (جن سے اہل تباغض تمسک کرتے ہین) ظالمون اور کافرون سے محبت نکرنے اور بغض و بیزاری ظاہر کرنے کا حکم ہے **وہ عام نہین** ہے کہ ہر ایک کافر کو ہر ایک موقع و ہر حالت مین شامل ہو ایسا ہی جو احادیث و آثار متمسک بہا ان حضرات مین آنحضرت و صحابہ و تابعین کا بعض اہل معاصی

سے کلام وسلام ترک کرنا پایا جاتا ہے وہ بھی ہر موقع وہر شخص کے لئے عام عمل و دستور نہ تھا - بلکہ اس حکم قرآنی اور عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ تابعین کے لئے خاص خاص مواقع اور خاص خاص محل تھے جو ان آیات قرآنی واحادیث کے جواب مین بضمن نمبر ۲ جلد ۸ ونمبر ۳ جلد ۹ بیان ہو چکے ہین ✤

عام حکم اور عام طریق جسپر اگلے اور پچھلے انبیاء اور ان کے صالحین اتباع چلے آئے ہین بھی خوش خلقی وحسن **معاشرت** اور صبر وتحمل سے اختلاط اور کشادہ پیشانی سے کس وناکس کی مداراۃ ہے ✤

پس جن لوگون نے صرف بعض موقع پر بعض اشخاص **سے آنحضرت** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] نظر رکھکر عموماً بغض وتہاجر کو دین ٹہرالیا ہے اور اس کے مقابلہ صدہا عمومات وخصوص قرآن وحدیث سے آنکھ بند کرکے باہمی عفو وتراحم وخوش خلقی وملاطفت وخندہ پیشانی کو بیدینی قرار دیا ہے - ان لوگون نے تہوڑے حصہ قرآن وحدیث وآثار کو لے لیا ہے اور اکثر حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۃ أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور **حفظت شیئا وغابت عنك اشیاء** کا مورد ومصداق بنکر دکہایا ہے - عصمنا اللہ وایاہم ویاخذ بایدینا وایدیہم اجمعین ✤

اس مضمون مین ہمارے اصلی مخاطب ہمارے عینی بہائی اہلحدیث پنجاب امرتسر ہین - اور انہی پر ہمکو زیادہ افسوس ہے کہ قران وحدیث پر عمل کرنے کے مدعی اور قال اللہ وقال رسول اللہ سے مشتغل ہوکر اپنے عینی بہائیون اہلحدیث (چہ علاتی اخوان حنفیہ وغیرہ اہل تقلید) سے صرف بعض جزئی امور پر

(جیسے خطبہ جمعہ یا عیدین مین عربی عبارت کا ہندی زبان مین ترجمہ کرنا یا نہ کرنا وعلی ہذا القیاس) ملاقات وسلام وکلام ترک کر بیٹھے ہین اور عیدین کی جماعت علیحدہ کراتے ہین اور اس مہاجرت اور علیحدگی کو کمال ایمان سمجھ بیٹھے ہین۔

وہ اس خیال مین سچے ہین تو وہ ہم کو کم سے کم ایک آیت یا ایک حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کی ایک روایت ایسی دکھاوین جس سے صراحۃ یا اشارۃ یہہ ثابت ہو کہ "خدا تعالی کی رحمت سے اسکا غضب غالب ہے۔

ولہذا وہ اپنے بندون خصوصاً مسلمانون کے باہمی بغض اور سر پھٹول یا پھوٹ مین (جکا سبب کسی کا کوئی ایک گناہ ہو) انکے باہمی تراحم ومحبت سے (جس کے اسباب ومقتضیات صدہا حسنات توحید اسلام نماز روزہ وغیرہ مین) زیادہ خوش ہوتا ہے" یا یہہ کہ "خدا تعالی اور اسکے رسول اور اسکے پیروُن کے نزدیک جزئیات (کوئی عمل نیک یا بد) اصول ہین۔ اور کلیات (ایمان وعقاید اسلام) فروع ہین **ولہذا** انکے نزدیک جزئیات (ایک آدہ گناہ) کی رعایت کلیات (ایمان اسلام امہات حسنات) کی رعایت سے مقدم ہے"۔ یا یہ کہ "ہر شخص سے اسکے کفر یا فسق کے سبب بہرحال بغض ومہاجرت واجب ہے کسی سے عفو ومسامحت ومداراۃ جائز نہین ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیا وسابقین اور ان کے اتباع وسلف صالحین نے کسی گناہگار کے ساتھ عفو ومسامحت وخلق ومداراۃ کا معاملہ نہین کیا" یا یہہ کہ "بعض لوگون سے بعض منکرات کے سبب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین نے ترک کلامی کی ہے وہ صرف ظاہری طور پر اور بنظر تنبیہ وہدایت ومصلحت وقت نہ تھے بلکہ وہ ترک کلامی دلی بغض وعداوت کے سبب ہے اور بطور حد وعقوبت تھی"۔ آنحضرت اور ان کے پیروُن انہی لوگون کو ان منکرات کے

سبب اسلام سے خارج کرکے محض بغض وعقوبت کے لایق سمجھا تھا - انکی
کسی نیکی ایمان و اسلام کو لحاظ فرماکر ان کو لایق عفو و مسامحت نہ
جانا تھا" ÷

جب تک وہ ان مضامین سے کوئی ایک مضمون کسی آیت یا حدیث
یا قول صحابی یا تابعی سے ثابت نکرین گے وہ آنحضرتؐ یا صحابہ وتابعین یا
ائمہ مجتہدین کے کسی موقع کی ترک کلامی سے اپنے بغض وتہاجر کے جواز پر استدلال
نہین کرسکتے ÷

اُن آیات سے وہ استدلال کرینگے تو علاوہ اس کلام کے جو ہم ان
آیات کے جواب مین کرچکے ہین ان آیات کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ وہ آیات عمومات
ہین جنکے مخالف [illegible] عمومات بھی موجود ہین جو بغض وتہاجر کے مخالف حب و
ترحم و ملاطفت کے مثبت ہین - پھر دونو قسم کے عمومات کی تطبیق سے جو تنویع* سے
ہوسکتی ہے وہی بات ثابت ہوگی جو ہمنے کہی ہے کہ حکم مہاجرت وترک کلام و
سلام عام حکم نہین ہے -

اور اگر وہ کسی خاص واقعہ سے (جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یا صحابہ وتابعین سے ترک کلامی پائی جاتی ہے) استدلال کرین گے تو اسکے

---

* تنویع کی لغوی معنے قسم قسم کرنا ہے - اصولیون کی اصطلاح مین تنویع یہ ہے کہ دو عامون سے ایک
عام کو بعض افراد سے مخصوص کرین دوسرے کو بعض اور افراد سے - مثلاً جن نصوص مین کفار سے دوستی کی
ممانعت وارد ہے انمین کفار سے وہ کفار مراد لین جو مسلمانوں کو ستا دین - اور جن نصوص سے کفار کی
دوستی کا جواز نکلتا ہے ان مین کفار سے وہ کافر مراد قرار دین جو مسلمانون کی محسن و مربی
ہون اس تنویع سے دو متعارض عامون مین تطبیق کرنا کتب اصول مین بیان ہوا ہے - چنانچہ
مُسلّم مین کہا ہے ثم الجمع فی العامین بالتنویع -

مقابلہ مین وہ خاص واقعات پیش کئے جائینگے جن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کی مرتکبین منکرات سے ملاطفت اور حسن اخلاقی ثابت ہوتی ہے ۔ (چنانچہ کعب بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاطب بن ابی بلتعہ سے باوجود ارتکاب جاسوسی ومخبری کے ملاطفت سے پیش آنا اور حضرت عمرؓ کو اُن کی مزاحمت وسختی سے روکنا ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۹۰) اور حضرت ابن الزبیر سے حضرت عائشہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین حضرت ابن الزبیر کا یہ قول کہ حضرت عائشہ کو مجھ سے ترک کلامی حلال نہین ہے ۔ اور خود حضرت عائشہ کا اس فعل پر افسوس وندامت ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۹۲) علی ہذا القیاس (اس [illegible] بھی وہی بات ثابت ہوگی کہ یہ ترک کلامی عام حکم نہین ہے بلکہ بعض مواقع اور بعض حالات سے مخصوص ہے ۔

الحاصل اُن عمومات قرانیہ اور واقعات خاصہ سے (جنکے مقابلہ ومعارضہ مین دوسری عمومات اور واقعات ثابت ہین) اُن کا خیال ومقال ہرگز ثابت نہوگا جب تک کہ وہ ان عمومات وواقعات کے ساتھ ان مضامین کو بھی ثابت نکرینگے جنکا ثبوت ہم نے طلب کیا ہے ۔ اور بلا اثبات مضامین معروضہ بالا اُنکا اپنے معمولی بغض وتہاجر کو (جسکی تشریح ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۴۴ کر چکے ہین) دین قویم وصراط مستقیم ٹھہرانا اور اس کی تائید وثبوت مین بن سمجھے بوجھے الفاظ قران احادیث وآثار کو ہاتھ مارنا بجز اس کے کسی امر کا مثبت نہو گا کہ ان کو قران وحدیث سے بجز اوراق گردانی اور الفاظ خوانی کوئی تعلق نہین ہے ۔ ہم حسبۃً للہ ونصیحۃً لخلق اللہ ان کی خدمت مین بڑے ادب و انکسار سے ملتمس ہین کہ اَب بھی وہ غور وتامل وفہم وفکر سے کچھ کام لین اور

ان آیات و احادیث و آثار کو جو ان کے متمسکات کے معارضہ مین ہم نے پیش کئے ہین اور اُن کے نظایر کو جو قرآن و کتب حدیث مین اور بہت کثرت سے موجود ہین انصاف سے دیکھین اور جانبین کے دلایل کا میزان عدل مین موازنہ کرین اور ان مین تطبیق و توفیق کیصورت نکالین - اس غور و تامل و فہم و انصاف و موازنہ و تطبیق کے بعد امید ہے کہ وہ اپنے معمولی تباغض و تہاجر کو چھوڑ دین گے اور آپس مین ترک سلام و کلام وہ اسی حد تک اور اسی غرض سے کرین گے جس حد تک اور جس غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ تابعین نے کی تھی (جسکو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۶۲ و نمبر ۳ جلد ۹ مین بصفحہ ۸۶ وغیرہ عرض کر چکے ہین)

ہمارے علاقی بہائی [illegible] مقلدین [illegible] اہل تشیع وغیرہ اہل اسلامی ملت بھی ہمارے خطاب کے احاطہ سے خارج نہین ہین *

ان لوگون سے حق مین جو ہم اپنے عینی بہائیون اہل حدیث سے چاہتے ہین وہ ہم نمبر ۱۲ جلد (۸) اور نمبر ۳ جلد ۹ مین عرض کر چکے ہین کہ وہ کسی اسلامی فرقہ کو (اہل سنت کہلاتے ہون خواہ اہل بدعت) دین سے خارج نہ سمجھین اور ان سے بغض و عداوت اختیار نہ کرین - گو ان کے بعض عقاید و اعمال کو بڑا سمجھین اور خصوصاً حنفیہ و شافعیہ وغیرہ کو تو وہ اپنی مثل اہل سنت سمجھین ان کو بدعتی و مشرک کہنے سے احتراز کرین - چنانچہ انکے پیشواے طریقت اور امام مذہب حضرت مولانا اسمعیل شہید رح ایضاح الحق مین وصیت فرما گئے ہین *

اس مقام مین علاوہ بران ہم یہ کہنا بھی ضروری اور اپنا منصبی فرض جانتے ہین کہ ہمارے اہل حدیث بھائی اپنے علاتی بھائیون

حنفیہ کو (جو ان کے ہم وطن وہم جوار ہین) اسی محبت کی نگاہ سے دیکھین جسسے
اپنے عینی بھائیون اہل حدیث کو دیکھتے ہین اور اُن کے اکابر مذہب
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر اتباع کو اسی عظمت کی نگاہ
سے دیکھین جس نگاہ سے وہ اپنے آیمہ اہل حدیث امام بخاری وامام مسلم وغیرہ
کو دیکھتے ہین گو ان مین اُن مین بعض فروعات جزئیہ رفع الیدین وآمین بالجہر وقراۃ
فاتحہ خلف الامام وغیرہ مین فرق ہے۔

ہمارے تیز مزاج بھائی جو اصول وفروع مذہب سے بے خبر ہین اور صرف
سنی سنائی باتون پر ایمان لاکر حنفیہ کی بدگوئی اور ان کے آئمہ مذاہب سے بدظنی کے
خوگر ہین ہماری اس ناصحانہ التماس کو سنکر یکایک چونک پڑین گے اور حیرت وتعجب
سے کہین گے کہ صاحب اشاعۃ السنہ نے کیا غضب ڈھایا ہے کہ اہلحدیث
اور مقلدین حنفیہ کو یکسان کردیا۔ اور امام ابو حنیفہ کو امام بخاری کا ہمسر بنا دیا۔
"کجا آسمان وکجا ریسمان" ہم لوگ حدیث پر عامل اور حنفیہ مقلدین حدیث کے تارک
بلکہ منکر۔ اور امام بخاری علم حدیث مین امام اور امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث بلاکلام
حتی کہ اُن کی نسبت ہماری جماعت مین مشہور ہے کہ اُن کو صرف سترہ صحیح حدیثین
پہنچی ہین" **ولیکن** اگر وہ صبر وتحمل سے ہماری پورے مضمون کو پڑہین گے تو
اپنے اس تعجب پر افسوس کرینگے۔ اور اپنے ان خیالات کو جو حنفیہ اور ان کے امام
مذہب کی نسبت وہ رکھتے ہین افترا وبہتانات سمجھین گے اور ہماری وصیت کو افراط
وتفریط سے بری اور عین انصاف پر مبنی خیال کرین گے۔

نصیحت مساوات محبت اہلحدیث واہل التقلید ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ مقلدین حنفیہ
اور اہلحدیث اپنے فروعی مذہب اور حدیث صحیح پر عمل کرنے مین مساوی ہین۔ بلکہ
اس سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ اصول عقائد مین

متفق ہین گو بعض فروعات مین مختلف بھی ہین۔ ان فروعات اختلافیہ مین بھی اُن سب کا اصل اصول ایک ہے۔ مقلدین حنفیہ بھی اپنے فروعات مین ویسا ہی اتباع قران وحدیث کو پیش نظر رکھتے ہین جیسا کہ عاملین بالحدیث۔ گو ان ہین اُن مین یہ فرق ہی کہ وہ بواسطہ مجتہدین قران وحدیث پر عمل کرتے ہین یہ بلاواسطہ +

(۲) جن احادیث پر مقلدین عمل واستدلال کرتے ہین وہ غالباً اُنہی لوگون کے نزدیک صیحح یالائق عمل ہین۔ اور احادیث معمول بہا اہلحدیث غالباً فریقین کے نزدیک صیحح ولائق عمل ہین

(۳) قران وحدیث سے کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملنے کے وقت وہ محض تقلید ائمہ پر عمل کرتے ہین یہ اس وقت بھی کسی کی تقلید نہین کرتے اپنی رائے سے اباحت اصلیہ وغیرہ پر عمل کرتے ہین۔ ایسا ہی اور وجوہ فرق ہین جن سے کوئی منصف مزاج یہ نہین نکال سکتا کہ حنفیہ قران وحدیث سے متمسک نہین ہین اور اُن کا اصل اصول اہلحدیث کے اصل اصول کے مخالف ہے۔

ہان حنفیہ مین بعضے لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دہرم بھی ہین جن پر بعض احادیث کی صحت ثابت ہوجاتی ہے اور اُس مین دعوے نسخ یا تاویل کی گنجایش بھی نہین ہوتی۔ ومعہذا وہ حدیث پر عمل کرنے کو بُرا جانتے۔ اور حدیث کے مقابلہ مین تقلید کو واجب سمجھتے ہین ایسے حنفیہ ہماری مبحث وخطاب سے خارج ہین۔ بلکہ خود منصف حنفیہ ان کو خارج از مبحث سمجھتے ہین چنانچہ ہمارے زمانہ کے منصف مزاج حنفی مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی (جنکو ہم اسی محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اپنے گروہ اہلحدیث کے اعیان واکابر کو دیکھتے ہین اور اپنے گروہ کی ان نوجوانون پر جوان کو نا ملائم الفاظ اہل بدعت وغیرہ سے یاد کرتے ہین سخت افسوس

کرتے ہین اپنے رسالہ فواید بہیہ فی تراجم الحنفیہ کے صفحہ ۴۹ مین امام عصام بن یوسف شاگرد امام ابویوسف کے نماز مین رفع الیدین کرنے کی روایت نقل کرکے فرماتے ہین ۔ کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب بلحاظ قوت دلیل مذہب مخالف چھوڑ دے تو وہ اسکی تقلید سے خارج نہین ہوتا ۔ بلکہ اس ترک مذہب مین (جسمین دلیل قوی پر عمل کیا جاوے) عین تقلید مذہب پائی جاتی ہے (کیونکہ دلیل قوی پر عمل کرنا عین ارشاد امام ہے) دیکھو امام عصام بن یوسف نے مسئلہ رفع یدین مین امام ابوحنیفہؒ کا مذہب چھوڑ دیا ۔ اور باوجود اس کے وہ حنفیون مین شمار ہوتے ہین ۔ اسی کا موید ہے جو ہمارے معتبر اہل فتاوی نے نقل کیا ہے ۔ کہ امام ابو یوسف نے ایکدن مسئلہ طہارت قلتین مین امام شافعی کے قول پر عمل کرلیا تھا ۔ پس ہمارا گلہ (یا فریاد) اپنی زمانہ کی جاہلون کی طرف سے خدا کی جناب مین ہے ۔ کیونکہ وہ اس شخص کو جو بلحاظ قوت دلیل کسی مسئلہ مین اپنے امام کی تقلید ترک کرے طعنے کرتے ہین اور اسکو اسکے

ویعلم ایضا ان الحنفی لو ترک فی مسئلة مذہب امامہ لقوة دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقة التقلید بل ہو عین التقلید فی صورة ترک التقلید الا تری الی ان عصام بن یوسف ترک مذہب ابی حنیفة فی عدم الرفع ومع ذلک ہو معدود فی الحنفیة ویؤیدہ ما حکاہ اصحاب الفتاوی المعتمدۃ من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یوما الشافعی فی طہارة القلتین والی اللہ المشتکی من جہلة زماننا حیث یطعنون علی من ترک تقلید امامہ فی مسئلة واحدة لقوة دلیلہا ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب عنہم فانہم من العوام انما العجب ممن یتشبہ بالعلماء و یمشی مشیہم کالانعام ۔

(فواید بہیہ صفحہ ۴۹)

مقلدون سے نکال دیتے ہین- ان کے اس فعل پر کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی
ہین تعجب تو اُن لوگون سے آتا ہے جو علماء بن بیٹھے ہین اور جاہلوزون کی طرح
اون جاہلون کی چال چلتے ہین"-

ولیکن یہ یاد رہے کہ ایسے ضدی حنفی اس ملک مین بہت کم ہین ان کی
سبب کل حنفیہ بدنام نہین ہوسکتے ہ

ایساہی **نصیحت مساواۃ تعظیم ائمہ** سے ہمارا مقصود یہ نہین ہی
کہ وہ سب ائمہ جملہ کمالات وصفات مین مساوی ہین - ہمارا مقصود صرف یہ ہے
کہ وہ سب واجب التعظیم ہونے مین مساوی ہین - گو بعض کمالات سے بعض ائمہ کو
مزید خصوصیت ہے جیسے کثرت احادیث سے امام بخاری وغیرہ آیمہ حدیث کو
خصوصیت ہے اور مزید قوت استنباط واجتہاد سے امام ابوحنیفہ وغیرہ آیمہ
فقہاء کو وعلی ہذا القیاس ہ اور اس تفاوت صفات وخصوصیات سے کیسکی
تعظیم کے وجوب مین فرق نہین آتا- اس تفصیل مقصود سے ہماری نصیحت کا انصاف
پر مبنی ہونا ثابت ہوا- اور اس کے ضمن مین یہ بھی بیان ہوا کہ عموماً حنفیہ کو تارک
یا منکر حدیث کہنا محض افترا ہے - اور اُسکا تفصیلی ثبوت جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ
مین موجود ہے جسکا خلاصہ رسالہ نمبر (۵) جلد (۹) مین اب منقول ہوا ہے ہ

رہا ہمارے بھائیون کا یہہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث ہین
اور ان کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین"- اسکا پہلا حصہ تو مصنفین حنفیہ کے
نزدیک بھی مسلم ہے وہ صاف تصریح کر چکے ہین کہ پچھلے آئمہ مجتہدین امام شافعی
وامام احمد بن حنبل اور آئمہ محدثین کی نسبت امام ابوحنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین-
امام **شعرانی** نے کتاب میزان کے صفحہ ، وغیرہ مین کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے وقت
حدیثین جمع نہوئی تہین اسلئے حدیث اُن کو کم ملی - دوسرے امامون کے وقت

حدیثین جمع ہو گئین توان کو زیادہ میسر آئین جسکو ہمارے زمانہ کے منصف حنفی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب النافع الکبیر کے صفحہ (۱۸) مین نقل و تسلیم کیا ہے اور یہ سب عبارتین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۶ء مین منقول ہین *

مگر اس کا دوسرا حصہ محض افترا ہے جسکا منشا ان لوگون کی بے علمی و نافہمی ہے - اس امر کا کوئی اہل عقل قایل نہین اور نہ ہوسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین صحیح پہنچی تہین *

ان لوگون کے اس افترا کا منشا یہ ہے کہ ابن خلدون حضرمی نے اپنی تاریخ العبر مین کہا ہے (جسکو نواب صاحب بہوپال نے اپنے رسالہ حطہ مین بعینہٖ نقل کیا ہے) کہ امام ابو حنیفہ کی روایت حدیث سترہ تک پہنچی ہے -

فابو حنیفة رح یقال بلغت روایة الی سبعة عشر حدیثا او نحوہ - (تاریخ ابن خلدون و حطہ)

جسکے صحیح معنے یہ ہین کہ جو حدیثین امام ابو حنیفہ رح نے لوگون کو سنائین اور روایت کی ہین انکی تعداد سترہ ہے اس سے ہمارے بے علم بھائیون نے یہ سمجھ لیا کہ جو حدیثین امام ابو حنیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی ہین اُن کی تعداد سترہ ہے اور ان بیچارون نے نہ سوچا کہ ایک شخص کا لوگون کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو روایت کرنا اور امر ہے اور اس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث کا پہنچنا دوسرا امر ہے - اُنہون نے امر اول کو امر دوم سمجھ لیا اور لوگون پر سنایا اور سمجہایا کہ ابو حنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین پہنچی تہین - ان کے اس افترا کا جواب خود ابن خلدون کی اسی کلام مین موجود ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ حضرات لے بھاگے ہین کلام سابق کے متصل ہی ابن خلدون نے کہا ہے (چنانچہ حطہ مین بھی

بصفحہ ۴۴۳ منقول ہے) کہ بعض دشمنون اور ظالمون نے یہ بکواس کی ہے کہ آئمہ

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين
الی ان منہم من کان قليل البضاعة فی
الحديث فلهذا قلت روايته ولا
سبيل الی هذا المعتقد فی کبار الائمة
لان الشريعة انما توخذ من الکتاب
والسنته ومن کان قليل البضاعة
من الحديث فيتعين عليه طلبه وروايته
والجد والتشمير فی ذلك لياخذ الدين
عن اصول صحيحة ويتلقی الاحکام عن
صاحبها المبلغ لها وانما قلل منهم من
قلل الرواية لاجل المطاعن التی تعترضه
فيها والعلل التی تعترض فی طرقها سيما
والجرح مقدم عند الاکثر فيوديه الاجتهاد
الی ترك الاخذ بما يعرض مثل ذلك
فيه من الاحاديث وطرق الاسانيد
ويکثر ذلك فتقل روايته لضعف
فی الطرق -
(تاريخ ابن خلدون صفحہ ۴۴۳)

مجتہدین سے جس نے روایت
حدیث کم ہے اس کی بضاعت علم
حدیث مین کم تھی (یعنے اس کو
حدیث کم پہنچی تھی) اسی لیے اُس نے
روایت بھی کم کی - اور در حقیقت
اکابر آئمہ کی جناب مین ایسے (بد)
اعتقاد کو کوئی راہ نہین ہے - کیونکہ
شریعت تو کتاب وسنت سے لیجاتی
ہے پھر جس امام شریعت کی علم حدیث
مین پونجی کم تھی اسپر واجب تھا کہ اسکی
طلب وتحصیل مین کوشش کرتا تاکہ
صحیح اصول سے دین کو اخذ کرتا - ان
آئمہ سے جس نے روایت حدیث کم
لی ہے اُس نے امور طعن کے سبب
جو صحت حدیث پر عارض ہوتے ہین روایت
حدیث کم کی ہے اس کا اجتہاد احادیث
محل اعتراض کے ترک روایت پر
باعث ہوا ہے اسی وجہ سے اسکی نقل
روایت مین کمی ہوئی +

راقم کہتا ہے - ابن خلدون نے جو اس قلت روایت کی علت بیان کی ہے اس سے ہمکو

اتفاق نہین ہے (چنانچہ ضمیمہ سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء مین ہم اس امر کا اظہار کر چکے ہین) ہمارا اتفاق ابن خلدون کی اس بات سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کے کثرۃ احادیث روایت کرنے سے یہہ سمجھ لینا کہ ان کے معلومات بہی اسیقدر قلیل تہے حق و انصاف نہین ہے ۔

اب امید ہے ہمارے ناواقف بہائی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ بات کہ اُن کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین نہ کہینگے ۔ اور اس غلط بیانی سے باز آئین گے ۔

ایساہی ہم اپنے علاتی بہائیون **حنفیہ** سے اپنے عینی بہائیون **اہلحدیث** کے حقمین یہ **چاہتے ہین** کہ وہ ان کو فروعی اختلاف کے سبب دین سے خارج نہ سمجہین اور بنظر اصول عقائد [illegible] اسی محبت کی نگاہ سے دیکہین جس سے وہ اپنی بہائیون حنفیہ یا اور علاتی بہائیون شافعیہ وغیرہ مخالفین فی الفروع کو دیکہتے ہین **اور** اپنی کتب اصول و فروع کیطرف مراجعت فرماکر یہ خیال کرین ۔ کہ ان کے اکابر مذہب نے اُن **اہل قبلہ** کی جو اصول و فروع دونو مین ان کے مخالف ہین (جیسے شیعہ خوارج وغیرہ) تکفیر نہین کی ۔ اور صاف تصریح کردی ہے ۔ کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے **اہلحدیث** تو صرف بعض فروعات مین ان کے مخالف ہین جنکے خلافیات کی نسبت ان کے متشدد علمانے بہی یہ کہدیا ہے کہ وہ ایسے خطا ہین جن مین صواب کا احتمال ہے ٭

لا نکفر احدا من اهل القبلة ۔
(شرح عقائد وغیرہ)
اذا سئل عن مذهبنا ومذهب خصومنا قلنا مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب خصومنا خطاء يحتمل الصواب ۔
(اشباہ وغیرہ)

اور یہ بہی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ اجتہادیات مین خطا محل عفو ہے بلکہ یہ خطا صواب کی مثل ہے جسپر ایک ثواب ملنے کی امید ہے ٭

شاید ہمارے علاتی بہائی خفنیہ یہ **عذر** پیش کرین کہ جن مخالفین آج کل کے اہلحدیث

ہمکو بدعتی و مشرک و بیدین سمجھتے ہین تو ہم اُن کو کیون بیدین نہ کہین - اس عذر کے جواب مین اوّلاً تو ہم یہ کہتے ہین کہ بدگوئی کے بدلے بدگوئی مردانگی نہین فتوت و مروّت یہ ہے کہ بدگوئی کا جواب نکوئی سے دین ✤

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اساء

بنا بر علیہ ہمارے علاقی بہائی حنفیہ کو جو اپنے اصول و فروع کے پابند ہین مناسب ہے کہ اگر کوئی نادان گروہ اہلحدیث سے انکو برا بھی کہے تو اس کے بدلے وہ ہمکو برا نہ کہین اور اسمین اپنے اسلاف کی پیروی کرین جو خوارج جیسے متشدد و مکفرین خلایق اور روافض جیسے مکفرین طبقہ اعلی اہل اسلام کو کافر نہین کہتے ✤

اس التماس کو ہمارے علاقی بہائی حنفیہ معرض قبول مین جگہ ندین تو ان کے اس عذر کے جواب [illegible] برا کہنا چاہتے اور قصاص لینا ہی پسند کرتے ہین تو خاصکر ان اشخاص گروہ اہلحدیث کو جو انکو برا کہتے ہین یا اُن کے آئمہ مذاہب کی توہین کرتے ہین جو کہنا چاہتے ہین کہین - چند نالایق افراد کے سبب کل گروہ پر بدگوئی کا گمان نکرین - اور نہ کل گروہ کو برا کہین ✤

اس گروہ کے اکابر و خواص مذہب حنفی کے مقلدین اور انکے آئمہ کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ ان کے بدگوون اور طاعنون کو برا سمجھتے ہین ✤

شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) اپنے فتوون مین جو مقلدین کے رسایل مین درج ہو کر چھپ چکے ہین صاف فرمایا ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلقاً گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے - اور آپ باتباع و توافق رائے اپنے شیخ مولانا محمد اسحاق مرحوم یہ بھی فرمایا کرتے ہین کہ جو شخص آئمہ مجتہدین کو برا کہے وہ چھوٹا رافضی ہے ✤

نواب صاحب بھوپال نے اس باب مین ایک سو چار ۱۰۴ صفحہ کا ایک مستقل رسالہ

تالیف کیا ہے جسکا نام "جلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ" ہے اور اور اسکا خلاصہ مطالب اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۶ مین منقول ہو چکا ہے - اسمین آپنے طاعنین ائمہ مجتہدین کو جاہل و شوریدہ کہا ہے - اور اس مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نص کے مقابلہ مین تقلید کو شرک جانتے ہین مگر کسی مقلد پر کفر و شرک کا فتوی نہین لگاتے - جسکا سر وہی ہے جو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۲) جلد (۹) کے صفحہ (۴۳) و نمبر ۱۲ جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ مین بیان کر چکے ہین

اشاعۃ السنۃ سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح وغیرہ آئمہ مجتہدین کی بدگوئی بیدینی ہے اور مقلدین مذہبی حنفی وغیرہ کو کافر یا مشرک یا بدعتی کہنا [illegible] اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۹ و جلد ۶ نمبر ۷ و جلد [illegible]

ان تصریحات کے ساتھ ہمارے علائی بہائی حنفیون کو کب مناسب ہے کہ چند جہلاء کی بدگوئی کے سبب کل طائفہ پر بدگوئی کا گمان کرین - اور سب کو برا کہین آیندہ ان کو اختیار ہے - وما علینا الا البلاغ *

"مشاورت کا مشورہ" اس مضمون کو ہم جگہ نہونے کے سبب نہین لکھ سکے - وہ پھر کبھی سہی بالفعل ہم ایک رسالہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جسمین مشاورت کے متعلق ایک مختصر مضمون درج ہے اور علاوہ بران اسمین رسوم مروجہ شادی وغیرہ پر دلچسپ بحث ہے - وہ رسالہ غنچہ مراد ہے جسکے مولف ہمارے دلی دوست مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد ہین اور وہ بقیمت ۲ / ۲ بشمول محصول ڈاک مولف سے ملسکتا ہے *

تلخیص رسالہ علم الہی عقلی

(جسکا سلسلہ نمبر ۵ جلد ۹ [illegible])

(۹ نمبر ۵ جلد ۹ [illegible])

138

بقیہ فصل اول باب اوّل

۸- اگر کوئی کہے کہ تم نہین جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے ہین تو بس تمہین کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنا بانی ہے رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے۔ جاننا چاہیے کہ ناستک مت والے اِس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ❊

فصل دوسری

[illegible]

۱- فرض کرو کہ اس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور کوئی اسکا بانی ہے ❊

۲- وہ یہ بھی سمجھتا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اُس سے نکلین سبھون کا بانی وہ ہے ❊

۳- اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہے یہ نتیجہ قائم رہیگا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ اِن کا بانی کون ہے ❊ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی

جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب
کرنے والے کے نہیں ہوسکتی ہے سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا
کافی جواب نہیں ہے ❖

۴ - شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیان
بنتی چلی آئی ہین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہیں کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہان سے
آئی اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے
اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی
حکمت کہان سے آئی حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اور اگر
کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی دوسری گھڑی سے نکلی اور اسی طرح کروڑون نکلین
[illegible] یہی حال ہے [illegible] ہے لیکن حکیم نہین کاریگری ہے لیکن کاریگر نہین
ترتیب ہے لیکن کوئی ترتیب کرنیوالا نہین سو ناستک مت والون کے دعوی سے
یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ بالکل عقل کے خلاف ہی ❖

دوسرا باب

لانا دلیل مذکورہ کو خلقت کے بیان مین

دلیل یہ ہے کہ حکمت سے حکیم اور کاریگری سے کاریگر اور ترتیب سے ترتیب کرنیوالا
ثابت ہوتا ہے - جاننا چاہئے کہ جیسی گھڑی مین حکمت اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے
ایسی ہی خلقت مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہی اب ہم ایک قدرتی
چیز کیطرف کہ وہ آنکھ ہے غور کرین گے اور اوسکو انسان کے ایک اوزار کے مقابلہ
مین کہ دوربین ہے رکھین گے ❖

اب دیکھئے کہ جو مطلب اور حکمت دوربین مین ہے وہی آنکھ مین بھی ہے -

ہمعصرونکو دوستانہ نصیحت

ہمارے ہمعصر حباب بخوبی جانتے ہین کہ باہم جنگ و جدال کو ہم ایکدت سے ترک کر کے باہمی مصالحت و اصلاح کیطرف متوجہ ہین - ایسی حالت مین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کے منصب پر ہین کب مناسب ہے کہ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ رکھین - اور وہ بھی ایسے امور مین جنمین چھیڑ چھاڑ کوہ کندن و کاہ برآوردن سے بڑھکر کوئی ثمرہ نہین ٭

ایک ہمعصر مدت سے ان امور کو ثابت کرنیکے درپے ہین کہ مولف اشاعۃ السنۃ[1] امام ابو حنیفہ کا توہین کنندہ ہے اور اُسنے[2] نوح بن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہے - اور[3] امام بخاری نے دو بچون کے ایک بکری کا دودھ پینے سے رضاعت کا فتویٰ دیا تھا جسکی سبب انکا بخارا سے اخراج ہوا -

ہر چند ہم انکو بلا تخاطب تجاہر دو دفعہ (نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجھا چکے ہین کہ ہم امام ابو حنیفہ کی توہین کو [illegible] ہین اور اس امام [illegible] معتقد ہین - اور نہ ہمنے نوح بن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا - نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہے تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے - اور امام بخاری نے بکری کے دودھ سے رضاعت ثابت ہونیکا فتویٰ نہین دیا ہے بخارا سے انکے اخراج کا سبب اور ہے جو ثقات اہل سیر نے بیان کیا ہے" - **ولیکن** وہ صاحب نہین مانتے اور اپنی اسی بدگمانی و غلط بیانی پر اصرار کئے جاتے ہین -

ومعہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و دلایل سے کرتے ہین - جسمین نظر کرنا (چہ جائیکہ انکا جواب دینا) محض لاطایل نظر آتا ہے - اسکی تمثیل مین ہم اُنکا ایک بیان پیش کرتے ہین -

ہمنے انکے الزام دوم (کہ مولف اشاعۃ السنہ نے نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہے") کے جواب مین نمبر ۱۲ جلد ۸ مین **کہا تھا** کہ ہمنے ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر کہا ہے کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہے تو یہ شخص لائق اعتبار نہین ہے اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین اسمین تعلیق بالمحال بھی جائز ہے" - اسکے **جواب** مین **آپ نے** بے سمجھے بوجھے یہ **فرمایا تھا** کہ جہان تعلیق بالمحال نہو وہان مقدم کا وجود ضروری ہے" اسکے **جواب** مین **ہمنے** نمبر ۱ جلد ۹ مین

لکھا تھا کہ اگر ہماری قضیہ اِن کان نوح ابن القرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ میں تعلیق بالمحال نہیں اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن القرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن ہی و مسلم ہے تو پھر سوالِ اعتراض کہاں باقی رہا ہی" اور اسکی ساتھ یہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس یہ فہم و علم اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمیں اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی مونہہ کی نکلی ہوئی بات کو نہیں سمجھتے تو پھر آپکو ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی۔ اسکی جواب میں آپنے فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن القرغانی الخ میں علم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی نفس الامری اور واقعی طور پر یہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید میں اس عبارت مسلّم کو پیش کیا ہی "قال العلامۃ الدوانی کذب التالی فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لایلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنا ہیقتہ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ وان کانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سی یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتے ہیں اور نہ قضیہ شرطیہ کے [illegible] معنے سمجھتے ہیں۔

لہذا ہم [illegible] کو در پردہ بھی مخاطب نہیں بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہیں دیتے جنکا مبلغ فہم یہ ہی کہ وہ اپنی مونہہ سے نکلی بات بھی نہیں سمجھتے اور بحث ایسے امور میں کرتے ہیں جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ مرتب نہو ایسے خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آئندہ وہ ہم سے خطاب کی ہوس کرینگے تو ناچار ہم انسے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے۔ ہاں انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلّم الطرفین سے اس امر کا یقین دلا سکتے ہیں۔ یہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلّم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کری درج رسالہ کریں +

ایک نوجوان اور ہیں جو شخص اپنی غلط فہمی سی ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہو بیٹھے ہیں باوجودیکہ وہ ہماری انکار مبادلہ پرچہ پر ہمکو تحریری عہد بھی جلد کر چکی تھے کہ "میں انشاء اللہ تعالی ہرگز جدل کو راہ نہ دونگا۔ آپ ضرور اپنا پرچہ میری پاس روانہ کیا کریں"

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلسی دوست رکھتے ہیں اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف میں

ہ یہ اسلئے کہا ہے کہ بالمواجہ تو پہلے ہی اسے خطاب نہیں کیا گیا۔

۱۹۵۰

اِشَاعۃُ السُّنَّۃِ النَّبَوِیَّہ

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃ

نمبر ہفتم و ہشتم و نہم معہ جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسایل الجہاد" جسکی طرف بار بار سے ناظرین کی آنکھیں لگ رہی تھیں ۴۸ صفحہ مین ڈبی کاغذ پر چھپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۸ر ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجائیگی ۵ر خریداران اشاعۃ السنۃ کو اس کا [illegible] باقی بھی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔

اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی دو ثلث تک ہوچکا ہے اسکے چھپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے۔ خریداران اشاعۃ السنۃ اسکی قیمت ۵ر بھی جلد ارسال کرین یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائین تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آئندہ پر ہے) ناظرین پسند کرین تو اسکے ساتھ یہ بھی یقین کرلین کہ اس قسم کے مضامین اصلاح حالت قوم کا صرف اردو مین شایع ہونا جلد اور کافی

فایدہ نہین دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین پورے پورے اور جلد وہی گذر سکتے ہین جو انگریزی مین ہون۔ ولیکن انگریزی مین ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنۃ کے فنڈ مین جسقدر فلوس ہین وہ خریداران و معاونین کو انکے پرچہ انگریزیا جو مین ہے دیکھنے سے بخوبی نظر آسکتے ہین۔

[illegible] خریداران اشاعۃ [illegible] گی [illegible] خطوط تقاضا کے جواب تک نہین دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنۃ اس بےمہری اور ناہمدردی کو دور کرین اور جنکے ذمہ جو کچھ باقی ہو وہ ارسال کرین۔ اسمین ہم انگریزی کا کام چلا لینگے ایسا نہو (اور امید بھی نہین کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بہی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کرین جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکے نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک و مستحق ہین جو چندہ دین۔ اشاعۃ السنۃ کو اس سے کوئی خاص تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کرین خاکسار سے خط و کتابت کرین

فہرست مضامین

(۱) تمہید ضروری
لایق ملاحظہ گورنمنٹ [illegible]
اعیان فرقہ اہلحدیث [illegible]
(۲) فرقہ اہلحدیث اور گو[illegible]
جس مین ممانعت [illegible]
وہابی کا ذکر اور [illegible]
گورنمنٹ کا شکریہ [illegible]
(۳) اہل اسلام کی [illegible]
موقع جوبلی پر [illegible]
کی شہادت۔
(۴) مخاطب اہلحدیث [illegible]
خیر دل آزار ہونے [illegible]
دوسرے فرقون [illegible]
شہادت
(۵) نقل ایڈریس اہلحد[یث]
جو لفٹنٹ گورنر پنجاب
خدمت مین پیش کیا گیا۔
(٦) الاقتصاد فی مسا[یل]

تصحیح غلطی

نمبر [illegible] صفحہ ۲۰٦ [illegible] نمبر [illegible] غلطی سے لگ گیا ہے ناظرین [illegible] ۵، ۷ سمجھین۔

مشورہ

استعمال گشتہ طلا کا موسم [illegible] شاملو ضلع مظفرنگر کے [illegible] عبدالرحمن صاحب سے اسکا [illegible]

ابوسعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنۃ لاہور سے شایع ہوا
وکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سی واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلا ضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین - ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لیے ہم اُن مضامین سی پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین -

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سی قطع تعلق کرنے سے نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے - اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سی رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی اثر [illegible] ہے - یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے - ومع ہذا ہماری مضمون "دنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا -

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور ہمعصر اقوام سی بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور ابتک موجود ہین -

تمام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبہالا - اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا - مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجاے ترقی تنزل کا موںہہ دیکھنا پڑا -

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

متوجہ رہا - اور انکی وعظون اور بنا دیون کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا - یہ خیال کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا - اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اعلی سبب ہین - اسی بیخیالی مین وہ اپنی مسجد ونمین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہو کر یاحی یاقیوم پڑہتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی کے اسلامی بہائی تہی مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجہایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور بیان کرتے ہین - اور اپنی دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حق مین بد دعا کرتے ہین علی ہذا القیاس - جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجہا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا - و بنا بر علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی - اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی - اپنے اسلامی بہائیون کی (جو صرف بعض فروعات مین انکے مخالف تھی) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے - عدالتون مین گئے تو وہان سے اسی اتہام بیجا کے سبب بلا حقرسی واپس آئے - پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یاحی یاقیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہو گیا -

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو یہہ تعجب انگریز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہلحدیث" ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو) *

* اسکی تصدیق گورنمنٹ کو اہلحدیث کی اس درخواست سے ہو سکتی ہے جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین شایع ہوئی ہے اور وہ بواسطہ گورنمنٹ ممالک مغرب و شمال و اودہ سابق وایسرائے لارڈ ڈفرن کے حضور مین پیش ہو چکی ہے (دیکھو یادداشت دفتر گورنمنٹ مغرب و شمال و اودہ و پنجاب [illegible]

پوری آزادی حاصل نہین ہی۔ باینہمہ یہی فرقہ بزخواہ سلطنت متصور ہو تو کمال تعجب کا محل ہی اور ان ابیات کا مصداق ؎ ور دہر ہو مین نکرو انہم کافر الخ۔ ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔ اور ایسے اکابر فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہی اس خیال سی اُسنے اپنی خواب غفلت مین سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع کیا۔ اور اُدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سی (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار رعایا کے لئے یکسان کھلا ہی) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف متوجہ کیا۔ اور اسباب مین متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ مین درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ مین عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ مین بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ [illegible] مضامین [illegible] بلاضرورت و خالی از فایدہ ہین انکا فایدہ و ضرورت صرف مذہبی مسایل کی اشاعت کیضرورت سی بڑہکر ہی اس تمہید کو پڑہکر امید ہی ہماری اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کی اکابر و رہبر اس ضرورت کا بڑہ کر ہونا تسلیم کرینگے۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کر کے جابجا اسی قسم کی کارروائیان شروع کر دینگے۔ واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس مین اور مصنفین اپنی کتب و رسایل مین اس قسم کے مضامین شایع کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے مین سرگرمی کی کوشش کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹون اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کر کے اپنی قوم کے حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرینگے تب وہ آزادی سے اور بلا مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہونگے اور قومی ترقی کی حصہ دار بن سکینگے۔ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کی مذہبی اور عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا جسکا نتیجہ بھی عمدہ ظاہر ہو چکا جو ناظرین کو ملاحظہ نمبر ۲ سی معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہین کر سکتا یہ انہی لوگونکا منصب ہے جو مقامی مقتدا ہین وہ بھی براہ مہربانی اب اسطرف متوجہ ہون صرف درس تدریس و باہمی مناظرات و مباحثات مین اپنی اوقات و تصانیف کو [illegible]

* اسکی تصدیق ناظرین کو اشاعۃ السنۃ سنین گذشتہ خصوصاً جلد ۸ کے نمبر ۱۰ وغیرہ کے اور گورنمنٹ کو مراسلت گورنمنٹ پنجاب مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۸۵ء نمبر ۹۰ کے ملاحظہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

ہفتم ہشتم نہم سہ جلد ہفتم

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ ”وہابی“ کی استعمال کو مسدود کیا جائے ۔

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین [illegible] اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض“

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برارت و نفرت ثابت ہے ۔ اِس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ ”یہ اہلحدیث اپنے حق مین اِس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے ۔ اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین ۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین ۔ کہ وہ اِس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین ۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ ”اہلحدیث“ سے جو انکا پُرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون ”اہلحدیث قدیم ہین یا جدید“ جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین ۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے
مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے
اپنے سرکلر* مجریہ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۸۶ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب وشمال و اودھ نے
اپنی یادداشت* نمبری ۲۷۹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۸ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے)
اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین
ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین -
ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان ہین
گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ
مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو
گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید وپیروی بعض
افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول وپالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے
اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین - لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا
دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی
خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فسادپسند وبدنیت لوگ برے معنے پر
حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے - بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر ومتداول کردے کہ سرکاری
احکام وتحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے - اور
اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے
اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین"
اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی - اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

* یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین - اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰)
جلد ۸ مین منقول ہین ۔

پنجاب مین پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرمائے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلائے ❖

اس درخواست کو ہمارے رحمدل اور فیاض **لفٹنٹ گورنر** پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول مین جگہ دی اور بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت مین اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ❖

مسلمانون کے حال پر رحم فرما ہر دلعزیز وسیرائے و **گورنر جنرل** لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے رزین سے اتفاق رائے ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہہ بھی **احتمال** تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ وہابی کے لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس سبب مین اس گروہ کے بعض مہذب مخالفون یا نا واقفون کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ **غیر مقلد** سے یاد کرتے ہین) اعتماد کیا جاتا۔ اس **احتمال** و خیال کی **مدافعت** کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام سملہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ❖

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہین اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہین۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہین وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کرین"

اس **اشتہار** پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب۔ ممالک مغرب و شمال و اودھ۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ✦

اُن استہتار کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ بران اشاعۃ السنۃ کی پچھلی جلدون اور تصانیف آنرایبل سید احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو - اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک فتویٰ علماء حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم زمان اور خطاب ان کے لیئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے - اور اپنی پرانی کتب مذہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا - اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ✦

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد قرار پاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ✦

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "**اہلحدیث**" خود کیون مقرر کیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہی) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا۔ چنانچہ اے پی مگڈانل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین *

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکے"

× × آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی۔ × × × اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول [illegible] گورنمنٹ [illegible] منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیوڑنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ٹینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق و قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی مگڈانل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہو گا۔ ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کرینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہو گا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزاری کا موجب نہین ہوسکتا شائع کیا (جسمین سولہ کتب معتبرہ فقہ سی اس مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام مین تسلیم کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو ہمعصرون کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا افیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام ہمعصرون نے اپنی اخبارون مین پرزور ریمارکون اور تائیدون کے ساتھ شایع و مشتہر کیا اور ان ریمارکون مین اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخبارون کے ریمارکون سے جو بقول جناب [illegible] ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگا) اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقع جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے اپنی تحریرون اور کاغذون مین اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے مخاطب کیا۔

چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین جو بجواب اس درخواست اہلحدیث کے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی مین شامل ہونے سی عزت بخشین اور ان کی طرف سے ایڈریس مبارکباد لینا منظور فرمادین وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سی مخاطب فرمایا ہے درباری ٹکٹ جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمین بھی اہلحدیث کے خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین دربار گورنری مین (جبکہ اہلحدیث کا ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرماکر

پیش[*] کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" از خود مقرر کرنا اور اس تقرری خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حق رسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیر خواہ والیسرائے لارڈ ڈفرن اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن کا تہ دل سے شکر گذار ہے اور بعوض و شکریہ اس احسان اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) علے الخصوص احسان آزادی مذہب کے [illegible] سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) **اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی کی** تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں روسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سات کمرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکساں پلاؤ۔ زردہ۔ قورمہ پیش کیا گیا۔

۸ بجے صبح سے ٹھیک ۱۲ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمیں نواب نوازش علی خان صاحب بہادر

[*] ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔
وسط مارچ ۱۸۸۶ء کو لفٹنٹ گورنر سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے از راہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے آپکو (یعنی اس فرقہ کو) اہلحدیث کا خطاب عطا کیا ہے جسکا خاکسار نے بڑے ادب سے شکریہ ادا کیا۔

سی - آئی - ای لائف پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور - نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور - اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر و شکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لا سکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے - اُنہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بہیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا - [illegible] عبد المجید خان صاحب بہادر سی ایس - آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لا سکے) اور جناب نقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندھے خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکر گذار ہے تعداد اہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہو سکا مگر عام ناظرین و حاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا +

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکرٹریون اور مصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی - مگر ہز آنر نے اظہار مسرت و ممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہو چکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرما سکتے +

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سُنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو سے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیون کی [illegible] اکثر کی زبان سے کلمہ "اہلحدیث" جاری تھا ❊

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے - ان مین سے نمبر ۲ اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ⁂ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

⁂ وہ یہہ ہے ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین ❊

(۲) برٹش رعایاے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہو گا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہو گی - اور اسکے بال بال سے صداے مبارکباد نہ اُٹھتی ہو گی - مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانروائی

اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب بمبئی مدراس و بنگال وغیرہ اعیان اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن مین صرف چھ اشخاص دربار گورنری مین حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث۔ مولانا حفیظ اللہ خان صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے عین ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت اسکا مقدس مذہب سکھاتا اور اسکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہی اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد مین دیگر مذاہب کی رعایا سے پیشقدم ہے علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت وعقیدت اور دعائے برکت مین چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتون اور نعمتون کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے ازانجملہ ایک [illegible] مذہبی آزادی [illegible] یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے ◆

(۳) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاصکر اسی سلطنت مین حاصل ہے۔ بخلاف دوسرے اسلامی فرقون کے کہ اُن کو اور اسلامی سلطنتون مین بھی یہ آزادی حاصل ہی۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہی کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائین زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہین ◆

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہین کہ خداوند تعالے حضور والا کی حکومت کو اور بڑھائے اور تادیر حضور والا کا نگہبان رہے۔ تاکہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت مین امن اور تہذیب کی برکتون سے فائدہ اُٹھائین ◆

تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر۔ ڈپٹی قادر بخش خان صاحب پنشنر آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ دم مبذول ہوا ہے۔

اس موقع پر گروہ اہلحدیث نے جسقدر احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت و محبت سلطنت کا اظہار کیا اسیقدر انکے خطاب "اہلحدیث" کا خوب اشتہار ہوا اور بر طبق **مصرعہ مشہورہ** چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار اس اظہار مسرت مین گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا مطلب بھی نکلا۔

جماعت اہلحدیث [illegible] مجمع عام اہل اسلام مین بھی

٭ اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور مہتمم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے خاص اس کار خیر کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی جسکے سکرٹری ہمارے پیارے ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی سوسائٹیون (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبرون اور سبھی اسلامی فرقون اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگون کو مدعو کیا تھا۔ اس مجمع مین انجمن اسلامیہ کے ممبرون نے (جنمین خصوصیت کیساتھ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہین) بڑی پُرجوش اور مؤثر تقریرون سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتون اور آسائشون کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلون مین دعا صحت و سلامتی قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعا خیر وعافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے
دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد* ضلع اجمیر
وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا +
اس شکریہ ومسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری
اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا
جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن
اور ہز آنرز سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہیے - بنا بر علیہ یہ قرار
پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ
اعیان کل ہندوستان وپنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنرز چارلس

اسی دن انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین [illegible] ہزار مساکین کو مکلف کھانا
[illegible]
دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا +
انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون
کی اوستاد ورہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری
پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین +
خداتعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور
معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے +

بقیہ حاشیہ

* نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی
نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب
ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ ونصیحت وخیرخیرات
ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمرو اقبال کے لئے جناب باری مین دعا
کی گئی + (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ع)

ایچیسن کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت مین پیش کرے*

اس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچین تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سکنائے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین" تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین*

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس ارسال کرین*

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جائے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل مین لائینگے

اخیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

علاقتی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کرین گے ✤

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۳۷

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء جسمین آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہونے کا آپ دعوے کرتے ہین اسکی نسبت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری احکام مین منع کیا جائے ۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپکی خدمت مین نقل چٹھی نمبری ۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ارسال کرون جو قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور اس مین حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جائے ✤

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۷۴۵ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابین آئی تھین معہ ان استشہادات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کرکے اپنی چٹھی ہاے مابعد کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہون ✤

مین ہون جناب

آپکا نہایت فرمان بردار خادم

ایچ - ماڈ

ازطرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء

ازجانب قایممقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۴۴۰ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپکو اطلاع دون کہ حضور [illegible] گورنر جنرل باجلاس [illegible] اپنا اتفاق [illegible] پریس ایجنین سے اس بارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات مین مسدود کیا جائے *

اخبارون کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۷ء

گذشتہ پرچہ مین جو مضمون ہم نے اسبارہ مین درج اخبار کیا تھا اُسمین بہت توضیح کی ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال مین "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لیئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے - تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات مین قطعی طور پر استعمال نکرنیکے حکم کا نفاذ بلحاظ صلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے - اب ہم بہت خوش ہین کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ہان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کیئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے"*

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

"ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اِس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنے باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائیون [illegible] کی نسبت کرین جسکو گورنمنٹ نے بھی اُن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے - ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین - اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین*

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

"جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کی مضمون "اہلحدیث کا خطاب" پر کیا گیا تھا گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا - جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تہی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

*گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی - اس گروہ کی مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے - اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۷

باغی کہے ہین - اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیے جس سے اُسکا
دل دکھے - اَب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین
اِن خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟
اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ
دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین ؟ چنانچہ اوّل ایک مفصل عالمانہ
بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کی مختلف حوالے
دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پُرانا ہے اور دوسرے
حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین
آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ
اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا
فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کرین جس سے
اُنکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھلائیون کی بنیاد ہے - اس بحث کے
متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ -

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے

اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اَب
گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی
توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو اُنہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی
کہ اُنہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے - جس سے اہلحدیث
صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے - پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مُسلّم
ہوچکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجاے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین
کون سا تذبذب گورنمنٹ کو ہوسکتا ہے - کیونکہ یہہ تو ایک بدیہی بات لکھی جاچکی ہے

کہ نام اگر با معنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے مسمے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام با معنی ہو اور مسمے کے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا نجائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس سے کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیر خواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرین گے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون کے بالکل متناقض ہے [illegible] ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جاوے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ **اہلحدیث** کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر جو خود ایک سنت جماعت* شخص ہے اور اُسی **اہلحدیث**

* ہمارے پیارے رفیق بجای لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - **ایکدفعہ** پہلے **رفیق** نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۶ جنوری ۱۸۸۵ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت وجماعت ہین وہ "اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ آجتک اڈیٹر صاحب یہہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت وجماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے گروہ خود اور جہان تک اسکا
علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث
یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے
حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالیسی والی گورنمنٹ ہے
تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا
تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے *

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین
اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانیکی نسبت ہوا ہے یا نہین -
لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث
ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ
کی [illegible] سے واجب اور لازمی ہے" *

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے رفیق نے یہ بات کہی ہے تو اسپر شحنۂ ہند نے
اپنی اخبار ۲۴ جنوری [illegible] مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرے
کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید
ہین جو اہلحدیث نے کتاب وسنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنی پیارے
رفیق طالب اتحاد وتوفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے ایگروہ اہلحدیث کے
مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب وخطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین
وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث
ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند
کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے سو اکثر کتب معتبرات حنفیہ سے منقول
ہوچکا ہے *

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیاں چھاپتے ہیں جنمیں منظور کیا گیا ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں وہابی کا لفظ مسلمانوں کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جائے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آئندہ انکو وہابی نہ لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہیں اور گورنمنٹ نے یہ نہیں ظاہر کیا کہ ان کو آئندہ کس خطاب سے پکارا جائے گا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہیں

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کس تحقیق کے بعد انہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت اور کشاکش کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث مین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × × × × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کر کے کہا ہے)

× × × × جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونوں کے پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہی تو ہمارے ہم وطنوں خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً وتحریراً استعمال نکرنا چاہیے - اگر کرینگے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا لائبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے - بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کش مکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین" *

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ میں پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے - امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوی سو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا - اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جائے - سرکاری خط وکتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہی"

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا اشتہار سے ثابت ہو گیا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین - فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے - جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ رائے کے ساتھ گورنمنٹ ہند مین اُن کی یہ درخواست پیش کی - اور باوجود حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہوں نے از راہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا ممنوع ہو گیا ہے

اعلم العلماء و افضل الفضلاء جناب رشد مآب مولٰنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بمنظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کرکے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین۔ یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مد نظر ہے۔ جسنے اسی دین محمدی کے پیروؤن اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی۔ کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر۔ تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کر دیا۔ کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کرکے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہو سکتا۔ کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو۔

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو - اور ہتک انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو - کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہیں ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکار کر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہماری معزز بہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپکو پاک کرکے اتفاق و اتحاد و ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجھین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین" +

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب دو [illegible] ۱۸۸۶ء

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنٰا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک شقہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہر چند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم حسن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زمانا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجھا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہان تک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہین ہرچند ہم خود گروہ مقلدین سے ہین لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہین سمجھتے جیسے کہ علماء توابع حضرت ابو حنیفہ رح کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی - مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہین جن کی بناپر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تہلگ سمجھنے لگین وحدانیت حق جل وعلا - وحقیقت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سب صاحب یکسان متفق ہین *

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۸۷ء

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل مین مندرج کیا جاتا ہے - پھر بعد نقل چٹھیات کہا ہے *

ایڈیٹر - ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہین - ہم امید کرتے ہین کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے برا جانکر اسکا استعمال کرین گے - اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے مین تامل کیا کرین گے *

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۸ء

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند مین ایک تیز آرٹیکل لکھ چکے ہین - اسکی تائید مین

اَب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہین درج کرتے ہین اور عوام کو بتاتے ہین کہ جس صورت مین خود گورنمنٹ ہند نے لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق مین لائیبل قرار دیا ہے تو عوام الخصوص وہ گروہ جو اہل حدیث کو اس مکروہ اور دل شکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو ورنہ اسکا استعمال منجملہ ارتکاب اُن جرائم کے محسوب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ تعزیرات ہند مین موجود ہے - وما علینا الا البلاغ -

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۷ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات مین اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کردیا۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہین اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہین مگر وہ آپ اپنا بُرا کرتے ہین بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

اللہ خیر الجزاء الخ“ ٭

ریمارک اخبار خیرخواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۷ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنتہ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے
جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ ”حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق رائے
سر چارلس ایچیسن سے اسبارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ ”وہابی“ کا استعمال سرکاری
کاغذات مین مسدود کیا جائے۔ مگر یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ
نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم فرمایا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب
بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولٹیشن گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک
دل آزاری [illegible] پسند ہے [illegible] مسلمانون کی حالت پر
جو کلمہ کے شریک ہوکر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہین جو سخت ایذا
پہنچانے والے القاب ہین“ ٭

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۷ء

”گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ ”وہابی“ کے استعمال کو متروک کردیا ہے
کیونکہ پولیٹکل محاورہ مین وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر * بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی
دل آزاری کا موجب تھا“ ٭

ریمارک اخبار جریدہ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۷ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائیبل تسلیم کرکے اسکے استعمال سے
ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور وطنی بھائیون کو کب مناسب ہے کہ

* یعنی اس گروہ کے مخالفون اور بعض سرکاری عہدہ دارون کے بول چال مین سرکاری تحریرون مین جسکا اثر خیر خواہ عالم
دہلی کو دہوکہ ہوا ہے۔ اور اسپر شحنہ ہند کی اجلاس سے انپر عتاب ہوا ٭

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کرین" ۔

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانون کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے روسے پیورٹین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان " وہابی " کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہوگئی ہے ۔ ہر شخص اسبات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے ۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہوسکتا ہے ۔ پیورٹین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیساکہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اسدرجہ کی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس مادہ مین ہوئے مین ذیل مین شائع کرتے ہین جسکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جاسکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آیندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرین گے ۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے

ریمارک اخبار چنار یکم مارچ ۱۸۸۷ء

ایڈیٹر اخبار چنار سنے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کر کے چٹھیات گورنمنٹ کم

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے *
جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کرکے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہموطنی بہائیون کو کب مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آیندہ اس لفظ کا استعمال نکرین گے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے *

ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۲ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم ذیل مین نقل چہٹی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چہٹی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ درج کرتے ہین جس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کُلّی کردی ہے۔ ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بہائیون اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آیندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے اسکی ایک گونہ ہتک متصور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے *

ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ اوف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آیندہ کے لئے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہین کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے (جنکا

اشاعۃ السنہ 1886

جلد 9 صفحہ نمبر

257 تا 288 کسی جلد سے نہیں

ملے۔

188

وهنا صفات اخرى فى اشتراطها خلاف الاول ان يكون قرشيا اشترطه الاشاعرة والجبائيان ومنعه الخوارج وبعض المعتزلة لنا قوله عليه السلام الايمة من قريش ثم ان الصحابة عملوا بمضمون هذا الحديث فان ابابكر استدل به يوم السقيفة على الانصار حين نازعوا فى الامامة بمحضر من الصحابة فقبلوه واجمعوا عليه فصار دليلا قاطعا يفيد اليقين باشتراط القريشية احتج المانعون من اشتراطها بقوله عليه السلام السمع والطاعة ولو عبدًا حبشيا فانه يدل على ان الامام قد لا يكون قرشيا ۔ قلنا ذلك الحديث فيمن امره الامام اى جعله اميرا على سرية او على غيرها كناحية ويجب حمله على هذا دفعا للتعارض

جو طاقت سے باہر ہے ۔ ہان بجائے ان شرایط کے شرایط ذیل کا اعتبار ضرور ہے (۱) بجسب ظاہر عادل ہو کیونکہ فاسق (ظالم) لوگون کے مال اغراض فاسدہ مین صرف کرتا ہے اور حقوق کو تلف کرتا ہے (۲) وہ عاقل ہو جو شرعی اور ملکی تصرفات کی لیاقت رکھے (۳) وہ حد بلوغت کو پہنچا ہو کیونکہ لڑکے کی عقل ناقص ہوتی ہے (۴) وہ عورت نہ ہو کیونکہ عورتین عموماً ناقص العقل ہوتی ہین (۵) وہ آزاد ہو ۔ کیونکہ غلام اپنے مالک کی خدمت سے فارغ نہین ہوتا تو وہ خلافت کا کام کیونکر کرے گا یہ صفتین (پہلی تین ملا کر) آٹھ یا صرف آخری پانچ بالاتفاق امامت کی شرایط ہین ۔ مصنف کے اس قول مین یہ اشارہ ہے کہ پہلی تین کو

بينه وبين الاجماع او نقول هو مبالغة
على سبيل الفرض ويدل عليه انه
لا يجوز كون الامام عبداً اجماعاً الثانية
من ثلاث الصفات ان يكون هاشميا
شرطه الشيعة - الثالثة ان يكون
عالما بجميع مسائل الدين اصولها و
فروعها بالفعل لا بالقوة وقد شرطه
الامامية [illegible] لظهور المعجزة [illegible]
ليعلم صدقه في دعوى الامامة و
العصمة وبه قال الغلاة ويبطل هذه
الثلثة واشتراطها في الامامة
انا ندل عنقريب على خلافة ابي بكر
رضي الله عنه وكونه اماما حقا و
لا يجب شئ ما ذكر من تلك الاوصاف
فان كونه هاشميا ممتنع والاخيران لا
يجبان له اجماعاً الخامسة ان يكون
معصوماً شرطه الامامية والاسمٰعيلية

شرط نہ ٹھہرانا لائق التفات نہیں ہے -
خلافت میں بعض صفات ایسی ہیں
جنکے شرط ہونے میں بعض لوگوں کو
اختلاف ہے پہلی شرط خلیفہ کا
قریشی ہونا اشاعرہ اسکو شرط ٹھہراتے
ہیں - خارجی اور بعض معتزلی اس سے
انکاری ہیں - ہماری دلیل شرط ہونے پر
آنحضرت [illegible]
ہونے چاہئیں - پھر اس قول آنحضرت
پر آنحضرت کے اصحاب نے عمل کیا ہے
جبکہ سقیفہ کے دن انصار نے امامت
میں جھگڑا کیا تھا تو حضرت ابوبکر نے اس
قول سے تمسک کیا جسکو سب نے تسلیم
کرلیا اور اسپر اتفاق کیا یہہ اتفاق
اثبات پر یقینی دلیل ہے کہ قریشی ہونا
شرط خلافت ہے جو لوگ اس شرط کو نہیں
مانتے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت

ونبطل ان ابابکرؓ لا یجب عصمتہ اتفاقاً مع ثبوت امامتہ۔

(شرح مواقف صـ۷۳۲)

نے حکم دیا ہے کہ امیر یا حاکم کا حکم مانو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی امام قریشی نہین بھی ہوتا

اسکے جواب مین ہم کہتے ہین یہ حدیث اس حاکم یا امیر کی نسبت ہے جسکو قریشی امام وقت نے کسی لشکر یا کسی جگہ کا امیر بنا دیا ہو اس حدیث کے یہی معنے کرنا چاہیے تا کہ اس حدیث مین اور اُن احادیث مین جو قریش کو امامت کے لئے مخصوص کرتے ہین تعارض نہو یا یون کہین کہ یہ فرضی طور پر مبالغۃً کیا گیا ہے اسلئے کہ حقیقۃً غلام بالاتفاق امام نہین ہو سکتا — دوسری شرط اختلافی امام کا ہاشمی ہونا ہے اسکو [illegible] شرط [illegible] اصول و فروع کو دم نقد جانتا ہو نہ صرف ملکہ رکھتا ہو۔ امامیہ نے یہ چوتھی بھی شرط کی ہے کہ امام صاحب معجزہ ہو جس سے اسکے دعوی کی تصدیق ہو۔ ان شروط کے ناجایز ہونے پر یہ دلیل ہے کہ ہم عنقریب صدیق اکبر کی خلافت بدلایل ثابت کرین گے جنمین یہہ شرطین پائی نہین گئین — پانچوین شرط یہہ ہے کہ امام معصوم ہو یہ شرط امامیہ اور اسماعیلیہ نے لگائی ہے اور اسکا ابطال بھی اس سے ظاہر ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت بدلایل ثابت ہے اور وہ معصوم نہ تھے ؁

شرح مقاصد مین بھی ان شروط و صفات امامت کو تسلیم کیا ہے اور اسپر

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولۃ العباسیہ ۔ ۔ ۔ واللازم منتف لان ترک الواجب معصیۃ وضلالۃ والامۃ لا تجتمع علی الضلالۃ [illegible] الضلالۃ لو ترکوہ عن قدرۃ واختیار لا عجز واضطرار (شرح مقاصد)

یہ اعتراض وارد کیا ہے کہ ایسی صفات کا امام تو ایک مدت سے (جب سے کہ خلفاء عباسیہ کی خلافت تمام ہوئی ہے) مفقود ہو چکا ہے پھر اگر ایسے امام کا مقرر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے تو امت محمدیہ کا تارک واجب اور گناہگار ہونا لازم آیا۔ پھر اسکا یہہ [illegible] واجب ہوتا تب لازم آتا جبکہ وہ قدرت واختیار کے ساتھ امام مقرر نکرتے جب وہ ایسے امام کے مقرر کرنے سے عاجز و ناچار ہین تو وہ تارک واجب و گناہگار کیونکر ہو سکتے ہین *

اس زمانہ مین ایک عالم اہلحدیث ابو حفص محمد بن ابی احمد المدینی الحسینی نے ایک کتاب موسوم بحسن المساعی الی نصح الرعیۃ والراعی احکام امام ورعیت مین تالیف کی ہے جو سنہ ١٣٠١ھ مطابق ١٨٨٤ع بھوپال یا آگرہ مین طبع ہو کر شایع ہوئی ہے اسمین بھی اسی تفصیل سے شروط امامت کو بیان کیا اور دلایل قرآن حدیث سے ان کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

۱۹۰

ایسا ہی اور متکلمین و محدثین متقدمین و متاخرین نے ان شروط کو بیان کیا ہے اور عقلی و نقلی دلایل سے اسکا ثبوت دیا ہے - علی الخصوص قریش ہونے امام کی شرط کہ اس کی ثبوت پر کتب حدیث مین بہت زور دیا گیا ہے - لہذا ہم بھی اسکی تائید مین چند احادیث و اقوال محدثین کو نقل کرنا مناسب سمجھتے ہین - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نے آپ سے نقل کیا ہے۔ (۱) امام (خلفا) قریش سے ہونگے یا ہونے چاہئین۔ اور (۲) آپ نے فرمایا ہے چنانچہ ابو ہریرہ نے نقل کیا ہے (۳) حق خلافت (چنانچہ عتبہ بن عبدان کی روایت مین آیا ہے) قریش کے لئے ہے اور (۴) آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ حضرت علی مرتضی نے روایت کیا ہے) امیر قریش سے ہین (یا ہونے چاہئین) نیکو کار نیکون کے لئے بدکار بدکارون کے لئے۔ (۵) اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ ابو ہریرہ رض نے آپ سے نقل کیا ہے کہ لوگ اس

(۱) الایمة من قریش (امام احمد طبرانی ابو یعلے)

(۲) الملک فی قریش (ترمذی)

(۳) الخلافة فی قریش (طبرانی)

(۴) الامراء من قریش ابرارها امراء ابرارها و فجارها امراء فجارها (البزار) (تاریخ الخلفاء شیخ جلال الدین سیوطی شافعی)

(۵) الناس تبع لقریش فی هذا الشان مسلمهم لمسلمهم و کافرهم لکافرهم (صحیح مسلم صفحہ ۱۱۹ جلد ۲)

(۶) لایزال هذا الامر فی قریش مابقی

من الناس اثنان۔ (مسلم ۱۱۹ و
بخاری ۱۰۰ واللفظ لمسلم)

(۷) ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم
احد الا کبہ اللہ علیٰ وجھہ ما اقاموا
الدین (بخاری ۱۰۵)۔

امر (خلافت) مین قریش کے تابع ہین۔
مسلمان مسلمانون کے کافر کافرون کے
(۷)
اور آپ نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ
بن عمر نے نقل کیا ہے یہ امر (خلافت)
ہمیشہ قریش کے لئے رہے گا (یعنے)
وہی اسکے مستحق ہون گے جبتک کہ دو آدمی بھی دنیا مین رہین *
(۸)
اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ امیر معاویہ نے آپ سے نقل کیا ہے) یہہ امر
(خلافت) قریش مین رہے گا جو کوئی ان سے دشمنی کریگا خدا اسکو
موہنہ کے بل ڈالے گا جب تک کہ وہ دین کو قایم رکھین گے۔

صحیح مسلم کی شرح مین امام نووی نے فرمایا ہے یہہ حدیثین اور جو انکی
مثل ہین اسبات پر دلیل ہے کہ خلافت قریش سے مخصوص ہے بجز قریش
کسی کے لئے عقد خلافت جائز نہین ہے اسپر صحابہ کے زمانہ مین اور ان کے

ھذہ الاحادیث واشباھھا دلیل ظاھر
ان الخلافۃ مختصۃ بقریش لا یجوز
عقدھا لاحد من غیرھم وعلیٰ ھذا
انعقد الاجماع فی زمن الصحابۃ و
وکذٰلک بعدھم ومن خالف فیہ من

بعد اجماع ہو چکا ہے اور جسنے اہل بدعت
(خوارج و معتزلہ) سے اسمین اختلاف
کیا ہے وہ باجماع صحابہ و تابعین
احادیث صحیحہ سے مغلوب ہے قاضی
عیاض نے فرمایا ہے کہ امام کے قریشی

اهل البدع او عرض بخلاف من غيرهم
فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين
فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة
قال القاضي اشتراط كونه قرشيا هو
مذهب العلماء كافة قال وقد احتج به
ابوبكر وعمر على الانصار يوم السقيفة
فلم ينكره احد قال القاضي وقد
عدها العلماء في مسايل الاجماع ولم
ينقل عن احد من السلف فيها قول
ولا فعل يخالف ما ذكرنا وكذلك من
بعدهم في جميع الاعصار قال ولا
اعتداد بقول النظام ومن وافقه من
الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من
غير قريش ولا بسخافة ضرار بن عمرو
في قوله ان غير القرشي من النبط وغيرهم
يقدم على القرشي لهوان خلعه ان
عرض منه امر وهذا الذي قاله من

ہونے کی شرط تمام علمار کا مذہب ہے
اس سے ابوبکر صدیق نے سقیفہ کے
دن استدلال کیا تو کسی نے اسکو رد
نہین کیا قاضی عیاض نے فرمایا ہے
کہ اس مسئلہ کو علمار نے اجماعی مسایل
سے شمار کیا ہے اور سلف و خلف سے
اسکا مخالف کوئی قول یا فعل منقول
نہین ہوا۔ اور فرمایا ہے کہ نظام
معتزلی اور اسکے ہم مذہب خارجیون
اور بدعتیون کے اس قول کا "غیر قریش
بھی امام ہو سکتا ہے" کچھ اعتبار نہین
ہے۔ اور نہ ضرار بن عمرو کی اس حماقت کا
اعتبار ہے جو اسکے اس قول مین پائی
جاتی ہے کہ غیر قریش (نبطی وغیرہ)
امام ہو تو وہ قریش سے مقدم ہے۔
کیونکہ اسکو خلافت سے برطرف کرنا
آسان ہوتا ہے جب اس سے کوئی امر

باطل القول وزخرفه مع ما هو عليه من مخالفة اجماع المسلمين - والله اعلم (شرح مسلم نووی صفحہ ۱۱۹ جلد ۲)

موجب بر طرفی سرزد ہوا اسکا یہہ قول باطل ہے اور ملمع اور تمام مسلمانون کے برخلاف ہے"۔

عمدة القاری اور فتح الباری شروح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبی هذا الحدیث خبر عن المشروعیه ای لا ینعقد الامامة الکبری الا لقریش مهما وجد منهم احد فکانه جنح الی انه خبر بمعنی الامر (عینی و فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہوگی جب تک کہ کوئی ایک ان مین سے موجود رہیگا۔

ان کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کے بمعنے امر ہونے کیطرف مایل ہوئے ہین"۔

اس تفصیل سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ امام جسکو اس حدیث مین شرط جہاد یا سپر ٹہرایا گیا ہے کسکو کہتے ہین اور اس مین کن کن شرایط و اوصاف کا ہونا ضروری ہے - اور اسکے ساتھ ہی یہہ بھی معلوم ہوگا کہ ایسا امام آجکل کیا ایک مدت سے روی زمین سے مفقود ہے اور آیندہ بھی بنظر ظاہر اسباب و حالات اسکا موجود ہونا مشکل نظر آتا ہے گو خداوند کریم کی قدرت مین سب کچھ ہے۔

۱۹۷

مسلمانون کے بحالت ناچاری بلا امام رہنے اور معہذا گناہ گار یا ناقص الایمان نہونے پر دلیل یہ حدیث ہے جو امام بخاری نے اپنی کتاب مین اس عنوان کہ "جب مسلمانون کی کوئی جماعت نہ ہے" کے باب مین حذیفہ سے نقل کی ہے کہ انہون نے فرمایا۔ لوگ آنحضرت صلعم سے بھلائی کا

باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثنی بسر بن عبد الله الحضرمی انه سمع حذیفة بن الیمان یقول کان الناس یسئلون رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن الخیر وکنت اسئله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله صلعم انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خیر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنه

حال پوچھتے تھے مین آپ سے برائی کا حال پوچھتا رہتا اس ڈر کے مارے کہ وہ برائی مجھے نہ آلگے مینے پوچھا یا رسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت (کفر) اور برائی مین تھے پھر خدا لائے یہہ خیر (اسلام) لایا اس خیر کے بعد بھی برائی آنے والی ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہان۔ مینے عرض کیا اس برائی کے بعد بھی خیر آئیگی آپ نے فرمایا ہان پر اسمین دھندلاپن ہوگا۔ مینے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسی قوم پیدا ہوگی جو میری راہ کے بغیر اور راہ چلے گی۔ ان مین تم

قال قوم یہدون بغیر ھدیی تعرف منہم وتنکر قال قلت فہل بعد ذالك الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلك قال تلزم جماعة المسلمین وامامہم قلت فان لم یکن لہم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکك الموت وانت علی ذالك - (صحیح بخاری ص ۱۰۴۹ صحیح مسلم ص ۱۲۷ جلد ۲ وغیرہ)

اچھی باتین بھی پاؤگے بُری بھی یعنی عرض کیا اس خیر کے بعد بھی برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہان دوزخ کے دروازہ پر بُلانے والے لوگ ہونگے جنے ان کا کہنا مانا اسکو وہ جہنم مین پھینک دینگے - مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ ان کا کچھ حال بیان فرماوین آپ نے فرمایا وہ ہم ہی مین سے ہونگے اور ہماری ہی بولی بولین گے (یعنے کلمۂ اسلام کہین گے) مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین اگر مجھ پر وہ دن آئے آپ نے فرمایا تم مسلمانون کی جماعت اور امام کے ساتھ ہوجاؤ - مینے عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی جماعت اور امام نہو تو آپ نے فرمایا کہ پھر سب فرقون سے کنارہ ہوجائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سے کاٹے (یعنے کھانے کے لیے بجز درخت کچھ نہ ملے) اسی پر رہیو یہانتک کہ تجھے موت آپہنچے +

193

مسئلہ ہفتم و نہم و دہم کے نتائج

(۱) اکثر اوقات جو بعض ناواقف مسلمان بلا جمعیت و سامان سو پچاس بلکہ دس بیس بلکہ دو چار آدمی ملکر اپنے سے دہ چند مخالفین مذہب پر حملہ کرتے ہین - اور اپنی کمی اور بے سامانی کے سبب شکست کھا کر پس پا ہوتے ہین اور بعض اسی مین مارے جاتے ہین ان کا یہ فعل جہاد نہین ہے سراسر فساد ہے خواہ اس مین باقی شروط جہاد موجود بھی ہون اور کوی مانع منجملہ موانع مذکورہ سابق متحقق نہو +

بعض سرحدی نادان ناواقف از احکام اسلام و قرآن تنہا ایک سیر آٹا یا ستّو باندھ کر غازی یا شہید ہونے کی نیت سے چل پڑتے ہین اور کسی کیمپ یا چھاونی انگریزی مین پہنچکر کسی افسر یا فوجی ملازم کو مار ڈالتے ہین پھر اسکی سزا مین پھانسی پاتے ہین یہ اور بھی فساد و بغاوت اور عناد ہے - ایسی صورتون سے اپنی جان کو ہلاک کرنا حرام موت مرنا ہے - اور بہشت کی خوشیون سے محروم رہنا - اور ایسے فسادون کو جہاد سمجھنا اور اسمین شہادت کی ہوس کرنا سراسر جہالت و حماقت ہے -

(۲) شرعی جہاد تب ہی مفقود ہے جب سے شرعی امامت و خلافت دنیا سے مفقود ہوئی ہے - بنا برعلیہ پچھلے سلاطین اسلام (جو قرشی نہ تھے اور نہ دوسری

شرائط و اوصاف امامت ان مین پائے جاتے تھے) کی لڑائیون کو جو بنام

نہاد جہاد انہون نے کین ہین شرعی جہاد نہین کہا جا سکتا +

یہ نتیجہ فقہاء و محدثین متقدمین و متاخرین مین مسلم ہے۔ گو اس کی دلیل

انہون نے یہ بیان کی ہے کہ ان کی غرض اس جہاد سے وہ نہ تھی جو شرعی

جہاد سے غرض ہے۔ (دیکھو تاریخ عجائب المقدور۔ تاریخ الخلفاء۔ رسالہ منصب امامت

مولوی محمد اسمعیل مرحوم دہلوی اور بدر طالع قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہ تصانیف

متقدمین و متاخرین)۔

[illegible]

شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے۔ کیونکہ اسوقت نہ کوئی مسلمانون کا امام

موصوف بصفات و شرائط امامت موجود ہے اور نہ ان کو ایسی شوکت و

جمعیت حاصل ہے جس سے وہ اپنے مخالفون پر فتحیاب ہونے کی امید

کر سکین +

ہم جب کبھی بعض اخبارات مین یہ خبر دیکھتے ہین کہ سلطنت روم یا ریاست افغانستان

وغیرہ بلاد اسلام سے جہاد کا اشتہار دیا گیا ہے تو ہمکو سخت تعجب ہوتا ہے اور

اس خبر کا یقین نہین آتا۔ اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسوقت روئے زمین کے

امام کہان ہین جسکی پناہ مین اور اسکے امر و اجازت سے مسلمان جہاد کر سکین

اور ایسی جمعیت و شوکت کسکو میسر ہے جس سے وہ اپنے دشمنون اور مخالفون پر

فتحیاب ہونے کی امید رکھین۔

(۳۳) مسلمانون کی موجودہ حالت کہ "نہین نہ کوئی امام ہے اور نہ جمعیت و سامان جہاد انکو حاصل ومیسر ہے" بالکل قابل اطمینان ہے علے الخصوص حالت مسلمانان ہند (جنکو موجودہ سلطنت کے ظل حمایت مین مذہبی آزادی پوری حاصل ہے) اور بھی طمانیت بخش ہے اس حالت پر نہ مسلمانون کو اپنے دین کے نقصان یا گناہ کا خوف کرنا چاہیے اور نہ ان کے حاکم وقت برٹش گورنمنٹ کو ان کی طرف سے یہ خوف رکھنا چاہیے کہ وہ اپنی اس حالت کو نقصان وگناہ کی حالت سمجھکر اس حالت کو بدلانے اور اپنے لیے کوئی امام یا سامان جہاد بہم پہنچانے مین سعی کرین گے۔ اور کبھی گورنمنٹ کے مخالف ہو جائین گے۔ یہ خوف فریقین کا اسوقت بجا تھا جبکہ جہاد اسلام کا اصلی فرض ہوتا اور تقرر امام کے سوا مسلمانون کا اسلام صحیح یا کامل نہوتا ٭

اور جبکہ ان باتون کی اس رسالہ مین اول واخری مسئلہ مین بخوبی نفی ہو چکی ہے تو اس خوف کا مسلمانون یا گورنمنٹ کو کونسا موقع ومحل ہے۔

یہ مسئلہ جہاد کے متعلق اسلام واہل اسلام کے علمی خیالات ہین۔ رہی ان کے عملی حالات اور تاریخی واقعات کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام اور ان کے پیروان کرام کا عمل ان خیالات کے مطابق کیونکر رہا ہے۔ اور ان کی لڑائیون اور چڑہائیون مین ان شروط ومسایل کا تحقق کیونکر ہوا ہے اسکی تفصیل ہم اس

رسالہ کے دوسرے حصہ مین کرینگے ۔ اگر توفیق الٰہی رفیق ہوئی +

ان مسایل عشرہ سے جو اس حصہ مین بیان ہوئی ہین ہماری وہ دو غرضین جنکو ہم شروع رسالہ مین بیان کر چکے ہین بخوبی حاصل ہونگے ۔

ناواقف مسلمانون کو ان مسایل کے پڑھنے سے یہ علم ہوگا کہ جہاد کی بنا صرف مذہبی مخالفت پر نہین ہے اور ہر ایک مخالف مذہب سے بلاتحقیق شروط جہاد جائز نہین ۔ علی الخصوص ان مخالفین مذہب سے جنکے ظل حمایت مین مسلمان رہین یا ان کے ساتھ ملکر باامن عمر بسر کرین +

اور اقوام غیر کو اگر وہ اس رسالہ کو انصاف سے پڑہین یہ یقین ہوگا کہ صرف

مخالفت مذہبی سے مخالفین مذہب سے لڑنا اور انکو بزور دستی مسلمان بنانا اور بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور سلطنتِ مخالف مذہب کی اطاعت سے خارج ہوجانا اور سلطنت غیر مذہب کے زیر سایہ رہکر اسکی بغاوت کا خیال دلمین لانا وغیرہ وغیرہ اسلام و سچے پیروان اسلام کا کام نہین ہے ۔

ہم علماء مذاہب غیر سے جو اسلام کی نسبت ایسے خیالات ظاہر فرما چکے ہین بکمال ادب و اخلاص درخواست کرتے ہین کہ وہ اس حصہ رسالہ کو غور و انصاف سے ملاحظہ فرماوین پھر اگر اسکو حق و راستی پر مبنی پاوین تو اسکی تصدیق و تسلیم سے ہمکو اپنا ممنون بناوین اور اگر اسمین کوئی غلطی پاوین تو ہمکو اسپر آگاہ کرین فقط

تمت

اپریل فول و اہلحدیث

اور

اہلحدیث کے لیے تجویز ترقی قومی کی تجدید

اپریل فول کی مرض (جسکی تشریح اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۶ ہو چکی ہے) اور لوگ تو مبتلا تہے ہی۔ ہمارے علمی بہائی اہلحدیث بہی اس طاعون سے بچ نہ سکی اور وہ باوجود دعوے ترک تقلید ائمہ دین نصاری یورپ اور انکی ایشیائی مقلدین کی مقلد بن گئی۔

گذشتہ سال مین ہمنے عام مسلمان اڈیٹرون کو (جو تقلید کے خوگر تہے) اس رسم بد سے ہٹایا تو انکو تقلید کی عادت اور مسائل دین سے عدم وقفیت نے اس رسم سے ہٹنے نہ دیا۔ اور اس سال بہی اونہونے پہلی سالون کیطرح غیبی گولی اور ہوائی تیر چلائے [illegible] اگر افسوس ہمارے علمی بہائی **اہلحدیث** بہی اسسال انکے مقلد بن گئے۔ اور اپنے شیتیلی اصولِ مذہب ترکِ تقلید کے تارک ہوئے اور زیادہ تر افسوس اس امر پہ ہے۔ کہ انہون نے اس ہنسی کہیل کو مذہب مین دخل دیا۔ اور ایک اسلامی مذہب حنفی کو جو اصول اور اکثر فروع مین مذہب اہلحدیث سی موافق ہے* ۔ اوس مین اس مین اختلاف ہے تو صرف بعض فروعات مین ہے اس کہیل مین نشانہ بنایا۔ اور آیہ

ولئن سالتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباالله وایاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون۔ (سورۃ توبہ ع ۸)

منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق بنکر دکہا دیا۔

* اور اگر کوی صاحب طرف اپ تفرقہ حنفی مذہب کی بعض بے اصل یا مخالف نص مسائل کو پیش کرکے اس مذہب کا مذہب اہلحدیث یا قرآن و حدیث کی مخالف ہونا دبنا د علیہ اس مذہب کے ہنسی و توہین کا آیہ منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق ہونا ثابت کرنا چاہین گے۔ تو ہم ایک کو مقابلہ

ایک صاحب اپنی اخبار مین لکھتے ہین - کہ گذشتہ سال ہین مکہ مکرمہ مین حنفیہ کو حج کرنے سے ایک زبردست موحد ترکی شریف نے روک دیا - وہی حنفی حج کرنے پایا جس نے حنفی مذہب سے تائب ہوکر - اہلحدیث ہونے کا اقرار کیا - جس نے حنفی ہونے کا اقرار کیا - اوسپر بالش پڑنے لگی - ہزارون حنفی بموجب مذہب شیعہ تقیہ کرکے اہل حدیث بنے" اسی قسم کی اور باتین اس اخبار مین درج ہین - جن مین اہلحدیث کے لیے خلاف واقعہ بشارت اور حنفیہ کی مذمت واہانت پائی جاتی ہے -

خاکسار ناصح القوم راقم مضمون مذکور کی خدمت مین بادب یہہ سوال پیش کرتا ہے کہ کیا یہہ خبرین واقع اور نفس الامر کے مخالف نہین ہین - اور انکی اشاعت سے آیات واحادیث جو ذیل مین منقول ہین - مانع نہین ہین - سورہ حج مین ارشاد ہے جہوٹی [illegible]

واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به (الحج ع ۴)	[illegible] بلکہ - اس آیت مین خدا نے جہوٹ کو ایسا

گناہ قرار دیا ہے - کہ اس کو شرک کے ساتھہ ملادیا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قال رسول الله صلعم عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله ثلاث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به (ابوداؤد صفحہ ۱۵۰)	نے اس مطلب کو ان الفاظ سے ادا فرمایا ہے کہ جہوٹی شہادت کو شرک کے برابر کیا گیا ہے - پہر اس کی تائید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس آیت کو پڑہا -

مین کم سے کم سو مسئلہ حنفی مذہب کا ایسا پیش کرین گے جو مذہب اہل حدیث کے موافق اور آیات قرآن واحادیث کے مطابق ہے - جس سے ان کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ عموماً و مطلقاً مذہب حنفی کی ہجو آیات اللہ کی ہجو ہے - اور آیت منقولہ حاشیہ کے مورد و مصداق -

۱۹۶

ولا تقف ما ليس لك به علم ان السمع و البصر و الفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴)

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔ تو اس امر کے پیچھے نہ لگ (یعنی اس میں کچھ نکتہ چینی کر) جس کا تجھے علم نہ ہو۔ بیشک کان آنکھ دل سبھی سے سوال ہوگا

قال رسول اللہ صلعم ان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار و ما يزال الرجل يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند اللہ كذابا (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۲)

آنحضرت نے فرمایا۔ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی راہ انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہانتک کہ وہ خدا کے ہاں بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

قال رسول اللہ صلعم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷)

آنحضرت نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جس شخص میں ہوں وہ منافق کہلاتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ بات کرے تو جھوٹ کہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا مومن بزدل ہوتا ہے۔ آپ

قيل لرسول اللہ صلعم ايكون المومن جبانا قال نعم فقيل له ايكون المومن بخيلا قال نعم فقيل له ايكون المومن كذابا قال لا رواہ مالك (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۶)

نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ وہ بخیل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے عرض کیا کیا وہ جھوٹا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جھوٹا نہیں ہوتا۔

قال رسول اللہ صلعم يطبع المومن على الخلال كلها الا الخيانة والكذب رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۶)

ایک حدیث میں اس مطلب کو یوں آنحضرت نے ادا فرمایا ہے کہ مومن میں اور سبھی خصلتیں ہوتی ہیں پر جھوٹ اور خیانت نہیں ہوتی

سمعت رسول اللہ صلعم يقول ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له

اور آنحضرت نے فرمایا اس شخص کے لیے ویل (عذاب جہنم) ہے جو جھوٹ بولکر لوگوں کو ہنسائے

(ابوداود صفحہ ۳۳۵)

یہ لفظ "ویل" آنحضرت نے دو دفعہ فرمایا

ایک حدیث طویل مین ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایک شخص کا

فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ھذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ھذا قالا انطلق + + + + اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ (مشکوۃ صفحہ ۳۶۲)

حال عذاب دکھایا گیا۔ کہ وہ بیٹھا ہے۔ اور اس کے سر پر ایک شخص لوہے کا انکڑا لئے کھڑا ہے۔ وہ اس انکڑے کو اس کی باچہ مین ڈالکر گدی تک چیرتا ہے پہر ویسا ہی دوسری باچہ گدی تک چیرتا ہے اتنے مین پہلی باچہ کا زخم ملجاتا ہے۔ تو پہر اسکو چیرتا ہے اتنے مین دوسری باچہ کا زخم ملجاتا ہے۔ تو پہر اسے چیرتا ہے اور اسیطرح وہ کیے جاتا ہے۔

پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین نے بتایا۔ کہ یہہ جہوٹ بولنے والا ہے جو جہوٹی بات بناتا ہے۔ پہر وہ بات اس سے نقل کیجاتی ہے اور آفاق مین پہیلتی ہے۔ اور یہہ کہا۔ کہ اس شخص کو یہہ عذاب قیامت تک ہوتا رہیگا۔

اس قسم کی اور بہت سی آیات واحادیث ہین جو اہلحدیث پر مخفی نہین ہین **اس سوال کے جواب مین** اگر وہ صاحب اپنی **تقصیر** کے معترف ہونگ اور اس امر کا اعتراف کرین۔ کہ وہ خبرین جہوٹی ہین۔ اور آیات واحادیث مذکورہ بالا ان کی اشاعت سے مانع ہین۔ تو ان کی خدمت مین بادب یہ التماس ہے۔ کہ وہ ان اخبار کاذبہ کی کہلے طور پر تکذیب کرین۔ اور آیندہ اس رسم بد مین یوروپ اور ایشیای مقلدین یوروپ کے تقلید سے دست بردار ہوجائین اور اگر اپنے فعل کی تصویب کرنے لگین تو براہ مہربانی وہ ان خبرون کی تصحیح کرین اور یہہ بتلاوین

197

گو یہ خبرین انکو کس معتبر ذریعہ سے وصول ہوئی ہین - اور مکہ مکرمہ مین کون موحد یا عامل بالحدیث ترکی و معتمد اشریف (جو مکہ معظمہ مین خاص سید کو کہا جاتا ہے) حاکم ہوا تہا جس نے حنفیہ کو حنفی مذہب اختیار کرنے پر مارا اور اہل حدیث ہونے کا اقرار کرایا یہہ نہو سکے اور باوجود دروغ ہونے ان خبرون کے انکی اشاعت کی جواز کا دعوے ہو تو کسی دلیل (آیت یا حدیث) سے یہ ثابت کرین - کہ اپریل مہینے مین جہوٹ بولنے کی اجازت ہے - اور آیات و احادیث منقولہ بالا مین جو کذب کی ممانعت اور اسپر وعید وارد ہے اس سے اپریل کا کذب مخصوص اور مستثنی ہے مگر ساتھ اس کے یہ بہی خیال کرلین کہ اگر اسی دلیل کی دست آویز کسی حنفی المذہب ایڈیٹر نے آیندہ اپریل مین اہلحدیث کی نسبت اس قسم کی خبرین شائع کردین - مثلاً یہ لکھدیا - "کہ گورنمنٹ ہند نے جو استعمال لفظ وہابی کی ممانعت کا حکم نافذ فرمایا تہا وہ اس گروہ [illegible] منسوخ کردیا ہے -" یا یہہ لکھدیا کہ "اب پہر اس گروہ کی نگرانی شروع ہوگئی ہے" - یا یہہ لکھدیا ہے کہ "اس گروہ کے فلان فلان اکابر کو مکہ مکرمہ مین ایسی سخت عقوبت ہوئی" یا گورنمنٹ انگلشیہ کیطرف سے پہانسی دینے یا کالی پانی بہجوانے کا حکم ہوا ہے" وعلی ہذا القیاس تو پہر اس گروہ کی ہوا خواہون کو اس سے کسقدر رنج پہونچیگا اور اس کا تدارک ادن سے کیا ہوسکے گا -

ہمارے عینی بہائی اہلحدیث اس امر کو پیش نظر رکہین گے - تو امید ہے کہ اپنے فعل کی تصویب کے درپے نہ ہونگے - بلکہ باعتراف تقصیر ان خبرون کی خود ہی تکذیب کرینگے - اور آیندہ کبہی اس رسم شنیع مین غیر مذہب یا ناواقف ابناء زمانہ کی تقلید نہ کرینگے -

اس مقام مین ہم حنفی المذہب ہمعصرون کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہین

که انهون نے اس موقع طوفان بے تمیزی پر اہل حدیث اور مذہب اہلحدیث کو اپیرل فول کا نشانہ بنایا۔ اور نہ اہلحدیث کی اخبار مین اپنے مذہب و اہلمذہب کی ہنسی و توہین دیکھکر ان کو جوش و طیش آیا۔ بلکہ انہون نے صبر و استقلال سے کام لیا اور انتقام کا قصد نہ کیا۔

ان کے اسی احسان کے شکریہ مین ہمنے یہ مضمون تحریر کیا ہے اور اپنے بھائیون کا تخطیہ خود کر دیا۔

ہمارے عینی بھائیون اہلحدیث کو مناسب ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کی تحریرات سے (اپریل مین ہون خواہ خارج از اپریل) قلم کو روکین۔ اور اپنے علاتی اخوان مقلدین کے حق مین کبھی کوئی لفظ رنج خیز توہین آمیز قلم سے نہ نکالین۔ اور یہ جان لین که وہ اپنی قومی ترقی (جس مین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) کی گاڑی کو ایک قدم نہین چلا سکین گے جب تک کہ وہ اپنے ہمعصر و ہم دیار و ہم ملت اخوان اہل اسلام کو اپنا دوست اور کم سے کم غیر مزاحم نہ بنا لین گے۔

ہمنے تسلیم کیا کہ موجودہ گورنمنٹ کیطرف سے سب اہل مذاہب کو آزادی حاصل ہے۔ اور خاص کر فرقہ اہلحدیث کو از سر نو آزادی حاصل ہوئی ہے۔ مگر جب تک کہ مختلف فرقہاے رعایا کو اپنے ہم عصر و ہم دیار فرقون کی طرف سے عدم مزاحمت و ترک تعرض حاصل نہ ہو۔ صرف گورنمنٹ کی عطا کی ہوئی آزادی انکی ترقی قومی کے لیے کافی نہین ہو سکتی۔

گورنمنٹ کی عطیہ آزادی کا نتیجہ صرف یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کیطرف سے ان کے دینی اور دنیاوی کامون مین مداخلت نہ ہو اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہین نکلتا۔ کہ ایک فرقہ دوسرے کا مزاحم نہ ہو۔ اور اس کے دینی اور دنیاوی کامون مین خلل اندازی نہ کرے ہان عدالت مین جاوی۔ اور مہینون بلکہ برسون وقت

اور منتشر ہوکر کے شور اور غل مچانے سے یہ مزاحمت دور ہو تو ہو۔ سو بہی اسی صورت
میں کہ فریق مزاحم زر مین کثرت اشخاص و معاونین مین فریق ثانی سے کم ہو۔ ورنہ
عدالت مین جانے اور شور و غل مچانے سے وہ مزاحمت اور بڑہ جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ
کی دی ہوئی آزادی کسی کام نہین آتی اس دعوے کے ثبوت مین اگر ہم دوسرے
اہل مذاہب کو باہمی مزاحمتون کو پیش کرین۔ تو ہماری مخاطبین اہلحدیث کو تاثیر و تسکین
نہوگی۔ لہذا چند واقعات ایسے نقل کرتے ہین۔ جن مین اہل حدیث کے حق مین
دوسرے اسلامی فرقون کی مزاحمتین پائی جاتی ہین اور وہ ان کی قومی ترقی کی سدراہ
ہو رہے ہین باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے انکو پوری آزادی حاصل ہے۔

یہہ لوگ عام مسلمانون کی مسجدون مین اپنے طور پر نماز پڑہنے سے عمومًا ردکے جاتے
ہین بلکہ بعض مواضع مین بعض اشخاص مار پیٹ بہی کہاتے ہین۔

ان کے درس اور وعظ کی مجالس بہی مزاحمت غیر سے خالی نہین ہوتین۔ جہان اہلحدیث
کا وعظ ہوا۔ وہان دنگہ و فساد شروع ہوا۔ اینٹین پڑنے لگین۔ اور گالی گلوچ کی
آوازین کانون مین آئین۔ و معہذا انپر تہمتین قائم کی گئین اور آخر نوبت بعدالت
پہونچی۔ تو وہان سے بہی اہلحدیث کو شکست ہوئی۔

کسی محلہ یا کوچہ مین کسی اہلحدیث کا قیام ہوا تو عام اہل محلہ مین کہلبلی پڑ گئی۔ اور وہ
اس امر کے درپے ہوئے کہ اس واعظ یا مدرس کو محلہ سے نکالین یا اس کے پاس آنے
والون کی خبر لین۔

انکے مدرسے اور سوسائیٹیان بہی مزاحمت غیر سے خالی نہین۔ جہان اہلحدیث
کا دنیاوی یا دینی علوم کا مدرسہ قائم ہوا یا کسی کمیٹی کا انعقاد ہوا۔ وہان چندہ
دینے والون اور ممبرون کو بہکانا شروع ہوا۔ اور بس چلا تو سرکار کو اس مدرسہ
اور سوسائٹی کیطرف سے بدظن کیا۔ اور یہہ کہدیا کہ اس مدرسہ اور سوسائٹی کا اجرار

وقیام گورنمنٹ کی مخالفت کی غرض سے ہے۔

ان واقعات کے تمثیلات ہمارے ناظرین اہل حدیث وغیرہ پر مخفی نہین ہین۔ پر ہم اپنی بعض خواب غفلت وخود پسندی مین سونیوالے بہائیون کے بیدار کرنے کے لیے چند تمثیلات اجمالی کا ذکر مناسب سمجہتے ہین۔

امرتسر پنجاب مین بارہا مسجدون مین تکرار ہوئے۔ اور نوبت بعدالت پہونچی آخر اہلحدیث پر ایک مقدمہ احراق قرآن قائم کرکے ان کو سزاے قید دلوائی گئی۔

لاہور مین اہلحدیث واعظون کے وعظون مین بارہا پتہر پہینکے گئے۔ اہلحدیث کے مدرسہ اسلامیہ پر سخت حملے ہوئے جن کے سبب آخر وہ ٹوٹ گیا اور انجمن منتظم مدرسہ کا بہی خاتمہ ہوا۔

لودیانہ مین ایک مجلس وعظ اہل حدیث مین سخت مار پیٹ ہوئی اور آخر نوبت بعدالت پہونچی اور فریقین کے چند اشخاص کو جیلخانہ دیکہنا پڑا۔

آرہ ضلع شاہ آباد کا مقدمہ کشت وخون بہی کچہ کم لائق ذکر وموجب عبرت وفکر نہین ہے۔ جسکا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۳) کے ضمیمہ مین ہوچکا ہے۔

دہلی مین ایک مسجد معروف مسجد موچیان والی کی بابت کئی سال عدالت مین مقدمہ رہا۔ اسمین گو فتح اہلحدیث کے ہاتہ آئی۔ مگر چونکہ گہر در لٹواکر ہاتہ آئی لہذا وہ فتح شکست کے بہاؤ پڑی۔

آمین بالجہر پر جابجا وہ مزاحمت ہوتی ہی۔ کہ اس کی نظیر مسلمانون کے کسی فرقہ مین کسی فعل پہ پائی نہین جاتی۔

پنجاب و ہندوستان کے کسی شہر مین حنفیون کی مسجدون مین غالبًا کوئی اہلحدیث آمین بالجہر کرنے نہین پاتا۔ جو کر بیٹہے وہ مار کہاتا ہے۔ اور آخر فریقین کا عدالت کیطرف رجوع ہوتا ہے اسوقت چند مقدمات میرٹہہ بنارس وغیرہ کے عدالت مین

پیش ہین - جن سے ہمارے بیان کی خوب تصدیق ہوتی ہے -

ان واقعات وتمثیلات کو نظر عبرت سے پڑہکر امید ہے ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو یقین ہوگا - کہ صرف گورنمنٹ کیطرف سے آزادی قومی ترقی کے لیے کافی نہین ہمعصر وہم وطن علے الخصوص ہم مذہب اقوام کیطرف سے عدم مزاحمت بہی ترقی کے لئے بڑی ضروری شرط ہے **لہذا** اگر وہ اہلحدیث کے ریفارمرون علماء وایڈیٹرون کا - جو قومی ترقی کے متصدی ومدعی ہین یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ہمعصر وہم ملک وہم ملت علاتی برادران اہل تقلید کو اپنا دوست بنا دین - اور کم سے کم یہہ کہ اپنی قومی ترقی سے انکی مزاحمت کو ہٹا دین یا گہٹا دین - جو بدون التزام واختیار رفق وملاطفت وترک تخاطب بکلمات توہین آمیز ورنج خیز ناممکن ہے -

ہمارے اور ہر ایک محقق کے خیال مین اس مزاحمت کی وجہ حنفیہ اور اہلحدیث [illegible] شیعہ وغیرہ سے حنفیہ کو اصول و فروع دونو مین مخالفت ہے ان سے ان کی مزاحمت بڑہکر ہوتی حالانکہ وہ مزاحمت اب بالکل نہین ہے کہین ہے تو اس مزاحمت کا جو اہل حدیث سے ہے عشر عشیر ہے - شیعہ حنفیون کی مسجد مین کہلے ہاتہون نماز پڑہتے ہین - بجاے غسل پاؤن پر مسح کرتے ہین - پہر وہ ان کے مزاحم نہین ہوتے - شیعہ سنیون کے قرب وجوار مین تعزیہ بناتے مرثیہ پڑہتے پڑہاتے ہین - سنی انکے درپے آزار نہین ہوتے -

بلکہ اس مزاحمت کی وجہ یہہ ہے - کہ حنفیہ کے تخاطب مین اہلحدیث سے رفق وملاطفت پر عمل نہین ہوتا - جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے - اور کہین کچہہ زیادہ بہی کہا جاتا ہے - جو باہمی رنج وعناد ومزاحمت وفساد کا سبب ہوگیا ہے -

یہی وجہ ہے کہ جون جون باہمی سخت کلامی بڑہتی جاتی ہے اس مزاحمت کو ترقی ہوتی ہے -

نوٹ

اسوقت پرچہ نصرت السنہ بابت ماہ ربیع الاول کو ہمنے بڑی افسوس کے ساتہہ ہے جس مین یہ خبر درج ہے کہ نصرۃ السنہ کو جو گروہ اہلحدیث مین انکو علاتی بہائیون حنفیہ نے عین مختار خانہ کچہری پر زدوکوب کرکے خوب آلودہ کیا - یہی الستاین ایڈیٹر صاحب عدالت مجسٹریٹ مین پہنچی اور مستغیث ہے تاریخ مقدمہ مئی سنہ ۱۸۹۶ مقرر ہے - چند مقدمات اور بہی اس رسالہ مذکور مین جنمین فریق حنفیہ کی گروہ اہلحدیث کے حق مین مزاحمتین پائی گئی ہین ہمکو عینی بہائی اہلحدیث اب بہی ہماری نصیحت کو مانیں اور ان مزاحمتون کے دور کرنے مین ہماری تجویز و ہدایت کے مطابق کوشش کرین - عدالتان مین وہ خصیہ بہی ہے تو یہ مزاحمت دور نہوگی بلکہ یوماً فیوماً ترقی کریگی آنحضرت صلعم ارشاد ہے ان اللہ یعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف یعنی خدا تعالے جو نرمی پر عنایت فرماتا ہے سختی پر نہین دیتا -

اسوقت سے دس برس پیشتر وہ مزاحمت نہ تھی جواب ہے - اور دس برس سے پہلے وہ نہ تھی جو دس برس سے بعد ہوئی -

اوائل مین ملک ہندوستان مین مولوی بشیر الدین و مولوی فضل رسول کے مناظرات و مخاصمانہ تحریرات جاری رہے - جنمین مذہب واکابر مذہب مخاطب سے تعرض نہوتا تھا تو ان مناظرات سے موجودہ مزاحمت کا سوواں حصہ بھی ظاہر ہوا تھا - پھر تنویر الحق و معیار الحق کا مقابلہ اسی طرز و اصول پر ہوا تب بھی امن رہا - چند سال سے گروہ اہل حدیث کیطرف سے طعن آمیز درنج خیز مضامین وکتب و رسائل شایع ہونے لگے ہین - تب سے یہ مزاحمت شروع ہوئے ہے - اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے -

ہرچند حنفیون کیطرف سے بھی طعن و تشنیع و بدگوئی و عیب جوئی مین کچھہ کمی نہین [illegible]

اور زیادہ غور ہم کو اس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین - کہ حنفیہ اس بد ایت یا بدگو مین معذور بھی ہین - ولہذا اہل حدیث کو مناسب نہین کہ وہ اس بدگوئی و عیب جوی کے مقابلہ مین جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ پر عمل کرین اور جواب ترکی بترکی دین یا اس پر کچھہ زیادتی کرین - ان کو یہی مناسب ہے - کہ ادفع بالتی ھی احسن پر عمل کرین اور سختی کے مقابلہ مین رفق سے کام لین -

حنفیہ کے معذور ہونے کی وجہ یہہ ہے - کہ اس ملک و دیار مین ابتدا سلطنت مغلیہ سے زمانہ ظہور مذہب اہلحدیث تک حنفیہ ہی کا مذہب معمول و مروج رہا مذہب اہل حدیث گو قدیم سے ہے - اور عرب غیرہ بلاد اسلام مین وہ ابتدا سے معمول و مروج چلا آیا ہے - مگر اس کا ظہور ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانہ مین ہوا - پھر ان کے پوتے مولانا محمد اسمعیل صاحب اور نواسہ مولانا محمد اسحق صاحب سے کچھہ اس کا نشو و نما ہوا - اب اس زمانہ مین وجود باجود حضرت شیخنا و شیخ الکل مولانا

٩٠٥

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم سے تمام ہندوستان مین اسکا شیوع تام وقوع مین آیا لہذا جب کبھی کوئی مسئلہ مذہب اہلحدیث کا مذہب حنفیہ کے مخالف ظاہر ہوا ۔ اس ملک کے اکثر حنفی باشندگان کو جو عوام ہین* - اور علوم وسائل سے محض بے خبر ہیں نیا اور ناگوار معلوم ہوا ۔ اور ان کی وحشت و نفرت کا سبب بنا پس بحکم مثل مشہور کے من جھل شیئاً عاداہ (یعنے جو کسی چیز سے ناواقف ہوتا ہے وہ اس کا دشمن ہوجاتا ہے) جو عادت اور فطرت انسانی کے مطابق ہے اس مسئلہ اور اس کے مجوز کو انہون نے برا کہنا شروع کیا ۔ اہلحدیث کو یہہ مناسب تھا ۔ کہ ان کو اس بدگوئی مین معذور و مجبور سمجھتے اور بدگوئی کے مقابلہ مین رفق و خوش خلقی سے پیش آتے اور انکو محبت سے وہ مسائل (جو انکی نفرت و وحشت کے وسائل تھے) سمجھاتے اور اپنا موافق و موید بناتے مگر انہون نے اس کے برعکس کام کیا ۔ اپنے آپ کو حق پر اور اپنے معترضین کو غلطی پر سمجھکر اور [illegible] کے جوش مین آکر [illegible] کے ساتھہ ان کا مقابلہ کیا ۔ اور بدگوئی کے مقابلہ مین نہ صرف قصاص لینے پر اکتفا کیا ۔ بلکہ کچہ زیادہ بہی کہا جس نے جلتی آگ پر تیل کا کام دیا ۔ اور جانبین مین عناد و فساد حد سے بڑہا دیا ۔

نامناسب مقابلہ کی ایک مثال ہمارے خیال مین آئی ہے ۔ جسکا بیان اس مقام مین خالی از عبرت و ہدایت نہوگا فرض کرو ایک مکان پر ایک شخص سو برس سے قابض و متصرف ہے سو برس کے بعد ایک اور شخص اسکا شریک پیدا ہوا اور پہلے قابض کا جدی رشتہ دار ہونے کا مدعی بنکر اس مکان کے بعض حصہ پر تصرف جدید کرنے لگا ۔ اسپر

* رہے خواص سو بعض جو حق گو تہے وہ اہلحدیث کے موید اور انکے مسائل مذہبی کے معتقد رہے مگر چونکہ وہ کم تھے ان کی بات نقارخانہ مین طوطی کی آواز کی مانند سنی گئی اور بعض دیدہ و دانستہ حلوے و مانڈے کے فوت ہوجانے کے خوف سے ساکت رہے وہ البتہ معذور نہین ہین ۔

پہلے قابض نے جو اس کو جدی رشتہ نہین سمجھتا تہا (اپنا) اسکو برا کہتا اور اس کے تصرف جدید سو مزاحمت کرنا شروع کیا۔ یہ شخص اس دعوے و بدگوئی مین معذور و مجبور ہے۔ اسکو مقابلہ مین دوسرا دعوی دار اگر اپنی رشتہ داری ثابت کرنے سے پیشتر سختی اور بدگوئی سے پیش آوے۔ تو مناسب نہین ہے۔ اسکو یہی مناسب ہی کہ اس بدگوئی کے مقابلہ مین نرمی اختیار کرے۔ اور رفق و ملاطفت سی اسپر اپنا جدی رشتہ دار ہونا ثابت کرے تب ہی وہ کامیاب ہوگا۔ ورنہ سو برس کا قابض اور اس کے ہمسایے واقف و شاہد ہمیشہ اسکو مزاحم رہین گے۔ اور اسکو پاؤن جمانے ندین گے۔

اس تفصیل و تمثیل کو پڑہکر ہمارے عینی اخوان اہلحدیث امید ہی اس امر کو کہ اُس مزاحمت کا سبب انہی حضرات کی سخت کلامی ہے اور اسکا ترک کرنا اہلحدیث کی قومی ترقی کے لیے لازمی شرط ہی [illegible] تسلیم [illegible] گے اور اپنی اس [illegible] عادت کو وہ ترک کردین گے پہر خدا کے فضل سے وہ اپنے قومی ترقی مین بہت جلد کامیاب ہون گے۔

اس قسم کے مضامین اصلاح خیز ملاطفت آمیز (جیسی مضمون بعض و تہاجر وغیرہ) ہمارے رسالہ مین پہلے شائع ہوے تو دو مہربان دوست نواح مظفرپور ترہت اور ضلع الہ آباد سی معترض و رقمطراز ہوئی کہ آپ حنفیہ کے ساتہہ مصالحت و اتفاق کے مضامین شائع کرتے ہین اور ان کی تکفیر و تبدیع سے مانع ہوتے ہین اور وہ اہلحدیث کو کافر و بیدین کہتے ہین اور اپنی مسجدون سے انکو نکالتے ہین اور رفع یدین اور آمین بالجہر پر غربا اہل حدیث کو مارتے ہین۔ آپ کی صلح انگیز تحریرات کا ابتک یہی نتیجہ نکلا ہے۔ تو آیندہ اس سے بڑہکر نتیجہ کی کیا اُمید ہے۔

وہ صاحب شاید اس مضمون کو پڑہکر یہی کہین کہ حنفیہ کے ساتہہ رفق و ملاطفت اختیار کرنے سے کچہ حاصل نہین ان کے مقابلہ مین "آہن را آہن توان کوفت"

پر عمل کرنا ہے مناسب ہے۔

ان مہربان دوستون کے مقال سابق وحال کا جواب یہہ ہے کہ اشاعۃ السنہ کے ملاطفت آمیز مضامین کا اثر فریق ثانی پر تب ظاہر ہوتا جبکہ ہماری فریق کے رسائل واخبارات سے اس کا خلاف عمل مین نہ آتا ایک اشاعۃ السنۃ دربی وصل ہے تو اس کے دس بہائی بند (رسائل واخبارات) دربے فصل ہین یہہ ان کو تکرمی اور اخوانی کی خطاب سے پکارتا ہے تو وہ انکو بدعتی ومشرک وبیدین کے القاب سے یاد کرتے ہین اور اپنی تحریرات مین وہ سخت کلامیان وفضائح درج کرتے ہین جن کے نقل وبیان سے اشاعۃ السنۃ کو شرم آتی ہے۔ پہر ایک اشاعۃ السنۃ کے مضامین مصالحت فریق ثانی پر کیا اثر پیدا کر سکتے ہین۔ اور وہ مصرع مشہورہ منقولہ ذیل کو کیونکر جہٹلا سکتے ہین ع "ولن یصلح العطار ما افسد الدہر"۔

یہہ اثر ان مضامین سے ہمکو خود متوقع وپیش نظر نہین ہے۔ اور نہ اس غرض سے وہ مضامین لکہے گئے ہین کہ صرف ان مضامین کو پڑہکر ہمارے [illegible] بہائی حنفیہ ہمارے دوست بنجائین اور ہمکو کسی نوع کی تکلیف نہ پہونچائین ان مضامین کی تحریر سے غرض اپنے عینی بہائیون اہلحدیث ہی کی اصلاح حال وخیال اور تغییر طرز بحث ومقال ہے انپر یہ اثر ظاہر ہوا۔ (اور امید ہے ضرور ہوگا) اور انہون نے حنفیہ کو بدگوئی کے بدلے برا کہنا چہوڑ دیا تو فریق حنفیہ پر خود بخود یہ اثر ظاہر ہو جاویگا اور اہلحدیث کی مزاحمت وتکالیف کا کہین نام ونشان نہ رہے گا ہم اپنے اہلحدیث بہائیون خصوصًا الہ آبادی ومظفرپوری دوستون سے وثوق کے ساتہہ وعدہ کرتے ہین اور یقین کے ساتہہ ان کو امید دلاتے ہین کہ اگر کم سے کم ایک سال تک ہمارے جنگی رسالے اور گولہ انداز اخبار حنفیہ کے جنگ ومقابلہ سے اپنے مورچے اٹہالین گے اور جو کچہ انکو کہنا چاہین نصیحت کے پیرایہ مین اور ملاطفت محبت ادب وتہذیب سے کہین گے تو تمام

ہندوستان مین اہلحدیث کو افعال مذہبی ادا کرنے کی پوری آزادی اپنے علاقی بھائیون کی طرف سے حاصل ہوگی - اور کسی شہر اور کسی مسجد مین انکو اسلامی بھائیون حنفیہ کیطرف سے روک ٹوک نہوگی اور رفع یدین و آمین بالجہر وغیرہ شعار مذہب اہل حدیث کی تمام ہندوستان مین پوری ترویج اشاعت ہوگی

اس انتظام اور اوس کے نتیجہ امن عام کے لیے فریقین کیطرف سے دو کمیٹیون کا قائم ہونا ضروری ہے -

ایک کمیٹی فریق اہلحدیث مختلف بلاد و امصار ہندوستان کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ اپنے گروہ کیطرف سے کوئی ایسی تحریر یا رسالہ شائع نہونے دین جسمین فریق حنفیہ کے مطاعن و توہین پائی جاوے جو رسالہ دار یا صاحب اخبار وغیرہ کوئی نیا رسالہ یا مضمون اپنی مذہب کی حمایت یا مذہب مخالف کی تردید مین شائع کرنا چاہے وہ اس رسالہ یا مضمون کو پہلے اس کمیٹی مین پیش کرے کمیٹی اوس کو منظور کرکے اجازت دے تب اسکی اشاعت عمل مین آوے -

ایک کمیٹی فریق حنفیہ مختلف بلاد کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ ان عاملین بالحدیث کی جو کسی مذہب یا اہل مذہب کی اہانت نکرین اور بلا مزاحمت مذہب غیر اپنے مذہب پر چلین حفاظت و حمایت کرین اور ناواقف برادران اہل اسلام کو انکی مزاحمت سے روکین

ان کمیٹیون کے بادقار اور موثر ہونے کیلیے ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے بھی مدد لے سکتے ہین اور ان کی کارروائی کو سرکارروائی بنا سکتے ہین - اگر ہمارے عینی و علاتی بھائی ان کمیٹیون کی ضرورت کو تسلیم کرکے اون کے انعقاد مین ہم کو مدد دیں اور اس باب مین ہم سے خط و کتابت کرین -

پہلے ہم اپنے عینی بھائیون اہلحدیث کو مخاطب کرتے ہین اور اعیان - پشاور -

۲۰۲

راولپنڈی - لاہور - امرتسر - لودیانہ - نابہہ - پٹیالہ - الہ آباد - جبلپور - ناگپور - مدراس - بنارس - آرہ - رحیم آباد - کلکتہ - کہوری وغیرہ کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین - ہمارے عینی بہائیون نے ہماری درخواست کیطرف توجہ کی تو پہر ہم علاقی بہائیون کو تکلیف دینگے اب ہم اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ خداوند تعالی مسلمانون کو باہمی اتحاد و اتفاق کی توفیق دے اور ان کے شقاق و نفاق و باہمی رنج وعناد کو دور کرے - آمین ثم آمین -

اپنے اہل اسلام ہمعصرون سے ہماری یہ التجا ہے کہ اس مضمون کو حق و راستی پر مبنی پاوین تو اسکی تائید مین قلم اٹھاوین - ہمین غلطی پاوین تو اُسپر ہمکو آگاہ کرین -

---

اشتہار جہاد ترکی یا افغانستان

اور

مسلمانان ہندوستان

بعض ہندو اخبارون مین یہ بات شایع ہوئی ہے کہ امیر افغانستان نے کافرون سے (روس ہون خواہ انگریز) جہاد کرنے کا اشتہار دیا ہے - اور اسمین روم کی طرفداری کا بہی اظہار کیا ہے -

کئی اخبار اس خبر کے دوسرے حصہ کے مکذب و منکر اور اس امر کے مظہر ہین کہ باب عالی سے سفیران لنڈن اور سینٹ پیٹرسبرگ کے نام اس مضمون کی تحقیق کے لیے احکام جاری ہوے ہین جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو اس اشتہار کی خبر تک نہین چہ جائے اسکی طرفداری و موافقت -

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۸۷۷ء عیسوی مین باب عالی کا یہ اعلام بہی منقول ہے کہ کوئی مسلمان رئیس خلیفۃ المسلمین کے بغیر جہاد کی منادی نہین

کر سکتا اور بغیر خلیفہ کی اجازت کے جہاد جائز نہین ہوتا"

یہہ **اعلام** ہی صاف مظہر ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو اس اشتہار کے مضمون سے (اگر وہ مشتہر ہوا ہے) اتفاق نہین ہے -

بعض **ہندو** اخبارون نے اس خبر اشتہار سے عموماً اہل اسلام کی بے اعتباری نکالی اور گورنمنٹ کے خیال مین یہ بات ڈالنی چاہی ہے کہ افغانستان یا روم سے بمقابلہ انگریزون کے جہاد کا علم قائم ہوا تو مسلمانان ہند بھی امیر افغانستان یا سلطان کے ساتھہ ہونگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے باغی ہو جائین گے -

اس مضمون مین ہم ان کوتاہ اندیشون کے اس گمان سراسر بہتان سے **مسلمانان** ہند کی برارت ثابت کرتے ہین اور چند مسائل مع ان کے [illegible] غور سے ملاحظہ مین لائین گے تو اس گمان بے جا اور تہمت ناروا سے اُمید ہے باز آئین گے اور اس امر کو یقین کے ساتھہ مان لین گے کہ اہل اسلام کی (ہندوستان کے ہون خواہ ترکی یا افغانستان کے) موجودہ حالت مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے - اور اگر غیب الغیب سے کوئی صورت نکل بھی آوے تو مسلمانان ہند کا اس جہاد مین شامل ہو جانا اور اپنی مہربان گورنمنٹ کی اطاعت سے (اگر وہ جہاد اس گورنمنٹ سے ہو) خارج ہونا جب تک وہ اپنے مذہب کے پابند رہین ممکن نہین ہے لہذا مسلمانان ہند کی حالت ہمیشہ کے لیے جبتک کہ وہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ حکومت مین طمانیت بخش ہے -

وہ مسائل یہہ ہین

(۱) جہاد کے لیے امام (یا خلیفہ) کا موجود ہونا اور جہاد مین اس کا پیش امام ہونا بڑی ضروری شرط ہے

(۲) امام یا (خلیفہ) مین کئی صفات کا موجود ہونا شرط ہے از آنجملہ اصول و فروع اسلام مین صاحب فتوی ہونا اور قرشی النسب ہوتا ہے۔

یہ شروط و اوصاف امام چونکہ زمانہ دراز سے (جب سے کہ دولت عباسیہ کا انقراض ہوا ہے) مفقود ہین - لہذا مسئلہ اول و دوم سے مسلمانون کی موجودہ حالت کے لحاظ سے صاف اور یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس وقت شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے۔

اعلام سلطانی مین (جو جریدہ روزگار ۲۳ اپریل ۸۰ء(?) سے منقول ہوچکا ہے) بھی غالبا اسی نتیجہ کیطرف اشارہ ہے - اور اگر اس اعلام سے مقصود یہ ہے کہ "اُسوقت مسلمانون کی خلیفہ یا امام حضرت سلطان روم ہین اونکی اجازت سے جہاد جائز ہوسکتا ہے" تو یہ اعلام قرار داد جمہور علماء اسلام کے (جو خلیفہ مین قریشی ہونا وجوب لازم ٹھہرا چکے ہین) مخالف ہے(?) کیونکہ حضرت سلطان المعظم بالاتفاق قریشی نہین ہین - آپ ترک ہین جن کا نسب* شریف عثمان بن ارطغرل

---

* شجرہ نسب حضرت سلطان المعظم کتاب نظم الممالک سینین اسلام وغیرہ کتب تواریخ مین حسب تفصیل ذیل بیان ہوا ہے - سلطان عبد الحمید (ثانی) بن عبد المجید ط بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اوّل) بن احمد (ثالث) بن محمد # (رابع) بن ابراہیم - بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید یلدرم (اول) بن مراد (اول) بن اُرخان بن عثمان (اول جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جس کیطرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے -) بن ارطغرل بن سلیمان یہہ شخص صحرا ارمینیہ کا رہنے والا تھا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاء الدین سلجوقی ہوا ۶۲۶ھ(?) مین نہر فرات مین غرق ہو کر دمین مدفون ہوا

ط - اشاعۃ السنہ نمبر (۱) جلد ۷ مین یہ شجرہ منقول ہوا تو اسمین سے سلطان عبد المجید کا نام سہو سے چھوٹ گیا

سینن اسلام مین اس محمد کو خامس لکہا ہے اور کہا ہے کہ اسکو محمود اول بھی کہتے ہین

بن سلیمان ترکی سے ملتا ہے اور ان کا نسب یافث* بن نوح علیہ السلام سے اور قریش#
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہین جن کا نسب شریف سام بن نوح سے ملتا ہے

* ترکیون کا اولاد یافث بن نوح سے ہونا علماء تواریخ وانساب نے بیان کیا ہے۔
ابو الفدا نے کہا کہ صحیح بات یہی ہے کہ سبھی زمین کے باشندے نوح کے بیٹے سام۔ حام
اور یافث کی اولاد سے ہین۔ سام عرب فارس اور رومیون کا باپ ہے۔ حام حبشیون
کا باپ یافث ترک یاجوج ماجوج فرنگ اور قبط کا باپ الخ۔

قریش کا حضرت اسمعیل کی اولاد سے اور حضرت اسمعیل کا سام بن نوح کی اولاد
سے ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے ثابت ہے جو ابو الفدا وغیرہ علماء
تواریخ وانساب نے حسب تفصیل ذیل بیان کیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار
بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن الیسع بن ہمیع بن سلامان بن نبت بن حمل
بن قیدار بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارح (وہو آذر)
بن ناحور بن ساروغ بن رعو بن فالغ بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام
بن نوح علیہ السلام بن لامخ بن متوشلخ بن حنوخ بن یرد بن مہلائیل بن قینان
بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ الصلوۃ والسلام"۔
ابو الفدا وغیرہ نساب ذکر کیا ہے۔ کہ اس شجرہ مین عدنان تک اتفاق ہے اور
عدنان کا اولاد اسمعیل سے ہونا بھی متفق علیہ ہے ان دونو کے مابین وسائل کی
تعداد مین اختلاف ہے۔ بعض علماء نے چالیس وسایل شمار کیے ہین بعض نے سات
ہمارے شیخ (اوستاد) ابو عبداللہ حافظ کا قول ہے کہ عدنان سے اوپر کا کوئی سلسلہ
لائق اعتماد نہین ہے۔

206

یہہ امر علمار تاریخ وانساب مین متفق علیہ ہے اس مین کسی کا اختلاف دیکھا یا سنا نہین گیا ۔

لہذا یہہ اعلام اگر واقعی باب عالی سے ہوا ہے تو علمائے اسلام مختلف فرقون خصوصًا ہندوستان کے باشندون مین وہ وقعت وقبولیت سے سنا نہ جائے گا ۔ اور کسی **فرقہ** مقلدین یا محدثین اہل تشیع یا سنیین سے کوئی شخص جو علوم ومسائل سے دلی یاد ماغی تعلق رکھتا ہو گا حضرت سلطان المعظم کو شرعی خلیفہ یا امام خیال نہ کریگا اور برٹش سلطنت کے رعایا ہو کر انکی اطاعت کا قصد نہ کرے گا ۔

(۳) وجود امام وغیرہ شرائط جہاد پائے جانے کے ساتھ ایک **بڑی** بہاری اور واجب اللحاظ **شرط** جہاد یہہ بہی ہے کہ مسلمانان اہل جہاد مین ایسی شوکت و

ابوالفداء نے [illegible] شالخ اور ارفخشد کے درمیان [illegible] قینان [illegible] کا نام [illegible] نکالا گیا ہے ۔ کیونکہ وہ جادوگر تہا ۔ اور درحقیقت شالخ بن قینان بن ارفخشد ہے ۔ (ابوالفداء [illegible])

ابوالفداء نے ذکر نضر بن کنانہ کی ذیل مین کہا ہے کہ قریش بقول بعض نسّاب (علمار انساب) اسی نضر کا لقب ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ یہہ لقب فہر بن مالک بن النضر کی اولاد کا ہے ۔ پس جو شخص فہر بن مالک کی اولاد سے نہین ہے (یعنے اس سے اوپر نضر کی اولاد سے ہو (جیسے بنی ملکان یا بنی عفار یا بنی بکر ہین) یا حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہو یا حضرت سام بن نوح یا نوح کی اولاد سے ہو) وہ قریشی نہین

ابوالفدا نے کہا ہے کہ قریش کی وجہ تسمیہ بقول بعض علمار یہہ ہے کہ قریش کی قوت اور مضبوطی کے لحاظ سے اسکو دریائی جانور قرش (جو سبہی دریائی جانورون کو کہا جاتا ہے اور انپر غالب آتا ہے) کے نام سے نامزد کیا گیا ہے ۔ بعض علمار کا یہہ قول ہے کہ قصی بن کلاب جب کعبہ پر متسلط ہوا اور اسنے وہان سبہی اولاد فہر بن مالک کو جمع کیا تو وہ قریش کے نام سے جسمین جمع ہونے کے معنی پائے جاتے ہین موسوم ہوئے ۔

جمعیت حاصل ہو جس سے اُن کو اپنی فتح وغلبہ کا ظن غالب ہو اپنی ہزیمت اور کسر شوکت اسلام کا خوف نہ ہو اور جس حالت مین مخالفین اسلام کو غلبہ و قوت و شوکت حاصل ہو اور مسلمانون مین انکے مقابلہ کی طاقت نہ ہو۔ ایسی حالت مین دعوی جہاد ایک بلکہ فساد سے زیادہ وقوت نہین رکھتا۔

اس مسئلہ سے بہی بلحاظ حالتِ موجودہ اہلِ اسلام روئے زمین صاف یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ مسلمان (امیر افغانستان ہون خواہ حضرت سلطان وغیرہ) کسی غیر اسلامی یوروپین سلطنت سے جہاد نہین کر سکتے کیونکہ مخالفین اسلام کے مقابلہ مین انکو اس قدر شوکت وجمعیت حاصل نہین ہے جس سے وہ اپنی فتح وفیروزی کی امید کر سکین امیر افغانستان [illegible] کر سکین گے روس سے بہی اِنکو مقابلہ کی طاقت نہین ہے گو تمام خراسان کو وہ جمع کر لین۔

حضرت سلطان گو اس قدر شوکت وجمعیت رکہتے ہین کہ وہ فرداً فرداً ان سلطنتون سے مقابلہ کر سکین مگر یوروپین سلطنتین فرداً فرداً مقابلہ کرنے کا کسی کو موقع نہین دیتے ایک سے کوئی لڑے تو چار سلطنتین اسکی حمائت مین کہڑی ہو جاتی ہین اور اسکی مخالف کو نیست نابود کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین ہر چند بعض یوروپین سلطنتین حضرت سلطان کی دوستی و مددگاری کا بہی دم بہرتے ہین مگر وقت پر انکا دوست رہنا اور مددگار رہنا ایک ایسا امر ہے جسکا حضرت سلطان کو بہی یقین نہین ہے۔

اور پچہلے مقابلہ روم وروس اور تازہ معاملہ بلگیریا مین حضرت سلطان کو اسکا امتحان بہی بخوبی ہو چکا ہے پہر کیونکر ممکن اور شرعاً جائز ہے کہ حضرت سلطان المعظم اس بے اطمینانی کے ساتہہ جہاد کا اشتہار دین یا امیر افغانستان کے اگر وہ جہاد کرنا چاہین مددگار رہین۔

یہی وجہ ہے کہ پچھلی جنگ روم اور روس مین شیخ الاسلام ترکی نے جہاد کا فتوی دیا تو حضرت سلطان ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہہ دوسرے شیخ الاسلام کو مامور فرمایا اور آجتک کبھی کسی لڑائی ہین جہاد کا نام نہین لیا۔ جو لوگ ان واقعات سے واقف ہین وہ کبھی یقین نہین کر سکتے کہ اہل اسلام کی موجودہ حالت مین کوی اسلامی سلطنت یورپیز سلطنتون کے مقابلہ مین جہاد کا اشتہار دے یا اس امر کو پسند کرے ہاے کوی مسائل اسلام سے ناواقف اور حالات دنیا سے بے خبر تن تنہا ایک سیر ستو باندہکر جہاد کو چل نکلے اور اسکا اشتہار دی تو اس کے فعل سے کل اہل اسلام پر الزام یا طعن قائم نہین ہوسکتا۔

(۴) شرائط مذکورہ بالا سے علاوہ شرعی جہاد کے لیے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جو مسلمان کسی غیر اسلامی قوم یا سلطنت کی ساتہہ جہاد کرنا چاہین وہ انکی امان و سلطنت مین رہتے ہون اور انکی اس قوم کا تحریری یا زبانی حقیقی یا حکمی عہد دے چکے ہون اور اگر جہاد کرنے والی ان ہی لوگون سے جہاد کرنا چاہین جنکو عہد و امان مین وہ اوقات بسر کر رہی ہون تو ان کا جہاد بحکم نصوص قطعیہ قرآنیہ بغاوت و فساد ہی اس مسئلہ سے بلحاظ اس واقعی امر کے کہ ہندوستان کے جملہ اہل اسلام کا (روسا ہین خواہ رعایا) برٹش گورنمنٹ سی عہد ہو چکا ہے اور حکمی معاہدہ سے تو کسی سلطنت کے (روس ہو خواہ کوی اور) رعایا خالی نہین ہین صاف اور یقینی طور پر نتیجہ نکلتا ہی کہ امیر افغانستان یا حضرت سلطان شرائط مذکورہ بالا کو ثابت و متحقق پا کر یا تحقق شرائط سے پیشتر جہاد کا علم کہڑا کرین اور روس یا انگریزون سے لڑین تب بہی اہل اسلام رعایا روس یا برٹش گورنمنٹ جبتک کہ وہ دعوے اسلام مین سچے اور پیروی مسائل اسلام مین پکے تسلیم کیے جائین گے صرف اسلامی اتحاد کی نظر سے امیر یا سلطان کے ساتہہ نہون گے اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے ہرگز مخالفت

اختیار نہ کرین گے ۔

ان مسائل اور ان کے نتائج کو پڑہ کر (امید ہے) ناواقف ہمعصر غیر مسلم اہل اسلام ہند سو ظن و بدگمانی کو اٹھا لین گے ۔ اور افغانی یا سلطانی اشتہارون سے وہ نتائج نکالین گے جو اب نکال رہی ہین ۔

ان مسائل کو ہمنے اس مضمون مین قرآن و حدیث و اقوال علماء سے مدلل نہین کیا صرف صورت مسائل بیان کر کے ان سے نتائج کا استنباط کیا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ ان مسائل کے دلائل کو ہم بارہا اشاعۃ السنۃ مین بیان کر چکے ہین ۔ اور حال مین ہم یہہ مسائل اور انکی نظائر ایک مستقل رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" مین مفصل مدلل کر چکے ہین جن صاحبون کی نظر سے وہ دلائل نگذرے ہون وہ رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کو جو بقیمت ۸/ سر رشتہ اشاعۃ السنۃ لاہور سے مل سکتا ہے طلب فرماوین اور اسمین ان دلائل کو ملاحظہ فرماوین ۔

اس مقام مین ہم تشویق ان ناظرین کے لیے جن کی نظر سے رسالہ **اقتصاد** نہین گذرا اُس کے مسائل کی **فہرست** قلم مین لاتے ہین ۔

اس رسالہ مین پہلے ایک تمہید کے ضمن مین بیان ہوا ہے کہ جہاد دو قسم ہر (۱) ملکی جو قومی شوکت قائم کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے ۔ (۲) مذہبی جو حفاظت مذہب اور مدافعت دست اندازی غیر کے لیے ہوتا ہے ۔ پہر کہا ہے کہ ان دونو قسم جہاد کے لیے ایسے شرائط مقرر ہین جن کی مخالفت و عدم رعایت سے جہاد جہاد نہین رہتا بلکہ فتنہ و فساد کہلاتا ہے پھر مذہبی جہاد کے شرائط کو بضمن مسائل ذیل بیان کیا ہے ۔

مسئلہ (۱)

مذہبی جہاد اصلی مقصود خداوندی نہین بلکہ اصل مقصود عبادت ہے اور جہاد

اس مقصود کا ایک ذریعہ ہے -

مسئلہ (۲)

مذہبی جہاد سے غرض ڈیفینس ہے یعنے مسلمانون سے مخالفین کے ضرر کو روکنا نہ لوگون کو جبرًا مسلمان بنانا یا کفار کو کفر کی سزا پہچانا -

مسئلہ (۳)

جس شہر یا ملک مین مسلمانون کو مذہبی فرائیض ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو وہ دار الحرب نہین کہلاتا بلکہ قدیم سے وہ مسلمانون کا شہر یا ملک ہو تو دار الاسلام ورنہ دار السلم والامان کہلاتا ہے اس شہر یا ملک پر کسی مسلمان کو مذہبی چڑہائی کرنا جایز نہین اور نہ اس شہر سے مسلمانون کو ہجرت کرنا واجب ہی - بلکہ اسلامی شہرون سے (جہان کسی مسلمان کو امن نہ ہو) ہجرت کرکے وہان آرہنا جائز ہے نہ واجب تو ہے

مسئلہ (۴)

جن مخالفین اسلام سے (جو مسلمانون کو ستاوین) مذہبی لڑائی کا حکم ہے ان سے صلح کر لینی بہی جائز ہے

مسئلہ (۵)

صلح کے بعد صلح کا قائم رکہنا اور عہد کو پورا کرنا واجب ہی اور عہد شکنی غدر و حرام ہے

مسئلہ (۶)

غیر مسلم مسلمانون کے ملک پر غلبہ پاکر مسلط ہوجایئن تو وہ انکے مالک ہوجاتے ہین -

مسئلہ (۷)

غیر مذہب کے ملک مین باامن رہنا اور کسی قسم کی مخالفت کا ارادہ ظاہر نہ کرنا بہی ایک قسم کا (حکمی) عہد ہے جس کا وفا واجب ہی اور اس عہد کے بعد بہی اس ملک

کے باشندوں اور متغلبون کے جان و مال سے تعرض حرام۔

ان مسائل کے بیان نتائج کے ضمن مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ملک ہندوستان کے سبہی اشخاص کا برٹش گورنمنٹ سو عہد و پیمان ہو چکا ہے اور حکمی عہد سے کوئی فرد رعایا خالی نہین ہے۔

مسئلہ (۸)

مسلمانون کے دشمنون اور ایذا رسانون اور دار الحرب مین رہنے والون سے بہی تبہی لڑنے کی اجازت ہے جبکہ مسلمانون مین ایسی جمعیت و شوکت ہو جس سے انکو بہی فتح و فیروزی کا ظن غالب ہوتے سامانی اور نا امیدی یا بدگمانی کے ساتھ جہاد جہاد نہین ہے۔

مسئلہ (۱۰۹)

امام کا وجود جہاد کے لیے بڑی بھاری شرط ہے۔ اور امام موصوف باوصاف شرائط امامت مدت سو مفقود ہے۔ اور یہ امر بلحاظ موجودہ حالت اہل اسلام ان کے نقصان ایمان یا عصیان کا موجب نہین ہے جس کے دور کرنی کی وہ در پے ہون۔

یہہ اس رسالہ کے صرف مختصر مسائل ہین اور جو ان کے دلائل اور ان کے نتائج چوہتر ۷۴ صفحہ مین بیان ہوئے ہین وہ اس فہرست مین بیان کی گنجایش نہین رکہتی۔

ناظرین ان دلائل و نتائج کی تفصیل اصل رسالہ مین ملاحظہ فرمائین گے تو ان سے کمال حظ اٹہائین گے۔

ان ہمعصرون کی خدمت مین جن سے رسالہ جہاد پر ریویو یا اشتہار کی درخواست کی گئی ہے التماس ہے کہ اپنی ریویو یا اشتہار مین اس فہرست یا اس کی خلاصہ کو درج فرما دین۔

اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعویٰ پر ہے

مذہبی اسماء والقاب کے اختیار و انتخاب مین اصل تو یہی ہے کہ جو لقب مذہبی کوئی شخص اپنے لیے انتخاب کرے اس کی مفہوم کا مصداق دمورد بنکر دکہا دے چنانچہ ایک اسلامی حکیم کا مدعیان پیروی شریعت کے حق مین قول ہے ہے

قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دم بے قدم

جبکی تایید آیات منقولہ حاشیہ مین پائی جاتی ہے - مگر [illegible] موجودہ اہل مذاہب کے مذہبی القاب کو اس کسوٹی پر لگاتی ہین تو فی صدی ایک کو بہی اس

ماکان ابراہیم یھودیاً ولا نصرانیاً -
الی قولہ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ (آل عمران - ع ۷)
لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب
الآیۃ [illegible]
قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا -
(الحجرات ع ۲)

اصل اصیل کے مطابق صحیح نہین پاتے آخر ناچار ہو کر یہی کلمہ زبان پر لاتے ہین کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے ہے" -

دنیا مین اسوقت اہل مذاہب ذیل پائے جاتے ہین -

ہندو - مسلمان - عیسائی وغیرہ - پہر مسلمانون سے شیعہ سنی وغیرہ پہر سنیون مین سے حنفی اہلحدیث وغیرہ -

ان اہل مذاہب سے فی صدی ایک بہی ایسا نہین جو اپنے مذہبی لقب کا مصداق و مستحق ملقب ہو اور اس لقب کا مفہوم اسپر پورا پورا صادق آتا ہو -

ہندوؤن مین فی صدی ایک بہی ایسا نہ نکلے گا جو اپنے کرم دہرم کا (جبکی

مذہب ہنود میں ہدایت ہے) پابند ہوگا ایسے ہزاروں بلکہ لاکھوں نظر آ رہے ہیں جو مسلمانوں کے تہواروں اور بزرگوں کو مانتے ہیں - اور ان کے معابد و مزاروں کو پوجتے اور ان کے (بلکہ اور اقوام کے جنکو وہ ملیچھ سمجھتے ہیں) ہاتھ سے (دودھ گھی - مرکب ادویات وغیرہ) کھاتے پیتے ہیں جو مذہب ہنود کے مخالف امر ہے -

عیسائیوں میں مسلمانوں کے عندیہ میں ایک بھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتا ہو عیسائی نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کی کتاب (قرآن مجید) کی شہادت کے روسے ان کا یہ اعتقاد تعلیم مسیح کے مخالف امر ہے -

> ماقلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ (مائدہ ع ۱۶)
>
> لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ (نساء ع [illegible])

خود عیسائیوں کے نزدیک بہت سے عیسائی گروہ ایسے ہیں جو عیسائی کہلانے کے مستحق نہیں اور وہ حضرت عیسیٰ کی تعلیم (جو عیسائیت کا مفہوم ہے) کے مخالف عمل و اعتقاد رکھتے ہیں -

رومن کیتھلک پاک لوگوں کی تصویروں اور بتوں کو سجدہ کرتے ہیں اور اس روٹی اور شراب کی پرستش کرتے ہیں جو (بزعم نصاریٰ) عشاء ربانی میں مسیح کے بدن اور خون کا نشان ہے -

پروٹسٹنٹ ان باتوں کو کفر و باطل خیال کرتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں رومن کیتھلک نے انجیل کی تعلیم میں از خود ملا دی ہیں -

پروٹسٹنٹ میں کئی فرقے ہیں جیسے **لوتھرن - انگلش پریس بٹیرین - کونگریگیشنل - یونی ٹیرین** - جو آپس میں کم و بیش اختلاف رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے عمل و اعتقاد کو مسیحی تعلیم کے مخالف

جانتے ہین۔

مسلمانون کا حال ہمارے اسلامی بہائیون پر مخفی نہین ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ بانی اسلام نے اسلام وایمان کس عمل واعتقاد کو ٹھرایا ہے۔ اور وہ موجودہ مسلمانون سے فی صدی کتنے اشخاص مین پایا جاتاہے اور کفر وشرک جو اسلام وایمان کی اضداد ہین کس عمل واعتقاد کو قرار دیا ہے اور اس سے فی صدی کتنے مسلمان بری ہین۔

اس مقام مین ہم چند **تمثیلات** (جن سے ہمارے اسلامی بہائی خوب واقف ہین) ولیکن کم توجہ ہیں اہل ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہین۔ ان تمثیلات مین اگر ہم مسلمانون کی گور پرستی وپیر پرستی کو ذکر کرین تو ہمارے بہائی ہم کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دے کر کسی مکروہ لقب سے ملقب کرین گے لہذا بجاے ان کے ایسی تمثیلات ذکر کیجاتی ہے جنکو اسلام وا کابر اہل اسلام سے تعلق نہ ہو

ہزارون مسلمان سکان دیہات وکوہستان **کلمہ** "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑہنا **نہین جانتے**۔ اور ہزارون ایسے ہین جو عربی کلمہ پڑہ لیتے ہین پر وہ اس کلمہ کے مضمون سے آگاہ نہین۔ چہ جاے اور امور ایمان (تصدیق کتب وملائکہ وروز جزا وقدر خیر وشر) سے جنکو کتاب وسنت نے جزء ایمان ٹہرایا ہے۔

> آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔ (بقرع ۴۰)
> الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ۔ (مشکوۃ صفحہ ۳)

لاکہون مسلمان ایسے ہین جو ارکان اسلام نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الاسلام۔ ان تشہد ان لا الہ الا اللہ و
ان محمدًا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ
وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان و
تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا
(مشکوۃ صفحہ ۳۰)

سے ایک بھی ادا نہین کرتے
اور بہت ایسے ہین جو ان ارکان
کو ارکان اسلام نہین جانتے
حالانکہ کتاب و سنت نے
ان امور کو ارکان اسلام قرار
دیا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو بیع شرا شادی غمی وغیرہ معاملات
دنیاوی مین احکام شریعت کی پیروی نہین کرتے غیر اقوام کی رسم و
رواج پر چلتے ہین۔ اور کئی مجلسون اور عدالتون مین بر ملا کہدیتے ہین
کہ ہم کو ان معاملات مین [illegible] رواج پر عمل منظور

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی
ما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم
حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (ن ع ۹)
ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم
ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و
مطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیہریق
دمہ رواہ البخاری (مشکوۃ ص ۱۹)

ہے شریعت کی پیروی منظور نہین
ہے۔ حالانکہ اسلام جملہ امور
مین شریعت کی پیروی کو واجب
ٹھہراتا ہے اور شریعت
سے انحراف انکار کرنے کو (ایک
ہی معاملہ مین کیون نہ ہو) کفر
قرار دیتا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو سیتلا ماتا پوجتے ہین تھانون درختون کی

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور
حنفاء للہ غیر مشرکین بہ۔ (الحج ع ۴)
قال رسول اللہ صلعم من اتی کاھنا فصدقہ

پوجا کرتے ہین سنگر دیوتا کا برت
(روزہ) رکھتے ہین۔ جوگیون برہمنون
کو مانتے اور ان سے غیب کی باتین

بما یقول فقد بری مما انزل علی محمد رواہ ابو داؤد
(مشکوۃ صفحہ ۳۸۵)

پوچھکر انپر یقین رکھتے ہین حالانکہ ان
امور کو اسلام نے کفر قرار دیا ہے۔

یہہ عام مسلمانون کا حال وچال مخالف دعوے ولقب اسلام وایمان ہے
اب ہم انکے بعض خواص اہلعلم بلکہ اہل اجتہاد کا حال اس
لیے بیان کرتے ہین کہ مبادا عام مسلمانون کے فعل وقول کو ہمارے ناظرین
لائق تمسک نہ سمجھین اور یہہ کہین کہ عوام جہلا کا فعل وقول کب لائق شمار
ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ نکل سکے۔

مسلمانون مین بہت سے فرقے اہل علم واجتہاد ایسے ہین جن کے عقاید
فرقہ اہل سنت وجماعت کے عندیہ مین تعلیم اسلام کے مخالف ہین۔
فرقہ [illegible] ازارقہ [illegible] کے سواے

الازرقیۃ قالوا لا نعلم احدا مؤمنا و
کفروا اہل القبلہ الا من دان بقولہم
(تلبیس ابلیس للامام ابن الجوزی)
قال رسول اللہ صلعم ثلث من اصل الایمان
الکف عمن قال لا الہ الا اللہ الحدیث
(مشکوۃ صفحہ ۹)
والثعلبیۃ قالوا ان اللہ لم یقض ولم یقدر
والجازمیۃ قالوا ما ندری ما الایمان
والخلق کلہم معذور
والثنویۃ وہی التی زعمت ان الخیر
من اللہ والشر من ابلیس (تلبیس ابلیس)

سبھی اسلامی فرقے کافر ہین (جن
کو اہل سنت حدیث منقولہ حاشیہ
کے مخالف سمجھتے ہین)۔

ثعلبیہ (قدریہ کیطرح) قائل ہین کہ خدا
کی تقدیر کچھ نہین ہے (جو اہلسنت کے
نزدیک آیات منقولہ صفحہ ۳۶۱ کی مخالف ہے)
جازمیہ کا قول ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوقات سبھی
صاحب عذر ہین۔

فرقہ قدریہ مین سے ثنویہ قائل ہین
کہ خالق خیر کا خدا ہے خالق شر شیطان ہے

والمعتزلة الذين قالوا بخلق القرآن
وجحدوا الرؤية -
(تلبیس ابلیس)
وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة
(القيمة ع ۱)
النظامية تبعوا اكثرهم النظام فى
قوله من زعم ان الله شئ فقد كفر
(تلبیس ابلیس)
قل اى شئ اكبر شهادة قل الله -
(انعام ع ۲)
قال البخارى سمى الله نفسه شيئا
(بخاری صفحہ ۱۱۰۳)
التاسعة قوله فى اعجاز القرآن
انه من حيث الاخبار عن الامور الماضية
والآتية × × × × حتى لو
خلاهم لكانوا قادرين على ان
ياتوا بسورة من مثله فصاحة
وبلاغة ونظما (الملل والنحل للشہرستانی)

(جو اہل سنت کے نزدیک تعلیم قرآن کے مخالف ہے)
اور معتزلہ قائل ہین کہ قرآن مجید مخلوق
ہے اور خدا کا دیدار قیامت کو نہو گا (جو اہل
سنت کے نزدیک آیۃ منقولہ حاشیہ کی مخالف ہے)
نظامیہ قائل ہین کہ جو شخص خدا کو شئے
کہے وہ کافر ہے (جو اہل سنت کے نزدیک
اس آیۃ کے مخالف ہے جس مین خدا نے
اپنے آپ کو خود شئے کہا ہے)
فرقہ نظامیہ کے رئیس نظام سے
کتاب الملل والنحل عبد الکریم شہر
ستانی مین بہت سی عجائبات منقول
ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک
عقاید اسلامیہ وتعلیمات قرآنیہ کے
مخالف ہین - از انجملہ یہ کہ قرآن مجید
بلاغت وفصاحت مین معجز
نہین ہے - گو اخبار غیب
بتانے کی نظر سے معجز
ہے -

اور فرقہ جہمیہ سے زنادقہ قائل ہین کوئی شخص وجود خدا کو ثابت نہین

الزنادقة قالوا ليس لاحد ان يثبت
لنفسه ربا لان الاثبات لا يكون الا

کرسکتا - کیونکہ خدا حواس مین نہین
آتا -

الابعد ادراک الحواس۔
الحرقیة زعموا ان الکافر تحرقه النار مرة واحدة ثم یبقی محترقا ابدا لایجد حر النار (تلبیس ابلیس)
کلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غیرها لیذوقوا العذاب (نساء ع ۸)
الفانیة زعمت ان الجنة والنار یفنیان ومنهم من قال لم یخلقا (تلبیس ابلیس)

اور **حرقیہ** قائل ہین کہ کافر کو دوزخ مین ایک ہی دفعہ عذاب ہوگا جب وہ جل چکے گا تو پہر وہ آگ کا دکہہ نہ پائیگا (جو آیت منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے)۔
اور **فانیہ** قائل ہین کہ دوزخ بہشت آخر فنا ہون گے۔ اور بعض قائل ہین کہ وہ ہنوز مخلوق ہی نہین۔

فرقہ مجبرہ سے [illegible] کا کوئی فرض یا حکم نہین ہے جو شخص خدا کو مان لے وہ جو چاہے سو کرے
اور **مشبہ** قائل ہین کہ خدا کی آنکہہ ایسی ہے جیسے ہماری۔ اور اسکا ہاتہہ ایسا ہے جیسا ہمارا ہاتہہ۔

التارکیة قالوا لیس علی خلقه فریضة سوی الایمان فمن آمن به وعرفه فلیفعل ما شاء۔
المشبهة یقولون بصره کبصری ویده کیدی (تلبیس ابلیس)

فرقہ **رافضہ** سے **اسحاقیہ** قائل ہین کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک رہیگا جس نے اہل بیت کا علم سیکہہ لیا وہ نبی ہے۔
نادوسیتہ کا اعتقاد ہے جو حضرت علی کو تمام امت سے افضل نہ کہے وہ کافر ہے۔

الاسحاقیة قالوا النبوة متصلة الی یوم القیامة وکل من یعلم علم اهل البیت فهو نبی - النادوسیة قالوا علی افضل الامة فمن فضل غیره فقد کفر - (تلبیس ابلیس)

التناسخیة قالوا الارواح تتناسخ فمن کان محسنا خرجت روحه فدخلت فی خلق سعید فی عیشه و من کان مسیئًا دخلت روحه فی خلق شقی بعیشه

الرجعیة زعموا ان علیا و اصحابه یرجعون الی الدنیا و ینتقمون من اعداءهم (تلبیس ابلیس)

تناسخیہ قائل ہین کہ ارواح مین تناسخ ہوتا ہے نیک شخص کی روح نکلتی ہے توکسی خوش عیش کے قالب مین جاتی ہے برے کی روح بد حال کے قالب مین۔

اور رجعیہ قائل ہین کہ حضرت علی اور انکو ساتھہ والے پہر دنیا مین آئین گے اور اپنے اعداسی بدلہ لین گے

اور فرقہ جبریہ سے کسبیہ کہتے ہین کہ بندہ نہ ثواب کماتا ہے نہ عذاب وہ شخص مجبور ہے

الکسبیة قالوا لا یکسب العبد ثوابا و لا عقابا۔ الحبیة قالوا من شرب کاس محبت الله سقطت عنه عبادة الارکان (تلبیس ابلیس)

اور حبیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جسنے خدا کی محبت کا جام پیا اسکو نماز روزہ وغیرہ معاف ہوا۔

اسی قسم کے ان فرقون اور ان کے بہائیون کے اعتقادات و مقالات اور ہین جو اہل سنت و جماعت کی نزدیک اسلام کے مخالف ہین

اکثر موجودہ **سنیون** اور ان مین سے **حنفیون** کا وہی حال ہے جو عام مسلمانون کا حال بیان ہؤا ہے جو کفریات و شرکیات پہلے بیان ہو چکی ہین ان کے مرتکب اکثر یہی لوگ ہین جو اہلسنت و جماعت اور حنفی المذہب کہلاتے ہین۔ مسلمانان ہندوستان سے اکثر یہی لوگ ہین جو امور ایمان سے بے خبر ہین۔ یہی احکام شریعت کے پابند نہین ہین۔ یہی ستیلا ماتا پوجتے ہین تہا نون استانون کی منتین مانتے ہین وعلی ہذا القیاس و با اینہمہ پہر مذہب پوچہو تو کہتے ہم اہل

اہل سنت جماعت اور حنفی المذہب ہین ۔

ان کے اس حال وقال کی کیا اچہی یہہ حکایت ہے ۔ ؎

یون تو ہے انکو دین کا اقرار کام دیکہو تو ساری شیطانی

شاہ جیلان کے فعل سے بیزار نام کیا ہے غلام جیلانی*

اور خاص کر حنفیون کے حنفی کہلانیکا یہہ حال ہے کہ حنفیون مین سے فی ہزار ایک بہی ایسا نہین ہے جو حنفی کہلانے کا مستحق اور اس نام کا مصداق ہو ۔ اس کی وجہ علاوہ ان وجوہات کے جو اکثر مسلمانون یا سنیون یا حنفیون کے مسلمان یا سنی یا حنفی نہ ہونے کے لیے بیان ہوئی ہین ایک یہہ بہی ہے کہ حنفی درحقیقت وہ شخص ہے جو حنفی مذہب کی اصول سے واقف ہو اور امام مذہب کی فروع سے ماہر [illegible] اور ان کے اصول پر استدلال قائم کرنے کی اسکو طاقت ہو ۔ لہذا عوام کا حنفی یا شافعی کہلانا جو نہ اصول سے واقف ہین اور نہ فروع مین نظر رکہتے ہین نہ دلیل کو جانتے ہین نہ استدلال کو پہچانتے ہین حقیقت مین صحیح و راست نہین ہے اور یہہ ایسا ہے کہ کوئی جاہل و امی ہو کر صرفی یا نحوی یا حکیم کہلاوے ۔

یہ بات صرف ہم نے از خود نہین نکالی ہم سے پہلے محقق حنفیہ نے اپنے کتب اصول مین لکہہ رکہی ہے ۔

سید بادشاہ اور ابن امیر الحاج نے شروح تحریر ابن الہمام مین کہا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ عامی ؎ بل قیل لا یصح للعامی مذہب لان المذہب

---

* ہندوستان مین اکثر لوگ جو غلام جیلانی کہلاتے ہین وہ اپنے عمل و اعتقاد کا حضرت شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب کی تعلیمات عقاید و اعمال صالحہ سے مقابلہ کرین تو یقیناً جان لین کہ ان کا غلام جیلانی کہلانا بجز اس بات کے جو ہم نے کہی ہے "کہ اکثر اسماء و القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے" صحیح نہین ہو سکتا ۔

لا یکون الا لمن له نوع نظر و بصیرة بالمذهب
او لمن قرء کتابا فی فروع المذهب و عرف
فتاوی امامه و اقواله و اما من لم یتاهل
لذلك بل قال انا حنفی او شافعی لم یصر من
اهل ذلك المذهب بمجرد هذا کما لو قال
انا فقیه و نحوی لم یصر فقیها او نحویا۔
(مختصر شرح تحریر ابن الہمام للسید بادشاہ)

کا کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا مذہب
تو اس شخص کا ہو سکتا ہے جسکو
مذہب میں خود نظر اور اس کی
پہچان ہو یا اس نے مذہب امام
کے کتب فروعات کو پڑھا ہو اور
امام کے فتوی اور اقوال کو وہ
جانتا ہو پھر جو یہ لیاقت نہ رکھے
اور کہدے کہ میں حنفی یا شافعی ہوں وہ حنفی یا شافعی نہیں ہو جاتا جیسے کوئی جاہل
یہ کہدینے سے کہ میں مجتہد ہوں یا نحوی ہوں مجتہد یا نحوی نہیں بنجاتا۔
اس عبارت کو [illegible] شامی نے رد المحتار حاشیہ

قلت و ایضا قالوا العامی لا مذهب له بل
مذهبه مذهب مفتیه و علله فی شرح التحریر
بان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و
استدلال و بصر بالمذهب اما غیره ممن قال انا
حنفی او شافعی لم یصر ذلك بمجرد القول کقوله انا
فقیه او نحوی (رد المحتار حاشیه در مختار)

در المختار میں نقل کیا ہے۔
اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ
عامی (جاہل) کا اپنا کوئی
مذہب نہیں ہے اسکا مذہب
وہی ہے جو اس کے مفتی (جو
اسکو مسئلہ بتاوے) کا مذہب ہے۔
ایسا ہی فاضل حبیب اللہ قندہاری نے کتاب مغتنم الحصول میں

بل لا یصح للعامی مذهب ولو تمذهب به لان
المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و استدلال
و معرفة باقوال امامه و احکامه و اما من
لم یتاهل لذلك و قال انا حنفی او شافعی کان

کہا ہے اور اسپر یہ زیادہ
کیا ہے کہ عامی کوئی مذہب
اختیار بھی کرے تو وہ درحقیقت
اسکا مذہب نہیں ہو جاتا۔ اور

لغو اکقوله انا فقیه او نحوی (معتنم الحصول)	اور اسکا حنفی یا شافعی کہلانا ایک

لغو امر ہے ۔

جب ان سب اہل مذاہب کا یہ حال ہے اور ان مین سے اکثر اس لقب و نام کے جس کو وہ اپنے حق مین استعمال کرتے ہین مستحق و مصداق نہین ہین ۔ و معہذا ان لوگون کو انہی القاب سے ملقب و مخاطب کیا جاتا ہے تو اس سے صاف اور قطعی طور پر وہ بات ثابت ہوتی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے"۔

ہماری اس بات کو ہمارے ناظرین مان لین گے (اور امید ہے کہ وہ بزور دلائل مذکورہ بالا اس کو ضرور مانین گے) تو بڑے ادب و عجز کے ساتھ ان کی خدمت مین [illegible] مضمون کی تحریر سے اصل مقصود ہے) کہ اسی عام اصول کے موافق اس زمانہ کے بیچارہ عاملین بالحدیث نے (جو کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کے مقلد نہین اور بلا واسطہ ان مذاہب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور اور اسباب مین وہ اہلحدیث سلف کی روش پر ہین) اہلحدیث کہلایا اور اپنے آپ کو بلحاظ مذہب (نہ بلحاظ علم) حدیث کیطرف منسوب کیا تو کیا غضب ڈہایا اور کیا اندہیر مچا دیا جس پر اس وقت کو ایک دو ہمعصر انسے آشفتہ خاطر ہین اور انکو اس نام و لقب کا مستحق نہین سمجھتے ۔

ان کی خدمت مین با ادب یہ بہی سوال ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہین تو کیا آپ حنفی کہلانے کے یا آپ کے وہ عینی اخوان جنکے افعال و شعار شمار مین آئے ہین مسلمان سنی حنفی کہلانے کا استحقاق رکھتے ہین؟ ۔

وہ حضرات اپنے آپ کو حنفی اور اپنے ان اخوان کو مسلمان یا سنی حنفی کہلانے کے

مستحق سمجھیں تو براہ مہربانی اپنا حنفی ہونا اس کسوٹی پر جسکا ذکر شروح تحریر ور دالمحتار وغیرہ مین ہوا ہے) لگا کر ثابت کرین - اور ہم کو اجازت دین کہ ہم چند سوالات اصول و فروع مذہب حنفی بغرض جواب ان کے خدمت مین ارسال کرین اور وہ ان کے جوابات ایک ہی مجلس مین بلا استعانت علماء مذہب ہمارے وکیل و انسپکٹر کے سامنے لکھکر اس کے حوالہ کرین - اور اپنے عینی بھائیون کا مسلمان سنی حنفی ہونا ان کے افعال کی تصحیح و شریعت اسلامیہ کے ساتھہ ان کی تطبیق و توفیق سے ثابت کردین - اس صورت مین ہم ان کے استحقاق تلقب بحنفیت و سنیت و اسلام کو مان لین گے اور اپنے گروہ کو اہلحدیث کہلانے سے بند کردین گے -

[illegible] اہلحدیث نہ کہلاؤ ”عاملین بالحدیث“ یا ”اصحاب الحدیث“ یا ”مقلدین اہلحدیث“ کہلاؤ -

ان القاب مین سے آخری لقب مین تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۸ مین بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ یہ تفصیل کرچکے ہین کہ تنقید و تصحیح احادیث مین ہم سب ائمہ اہلحدیث کے مقلد ہین بمضمون احادیث کے ساتھہ استدلال و تمسک مین اس گروہ کے اہل علم کسی کے مقلد نہین -

باقی ماندہ دو لقبون سے ہم ہر ایک لقب کو اپنے گروہ کے لیے اختیار اور استعمال لقب اہلحدیث کو بپاس خاطر آپ جیسے احباب کی ترک کرسکتے ہین بشرطیکہ آپ ہمکو خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ (سند) دین اور آیندہ اس گروہ کو بجز لقب ”عاملین بالحدیث“ یا ”اصحاب الحدیث“ کسی مکروہ لقب سے ملقب نفرماوین اور اپنے ان عینی بھائیون کو جو ہنوز اس تنابز بالالقاب سے باز نہین آئے نیز منع کردین -

یہہ سوالات و معروضات بسبیل تنزل اور آپ کے اس دعوے کو کہ "لقب اہل حدیث ان ہی ائمہ سلف سے مخصوص ہے جو کتب احادیث کے مصنف اور احادیث کے جامع اور ناقد و مصحح تھے" تسلیم کرنے کی صورت مین ہین ۔

اور اگر ہم آپ کے اس دعوی خصوصیت کو نہ مانین تو بلا تاویل و تکلف حقیقۃ (نہ حکماً و تبعاً) اہلحدیث کہلا سکتے اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ لقب "اہلحدیث" مین لفظ "اہل" بمعنے صاحب و متعلق ہے ۔ اور لفظ "حدیث" کے دو معنی ہین ایک علم حدیث جسکی بیسٹھہ[۲۵] شاخین اور فنون ہین اور اس مین اتصال و انقطاع سند و صحت و ضعف سے بحث ہوتی ہے **دوسرے** مصداق حدیث جو مضمون حدیث قول یا فعل یا تقریر نبوی وغیرہ سے عبارت ہے ۔ لہذا جب یہ لفظ "اہل" لفظ "حدیث" بمعنے اول کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک **علمی** [illegible] (خطاب) سمجھا جاتا ہے اور اس سے وہی لوگ مراد ہوتے ہین جو علم حدیث کے بانی و مقنن و ماہر ہین ۔ اور جب یہ لفظ "حدیث" بمعنے ثانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک مذہبی خطاب سمجھا جاتا ہے (جیسے اہل ایمان و اہل اسلام) اور اس معنے کر جہلا پر (جو علما سے سُنی سنائی حدیث کے مضمون پر عمل کرتے ہین اور کسیکی تقلید نہین کرتے) بھی اسکا اطلاق و استعمال ہوتا ہے ۔

ہماری یہہ بات کوئی تاویل و تکلف نہین بلکہ حق صریح ہے جسپر نفس الامر اور واقع کی شہادت پائی جاتی ہے ۔

واقعی زمانہ قدیم سے دو قسم کے اہل حدیث چلے آئے ہین خواص ائمہ و علماء حدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے ۔ اور عوام عاملین بالحدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے ۔

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ **شخص**‡ جس نے حنفی مذہب چہوڑ کر مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا اور اصحاب الحدیث کہلایا تہا کوئی عامی وامی ہی تہا۔ وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چہوڑتا۔

وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چہوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تہا نیز عامی معلوم ہوتا ہے۔ عالم ہوتا تو بزور دلائل اس کو اہل حدیث بناتا صرف نکاح دختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجہتا تہا ہرگز نہ چہوڑتا۔ در المختار‡ مین بہی اصحاب الحدیث انلوگونکو کہا ہے جو حدیث کے پیرو و عامل ہو گئے۔

صرف یہی ایک بات ہے جس سے عوام حنفیہ (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) حقیقۃً **حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ [illegible] اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہاء مذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس نے علماء وقت سے سنے ہین) پیرو ہو۔ اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلاء پر بہی ہو سکتا ہے۔

اور نفس الامر مین بہی یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دونو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنی اول ہوا ہے اور عوام جنپر اس لفظ کا اطلاق بمعنی ثانی ہوا ہے۔

پہر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا نزاع کرنا و بناءً علیہ اہلحدیث زمانہ

‡ انکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین بصفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۸ منقول ہوا ہے۔

‡ در مختار مطبوعہ ۱۲۸۹ھ واقع مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین بصفحہ ۱۰۸ کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ وہی ہے

جو ہمنے بیان کیا ہے بعض اشاعۃ السنۃ کے نکتہ چینیون نے اس وقف کو وقف سمجہا اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ وقف ہو تو اصحاب حدیث پر جو کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتا۔ پہر انکا اس علم و فہم کے ساتہ اشاعۃ السنۃ کی نکتہ چینی کے درپے ہونا بڑی شرم کی بات ہے زیادہ ہم کیا کہین تہذیب مانع ہے وہ صاحب لفظ وقف کو صحیح بنا دین تو ہمنے جو چاہین لین اسکی تصحیح [illegible] صرف یہی عنایت کرین کہ آیندہ اس فہم و علم کے ساتہ ہمارے خطاب سے منہ اختیار کرین ایڈیٹر ترجمان ناگپور نے اس غلطی کا تعاقب کیا تو بطور تنزل اسکو صحیح تسلیم کرکے اسکے متعلق کچہ کہا ہے ہمارے نزدیک ترجمان کا یہ تنزل بیموقع ہوا آیندہ وہ سامحت و تنزل کو ترک کرین اور اس غلطی کی اچہی طرح خبر لین۔ اور مثل دروغ گوتا بخانہ باید رسانید پر عمل کرین۔

[illegible]

یہان ذکر کرتا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز* نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آیندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جائے گورمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہی "

نقل چٹھی پرایویٹ سکرٹری گورمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب - مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجہ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنحضور نے اہلحدیث [illegible] کا ایڈریس کیا امسال ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے - ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا من بعد مطلع کیا جاویگا - مہربانی کر کے ایڈریس کی ایک نقل یا اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بہیجدین -

(۲) دربارہ آپ کی خواہش ثانی سر چارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین - کیونکہ آنحضور کا

* ایڈیٹر سول وملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے - ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جاے ہماری دلی آرزو ہے کہ سب کو صرف "مسلمان" یا "محمدی" لقب سے مخاطب کیا جاے - ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کر کے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کر چکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے +

وقت اور کاموں میں بالکل تقسیم ہو چکا ہے اور اسلیئے وہ قبول عزت کا انتظام نہیں فرما سکتے *

مین ہون آپ کا صادق
جے۔ آر ڈنلوپ سمتھہ
پرائیوٹ سکرٹری
لفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ " وہابی " کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کر لیا ہے۔ اور بجائے اسکے اُس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب " اہلحدیث " منظور فرمایا *

اس سے ہمارے عینی و علاتی دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہیے *

ہمارے علاتی بہائی (حنفیہ وغیرہ ابتاع فقہاء) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آیندہ وہ اپنی اسلامی بہائیوں اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ " وہابی " سے یاد نہ کرین۔ اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی ملاحت و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین *

ہمارے عینی بہائی اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بہائیوں کے " وہابی " کہنے کی کچھ پرواہ نکرین۔ اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو صرف اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے۔ سو بحمد اللہ جاتا رہا۔ گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کارسپانڈنس مین موقوف کردیا۔ اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار ہونا از سر نو ظاہر و مشتہر فرمایا ❊

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر برے الفاظ "شرابی یا کبابی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جسکے وہ درپے تدارک ہون۔ اور یہہ بھی جان لین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین۔ اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین۔

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی [illegible] سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکی استعمال سے روک دیا جاوے ❊

بناءً علیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر از حیثیت عرفی مین نالش کرین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نرہیگی جو اسوقت ہے ❊

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنی قومی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے۔ اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا۔ یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضے ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت
خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے *
اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون
لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و اداے شکر سلطنت
پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (جو رسالہ اشاعۃ السنۃ کا
سپیشلی فرض منصبی ہے *

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے
اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے
اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے *
اس مضمون مین دلایل **کتاب و سنت** کا بیان دو **غرض** سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے
دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے - صرف ظاہرداری
اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا - **دوسری** یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو
کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے - صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون
یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم
جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو *
ہم **اس مقام** مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجایش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال و اقوال پر
جنسے **اہلحدیث** نے اظہار مسرت و تادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب و سنت کی
شہادت پیش کرتے ہین - اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت کا قیاس
ہوسکتا ہے *

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر **اہلحدیث** نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین -
(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا - اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا *
(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون
کو کھانا کھلانا *
(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی
بتانا *
(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا -
اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا - اور شکر گزار ہونا *
(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعا ر سلامت و حفاظت و برکت کرنا -
وعلی ہذا القیاس *

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو -
ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ **خیال** پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے
لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین *

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب و سنت پیش کرتے ہین جن مین
غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت
ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا
مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیامین ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کے مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لیئے دعا کرتا ہون +

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفاء اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا +

صیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ **ہرقل** کو (جو عیسائی مذہب تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکہا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا +

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل عظیم الروم (صیحح بخاری ص۵ و مسلم ص۹۸ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ **مقوقس** کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ **کسریٰ** کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا +

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۱۳)

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑہکر ہے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم **ثقیف** کا (جو مسلمان نہ تھی) **ڈیپوٹیشن** آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرہ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال رسول اللہ

لا امنعک ان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۸۲)

اکرام کرے ۰

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن

قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنۃ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھہرایا۔ پھر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

اس اکرام وملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ۰

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم علی رسول اللہ [illegible] عشر رجلاً منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاہم واکرمہم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ۰

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء وجانشینون کو فرمایا ہے۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۳۴)

ای اکرموہم بالضیافۃ والتطییب لنفوسہم والاعانۃ لہم سواء کانوا مسلمین او کفارا (خیر جاری)

چنانچہ صحیح بخاری مین منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنون (اپنے مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری وتکریم کیا کرو جیسے مین کرتا ہون ۰

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنون کے اکرام وتعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وتقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم وتکریم کے ثبوت وجواز مین کون شک کرسکتا ہے ۰

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

> الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین لله الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم۔ (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئینگے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہونگے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہونگے۔ جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین۔ مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنکو کفار مکہ قرب رکھتے تھے جبپر یہہ آیت اتری۔ یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے۔ جب

> قال اهل التفسیر لما غلبت فارس الروم فرح بذلك كفار مكة وقالوا الذین لیس لهم كتاب غلبوا علی الذین لهم كتاب وافتخروا علی المسلمین فقالوا نحن ایضاً نغلبكم كما غلبت فارس الروم وكان المسلمون یحبون ان یظهر الروم علی فارس لانهم اهل كتاب ای نصاری فهم اقرب الی الاسلام والفرس مجوس فهم اقرب الی كفار قریش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البیان ص۵۱۹ ج ۳)
>
> فخرج ابوبكر الی الكفار فقال فرحتم بظهور اخوانكم فلا تفرحوا فوالله لیظهرن الروم علی فارس
>
> علی ما اخبرنا بذلك نبینا ... ویفرح المومنون بنصر الله

الروم علی فارس قال السدی فرح النبی ؐ والمومنون بظهورهم علی المشرکین یوم بدر وظهور اہل الکتاب علی اہل الشرک ؕ (معالم صفحہ ۶۸۶ و صفحہ ۶۸۵)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہند نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمی ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ؁

اور اس اثنا حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین - اور اپنی قوم اور پیغمبر کی پیروی کیون نہ کرین ؁

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجاے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے - خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ہے ؁

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ؁

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کھانا کھلایا یا دوسری عبارت مین
یون کہو کہ پیٹ اپنا بھرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل
نہو گا *

یہان شاید ہمارے اسلامی بھائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵
مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین دہوم دہام
کی دعوتون کو جس مین فخر و ریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکھا ہے پھر یہ دعوت
جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہوگئی۔ ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب
جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ آپ تو مولوی صاحب
اب کسی شادیون کی دھوم دہام والی دعوتون سے منع نکرین گے۔ اسکا جواب
یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ وہان ذاتی
فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور
اسلامی۔ یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ
فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام
خصوصاً اہلحدیث کا *

اس دہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسلام محسنون کے
مسرت مین شریک ہونا یون سکھاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے
ایسے شکر گذار ہین *

لہذا یہہ فخر و ریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ کر
چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار
قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیے (جنکو کفار مکہ نے کہا تھا کہ مدینہ کے بخار نے
انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تھا۔ یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھ کر سنائے تھے +

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین نہ یہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین - سو اس معنے کی اطاعت وعقیدت سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے +

خدا تعالی [illegible] مسجد [illegible] کے پاس عہد کیا ہے جبتک

الا الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین (براة ع ۲)

وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو +

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق والله بما تعملون بصیر - (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا اگر تمہارے بہائی تسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو +

واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا +

من لا یفی لذی عهد عهده فلیس منی لست منه (رواه مسلم)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم مین سے نہین ہے اور نہ مین اسکے گروہ

وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا لم یرح رائحة

الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاماً۔

(رواہ البخاری ص۴۴۸)

سے ہون۔ اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے۔

ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق علیه۔ وقال رسول الله صلعم من قتل معاهداً فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة

(رواہ ابوداؤد ص۲۷ ج۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا عذر ہے۔ اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مارے اسپر بہشت حرام ہے۔

انی لا اخیس بالعهد (رواہ ابوداؤد ص۲۷ ج۲)

وقال عمر بن الخطاب واوصیه بذمة الله ورسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم۔

(رواہ البخاری ص۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسکے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین۔

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین۔ ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے۔

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گذار ہونا خدا کی - اور اُسکے رسول کی - اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ❖

خدا تعالے نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی - اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ❖

لتجدن اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود والذین اشرکوا ولتجدن اقربهم مودة للذین امنوا الذین قالوا انا نصری ذلک بان منهم قسیسین ورهبانا وانهم لا یستکبرون (مائده ع۱۱)

دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نا دہندون کی شکایت فرمائی ہے ❖

ومن اهل الکتاب من ان تامنه بقنطار یؤده الیک ومنهم من ان تامنه بدینار لا یؤده الیک [illegible]

[illegible] نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونھون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے - امام رازی نے اس آیتہ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین - قال فعلتها اذا وانا من الضالین -

واعلم ان فی الآیة دلالة علی ان کفر الکافر لا یبطل نعمته علی من یحسن الیه ولا یبطل منته لان موسی انما ابطل ذلک بوجه آخر علی ما بینا - واختلف العلماء فقال بعضهم اذا کان کافرا لا یستحق الشکر علی نعمته علی الناس انما یستحق

وقال الآخرون الاہانتہ بکفرہ ×× لا یبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان والآیۃ تدل علی ہذا القول الثانی -
(تفسیر کبیر صلا جلد ۷)

دوسرے یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا -

یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر)

عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ -
[illegible]
(ابو داؤد ص... جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین ہے - اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا
[illegible]
آپ نے کافرون کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ہؤلاء النتنی لترکتہم لہ - (بخاری ص۵۱۳)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرمادیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت رسالتمآب) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینبؓ کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صہرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی - (بخاری ص۴۳۸)

آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا - اور جب اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو اس سے عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وکان ابو العاص مصافیا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ المشرکین ان یطلق زینب فابی فشکر لہ علیہ السلام ذلک ولما اطلقہ من الاسر شرط علیہ ان یرسل زینب الی المدینۃ فعاد الی مکۃ و ارسلھا فلذا قال الخ (قسطلانی صفحہ ۴۶ جز ۳)

بھجوادے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اھل التفسیر ائتمرت قریش ان یفتنوا المومنین عن دینھم فوثب کل قبیلۃ علی من فیھا من المسلمین یوذونھم ویعذبونھم فافتتن من افتتن وعصم اللہ منھم من شاء و منع اللہ تعالی رسولہ بعمہ ابی طالب فلما رای رسول اللہ صلعم ما باصحابہ ولم یقدر علی منعھم امرھم بالخروج الی الارض الحبشۃ وقال ان بھا ملکا صالحا لا یظلم ولا یظلم عندہ احد فاخرجوا الیہ حتی یجعل اللہ للمسلمین فرجا۔ (معالم التنزیل صفحہ ۲۹)

و ترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے بایں الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ ایک ایسا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانوں کو جو کہ مکہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جھونپڑیون کو بچالیا جسکی سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۲۹

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض مین کو اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال واسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی *

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۳۰۸

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہین جن مین غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے *

شہادت امر پنجم

غیر مذہب [illegible] کے حق میں دعا منع ہے [illegible] دعاء مغفرت [illegible] ہے سو بھی ایسے

بلحاظ کفار کے حق مین دعاء مغفرت کرنیمین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاے مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے۔ پھر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحم والا ہے *

رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوچھنے والون کے حق مین کہین گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہین (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق مین جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہوچکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہین ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب وسنت مین پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعا سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مین پائی جاتی ہے جس مین اہل کتاب کے جواب سلام مین وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت مین کہ

> اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم۔ (بخاری صـ۹۲۵)

اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہین سام نہ کہین یہی بنتے ہین کہ تمپر بھی سلام ہو۔

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتدا ءً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نوادی نے شرح صحیح مسلم مین نقل [illegible] وہ حدیث جس مین ابتداءً سلام کی ممانعت وارد ہے ماؤل ہے۔

> وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداءہ [illegible] علقمۃ والنخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصلحون وان ترکت فقد ترک الصلحون (شرح مسلم صـ۲۱۴)

قوم بنی کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ۔ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا (جسکا ذکر شہادت امر اول مین ہوچکا ہے۔ دعا نہین ہے تو کیا ہے۔

> مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صـ۱۵)
>
> فحیاھم واکرمھم (زاد المعاد صـ۲۰)

قاموس مین جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار مین جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہین اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنے یہ لکھے ہین کہ خدا تجھے زندہ رکھے۔ خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے۔

> التحیۃ السلام وحیاہ تحیۃ والبقاء والملک وحیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس صـ۸۶) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ اوملکک اوفرحک اوسلام علیک من التحیۃ السلام وحیاہ اللہ ای احیاہ وعمرہ (مجمع البحار صـ۳۲۷ جلد اول)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

وابتعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده -

(بخاری صفحہ ۸۳۹ مسلم صفحہ ۱۶۹ جلد ۲)

کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین مین دھس گیا - اسنے کہا مین سمجھتا ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تیرا تعاقب کوئی نہ کریگا پھر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اُسکی نجات ہوئی اور پھر جو کوئی اسکو راستہ مین ملا اُس کو واپس کیا +

عن عبد الله بن مسعود رضی قال كان انظر الى النبي صلعم يحكي نبيا من الانبياء ضربه قومه فادموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون بخاری صفحہ ۴۹۵

خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین +

آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید یہ حکم سنایا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے مغفرت کرین - وہ ان کے قرابتین کیون نہون بعد اسکے کہ ظاہر ہوجاوین کہ وہ لوگ

ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولى قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو آنحضرت صلعم نے ان کی حق مین

باب اذا استشفع المشرکون با المسلمین عند القحط - ان قریشا ابطؤعن الاسلام فدعی علیه النبی صلعم فاخذتهم سنته حتی هلکوا فیها واکلو المیتة والعظام فجاء ابوسفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلة الرحم وان قومك قد هلکوا فادع الله عز وجل فقرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیة ثم عادوا الی کفرهم فذلك قوله تعالی یوم نبطش البطشة الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول الله صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط پڑا یہانتک لوگون نے ہڈیان اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابوسفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ دعا کرین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراهیم لابیه الا عن موعدة وعدها ایاه فلما تبین له انه عدو لله تبرا منه ان ابراهیم لاواه حلیم

دوزخی ہوچکے حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس بات کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اُس سے بیزار ہو گئے۔

نتیجہ حاشیہ

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہو سکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہو چکا ہو اس کے حق مین دعائے مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین۔ اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا اقتداء دعاء مغفرت کرنا محمول ہو سکتا ہے - واللہ اعلم - وعلمہ اتم *

فسقوا الغیث فاطبقت علیہم سبعا و شکا الناس کثرۃ المطر فقال اللہم حوالینا ولا علینا فانحدرت السحابۃ عن راسہ فسقوا الناس حولہم - (بخاری ص ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکلا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا کرین *

اب اس سے بڑہکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے *

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعا برکت و سلامت نصرت جائز بلکہ ضروری ہے کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنے ہی مذہب و جن ملک شہرت کے لئے ہے جبکی ضرورت مین کیکو شک نہین ہے *

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے *

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث "من تشبہ بقوم فہو منہم"[1] سے استدلال کیا ہے - اور جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے - اسکا جواب یہ ہے - کہ فقہا نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

[1] ترجمہ جیسا کہ اس حدیث کو تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے *

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر ٹھہرا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہا نے کفر لکہا ہے اور نہ اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کرلیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و نصاری سے کوی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے) لکہا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشتری یوم النیروز شیئا لم یشترہ فی غیر ذلک الیوم ان اراد بہ تعظیم ذلک الیوم کما یعظمہ الکفرۃ یکون کفراً وان فعل ذلک لاجل الشرب لا لتعظیم یوم النیروز لا یکون کفراً۔ وان اہدی یوم النیروز الی انسان شیئاً ولم یرد بہ تعظیم الیوم وانما فعل ذلک علی عادۃ الناس لا یکون کفراً۔ وینبغی فی ہذہ الیوم ما لا یفعلہ قبل ذلک الیوم ولا بعدہ ان یحترز من التشبہ بالکفرۃ ومن الامام ابی جعفر الکبیر اذا عبد الرجل خمسین سنۃ ثم جاء یوم النیروز اہدی

کچھ خریدا جو اور دنون مین نہین خریدتا تھا اگر اسکی نیت اس دن کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اسنے اپنے کھانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہے اور اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بہیجا اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ نہین کیا۔ صرف لوگون کی رسم و رواج کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے اجتناب بہتر ہے۔ امام ابو جعفر کبیر سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال خدا کی عبادت مین بسر کرے۔ پہر نوروز کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذا اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لا یکون کفراً والاولی
ان لا یفعل ولا یوافقہم علی مثل ذلک
مسلم - (فتاوی قاضی خان ص۲۷ جز ۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا -
اور اسکا عمل باطل ہو گیا - اور اگر کوئی
مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا
پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگون کو دعوت
کرے - اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت
مین حاضر ہو جاے تو یہ کفر نہین - مگر
بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل مین
ان کی موافقت نکرے ؞

اور فتاوی صغری مین ہی چنانچہ شرح فقہ اکبر مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری من اشتری یوم النیروز شیئاً لم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان اراد بہ
تعظیم النوروز کفر ای لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم
ہو النوروز لکنہ اشتراہ بسبب
آخر من حدوث ضیافۃ ونحوہا
فانہ لا یکفر ومن اہدی یوم النیروز
الی انسان شیئاً واراد بہ تعظیم
النوروز کفر -
(شرح فقہ اکبر ص۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے
خرید نہ کرتا تھا اسکے دل مین نوروز کی
تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اُس نے
کافرون کی عید کی تعظیم کی اور اگر
اُسنے اتفاقیہ کچھ خریدا اور اسکو اُس
دن کا علم نہ تھا - تو وہ کافر نہوا مین
(صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہون وہ
جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اُس
دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا
ہے تو بھی وہ کافر نہین ہوتا - اور اگر
اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھ بھیجتا ہے اور
اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا *

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا نوروز

المسلم اذا اھدی یوم النیروز الی مسلم اخو شیئاً ولم یرد بہ تعظیم ذلک الیوم ولکن جری علی ما اعتادہ بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذلک فی ذلک الیوم خاصۃ ویفعلہ قبلہ او بعدہ لئلا یکون متشبہا بھولاء القوم وقد قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم (خزانۃ المفتیین)

کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کر لے تا کہ اس قوم کا مشابہ نہو جو [illegible] نہین - کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے *

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہار نے غیر مذہب کی دنیاوی تہوارون کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوار، دن کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے *

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے *

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی - انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات وامن وآسایش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ٭

ان روایات فقیہہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شراکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ وقومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شراکت مین مسلمانون کے قومی فواید ومصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شراکت مین فواید (اسلام واہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیرخواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شراکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام واہل اسلام مفید تر ٭

[illegible] استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح ولایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشاءاللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کہ اُسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونیکے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونیکے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے تب بھی یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ٭

عثمان ابی شیبہ ثقہ شہیر لہ اوہام۔ عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی صدوق یخطی ورمی بالقدر وتغیر باخرہ۔ عبد الرحمن بن ثابت المدنی مجہول (تقریب ص۲۲۶ ص۲۲۷ و ص۲۱۶)

ثانیاً جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور وعادات مین مشابہہ کفار پر وارد و متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور وعادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند - چادر - کورتہ - عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا - آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا - جوتا پہننا - سونا - پھرنا - چلنا - گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا - کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا - ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا - اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے از انجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بسبب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے - جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا -

از انجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

کان النبی صلعم یحب موافقہ اہل الکتاب فیما لم یومر فیہ وکان اہل الکتاب یسدلون اشعارہم وکان المشرکون یفرقون روسہم فسدل النبی صلعم ناصیتہ ثم فرق بعد -
(بخاری صفحہ ۸۷۸ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صیحح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر دھوئے۔

> فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلھما (بخاری ص ۸۶۳ ج ۲)

صیحح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی۔

> فقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ھذہ کانت عند عایشہ حتی قبضت فلما قبضت قبضتھا وکان النبی صلعم یلبسہا۔ (مسلم ص ۱۹۰ ج ۲)

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کر سکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے۔

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے۔

جو نیم مُلّا اسحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار
کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین -
وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال وعادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے
اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ⁂

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب
کی مشابہت کفر نہین ہے - نہ انکو فقہاء نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث
سے اسکا کفر ہونا ثابت ہو سکتا ہے ⁂

ان دلایل ومسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور
گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری
تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجاینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ
اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچّے دل سے کیا ہے
اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت
ومذہب کا خلاف کیا ہے ⁂

اہلحدیث کی خطاب ”اہلحدیث“ کے قدیم وغیر دل آزار ہونے پر

دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ ”اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور
یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزرگی باعث نہین ہو سکتا“ ایک مضمون لکھا تھا
اور ستّو کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا - اور یہ ثابت کیا تھا کہ خطاب اس گروہ کو
خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے - اور اُن کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزردگی کا
باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی
حق مین استعمال کرتے +

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو
دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (اگر وہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ
ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کر لیا ہے۔ اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا
تسلیم فرمایا +

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین
[illegible] ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ
سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین و معہذا اس مضمون کی تصدیق و
تائید مین وہ معترف حق ہو گئے ہین — وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اوڈیٹر
سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۱ء مین بالفاظ ذیل ارشاد
فرماتے ہین۔

"بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ
اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین + + + اور کتب مذکورہ بالا مین جہان
کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم
وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت

قال رسول اللہ صلعم۔ ثلث منجیات (الی ان قال) القول بالحق فی الرضا و السخط۔ (مشکوۃ)

صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی
حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات
ہے پورا عمل کیا +

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین - اور اس تصدیق مضمون کے
دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی
بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے - ہمارے
دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہو گیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے
پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے - بلکہ اس حق گوی و انصاف
پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لین - اور
انشا اللہ تعالے لیتے رہین گے ؛

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہو گیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق
کی مثل [illegible] ہین با وجودیکہ
یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق
ہین - یہ ذرا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہو جائے گا دل کو حق کی
طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے
اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب
شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا ؛

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن اچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی
سی - آئی - ای - ایل ایل ڈی لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہائے اہل اسلام حضور [illegible] مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب و اخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات و مربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین ٭

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات و مربیانہ توجہات ابتداء رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت و تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے ٭

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آئندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز و شاداب کیا کہ آج اسکے فوائد سے تمام اہل پنجاب مستفید و مستفیض ہو رہی ہین اور آئندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین ٭

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور و معزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی ٭

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت و مشاورت سے ہوا ہے ٭

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام و استحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا۔ کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا ٭

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جبکہ

امیر - مالدار ؛

(۸) حضور نے ولیبوں کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا ؛

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ وعنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاؤن وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی پر یادگار رہیگا ؛

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھہ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس ایڈریس مین خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون پر ظاہر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہوتا تھا بمشاورت و استعانت گورنمنٹ ہندیہ دور فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا ؛

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ وعنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی اپنی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین +

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے ہم کافی الفاظ نہین پاتے - لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعایہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچائے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدۂ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے اور ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے -

آمین ثم آمین ؎

[illegible]

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو پیش ہو چکا ہی لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت صفحہ ۰ دستخط ارسال کرین - اس ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط ثبت کئے ہین جنکے نام نامے معہ خطاب ذیل مین لکھے جاتی ہین -

(۱) جناب نوازش علیخان صاحب سی آئی ای لالیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبدالمجید خان صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) مولوی انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور - ان حضرات سے اکثر

۴ ڈیپوٹیشن اہلحدیث مین بھی شامل تھے - اور علاوہ بران کئے اور صاحب جنکے دستخط ایڈریس پر نہین کرائے گئے -

فہرست بعض مطالب اشاعۃ السنہ جلد نہم بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق سنہ ۱۸۸۶ع

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
۱	۲	کیفیت سالانہ
"	۳	خوش فہمی یا ناخوشی
"	۴	مدرسہ علیگڈھ کی مسجد
"	۵	نواب صاحب بھوپال اور ان کی ملکی یا اسلامی بھلائی
"	"	نواب صاحب کو بعد معزولی نواب کہنے کی وجہ
"	۶	نواب صاحب پر الزامات کا خلاصہ
"	۷	مخالفین گروہ اہلحدیث کا کل گروہ پر الزام بغاوت
"	۹	دین محمد سعد کا عدالت بھوپال سے سزایاب ہونا
"	۱۱	تسمیہ تصانیف نواب صاحب و بیان خطب سے رفع الزام
"	[illegible]	[illegible]
"	۱۵	نواب صاحب کی تصانیف میں گورنمنٹ کے مخالف بعض مسائل درج ہونے کا سبب
"	۱۶	نواب صاحب کی تصانیف کی عبارات جن میں حکم ممانعت جہاد ہے۔
"	"	عبارت ہدایت السائل
"	۱۷	عبارت موائد العوائد
"	[illegible]	عبارت روضۂ خصیب و ترجمان وہابیہ
"	۲۰	عبارت اکلیل
"	۲۴	اس اعتراض کا جواب کہ "نواب صاحب نے مواخذہ کے بعد یہ مضامین شائع کیے ہیں"
۲	۲۹	ان کی کتاب ترجمان وہابیہ سے رفع الزام
"	۳۲	ہندوستان کے اہلحدیث وہابی نہیں ہو سکتے
"	۳۶	ترجمان وہابیہ پر لارڈ ڈفرن کا شکریہ
"	۳۹	انکی کتاب اقتراب سے رفع الزام
"	۴۰	اقتراب کے التزامات کی فہرست
"	۴۲	اس کتاب کی غرض تالیف مہدی سوڈانی کے مہدی نہ ہونے کا اظہار ہے
"	۴۳	جھوٹے مہدیوں کی فہرست
۲و۳	۴۸ سے ۴۹	اقتراب پر الزامات کا جواب
"	۴۹ و ۵۰	مہدی موعود کی نسبت اہلحدیث کا خیال

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
۲	۵۲	متغلب کی اطاعت اسکی رعایا پر واجب ہے
"	"	اس زمانہ کا امام سے خالی ہونا
۳	۷۰	نواب صاحب کے حق میں گورنمنٹ سے سفارش
"	۷۱	گروہ اہلحدیث کی مخالفین کے الزام سے برات
"	۷۲	گروہ اہلحدیث انگریزوں کے مقلد نہیں
"	۷۴	نواب صاحب کو ہماری مجدد کہنے کی وجہ
"	۷۶	بقیہ مضمون بغض و تہاجر جو نمبر (۲) جلد ۹ سے مفرد ہے
"	۷۷	حدیث (الحب للہ والبغض للہ) میں اہل تباغض کی غلطی کا بیان
"	"	[illegible] نص نہیں
"	۷۹	مقلدین تقلید کے سبب مشرک نہیں ہو سکتے
"	۸۰	حدیث [illegible] (تغییر منکر) میں انکی غلطی کا بیان
"	"	حب حلف بغیر اللہ پر شرک کا اطلاق و مع ہذا اسکے مرتکب کا مشرک نہ ہونا۔
"	۸۱	عادۃً حلف بغیر اللہ شرک نہیں ہے
"	۸۲	تقلید بمقابل نص کے شرک ہونیکی صورت اور مقامات اشاعۃ السنۃ سنین گذشتہ کی [illegible]
"	۸۴	اس اعتراض کا جواب کہ جو فعل شرک ہو اسکا فاعل مشرک کیوں نہ ہو
"	۸۵	حدیث (تغییر منکر) کے معنے سمجھنے میں خراسانیوں کی غلط فہمی۔
"	۸۶	آثار صحابہ سے تمسک کرنے میں اہل تباغض کی غلطی کا بیان۔
"	۸۷	حضرت عائشہ صدیقہ کی ابن زبیر سے ترک کلامی کا جواب
"	۸۹	حضرت ابوبکر کی مسطح پر ترک احسان کا جواب
"	۹۰	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک جرم سنگین کے ساتھ حقوق اسلام سے محروم نہ ہونا۔
"	۹۱	قاتل مومن کا مومن ہونا
۴	۹۷	گورنمنٹ کا شکریہ اور اہل اسلام کو مژدہ

اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّة

نمبر اول دوم سوم — جلد نہم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ مل سکتا ہے (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصًا جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون [illegible] ترقی کے مضامین مین [illegible] کرنا۔

(د) پولیٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عمومًا عہ سالانہ ہے خواص (رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس ۴۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھہ روپیہ لیے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس عہ روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعا خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چہہ روپیہ رعایتی عیعہ ادنے ۱۲ آنہ آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

فہرست مضامین

نمبر ۱ و ۲ و ۳

(۱) کیفیت [illegible]
(لائق ملاحظہ خریداران)

(۲) خوش فہمی یا ناخوشی
[لائق ملاحظہ ناظرین ضمیمہ سراج الاخبار مطبوعہ ۱۲ جون ۱۸۸۶ء]

(۳) مدرسہ علیگڈہ کی مسجد

(۴) نواب صاحب بہوپال اور انکی اسلامی یا ملکی بہلائی
[لائق توجہ حضور لارڈ ڈفرن و سر لپل گرفن]

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین اشتہار کشتہ طلامین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجہنا چاہیے۔

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
"	۹۹	مسلمانوں کی قدیم ترقی
"	۱۰۳	تعلیم انگریزی وغیرہ علوم دنیاوی کا جواز
"	۱۰۴	انگریزی تعلیم کے نقصان کا علاج
"	۱۰۷	انگریزی سیکھنے سے بعض علماء و مشائخ کا مستثنی ہونا۔
"	۱۱۳	انسداد فساد ہند و مسلمانوں کی تجویز
"	۱۲۰	اہلحدیث کا خطاب پانا ہے اور یہ دوسرے مسلمانوں کے دل آزاری کا موجب نہیں ہے
۴ و ۵	۱۲۲ ۱۲۴	حوالہ کتب مذہب حنفی کی عبارات جنمیں اہلحدیث کو اس خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔
۵	۱۲۷	علماء حنفیہ زمانہ حال کا اس بات میں فتوے
"	۱۲۹	سر سید احمد خانصاحب کی اس پر شہادت
"	۱۳۰	اس دعوی پر دوسری دلیل اور گروہ اہلحدیث کے [illegible]
"	۱۳۱	تیسری دلیل کہ وجہ تسمیہ جامع مانع نہیں ہوتی
"	۱۴۵	سرمہ چشم آریہ کا خلاصہ
"	۱۵۹	بقیہ مضمون "تعصب و تہاجر"۔
"	۱۶۲ ۱۶۳	آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ جنمیں تعصب و تہاجر کی ممانعت ہے
"	۱۶۹	احادیث صحیحہ جنمیں عیب جوئی و بدگوئی کی ممانعت ہے
"	۱۷۱	بنی اسرائیل کے ایک زاہد کی خود پسندی کا نتیجہ
"	۱۷۲	خلوت و عزلت کا حکم۔
"	۱۷۴	ایک نبی کا اپنی قوم سے مار کھانا
"	۱۷۷	آنحضرت و صحابہ کی بعض اہل معاصی سے ترک کلامی کا جواب
۶	۱۷۹	حنفیہ کے حق میں اہلحدیث سے سفارش
"	۱۸۱	حنفیہ اور اہلحدیث کا اصول میں ایک ہونا
"	۱۸۲	مولوی عبد الحی صاحب کی بے تعصبی
"	۱۸۳	امام ابو حنیفہ کے قلیل الحدیث ہونے کے معنے اور اسکی وجہ
"	۱۸۴	انکی روایت حدیث کے سترہ تک پہنچنے کا صحیح مطلب اور ان نادانوں کا رد جو کہتے ہیں امام صاحب کو صرف سترہ حدیثوں کا علم تھا۔
"	۱۸۶	اہلحدیث کے حق میں حنفیہ سے سفارش اور عدم تکفیر

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
		اہل قبلہ کا مسئلہ۔
"	۱۸۷	مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا قول کہ پیروان مذہب خاص کو گمراہ کہنے والا خود گمراہ ہے
"	۱۹۱	پارہ از تلخیص علم الٰہی عقلی
"	۱۹۴	تمہید مضمون فرقہ اہلحدیث و گورنمنٹ
"	۱۹۷	فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ
"	"	حکم ممانعت استعمال لفظ وہابی کی تاریخی کیفیت۔
"	۲۰۵	جوبلی پر اہلحدیث کا ایڈریس۔
"	۲۰۶	خطاب اہلحدیث کا اس سے تغیر اشتہار
"	۲۱۰	نقل چٹھیات گورنمنٹ متضمن حکم ممانعت مذکورہ
۲۲۳	۲۲۲ ۲۲۲	اخباروں کے ریمارک اس حکم کے مؤید
۹	۲۲۵	چٹھی سیکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب جسمیں [illegible] اہلحدیث کا خطاب دیا گیا ہے
"	۲۲۸	اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی [illegible]
"	۲۲۹	اس مسرت میں گورنمنٹ کی مذہب کا لحاظ نہیں
"	۲۳۰	آنحضرت کا بعض کفار کو تعظیمی الفاظ سے یاد کرنا۔
"	۲۳۱	کفار کی ڈیپوٹیشنوں کے اکرام کا حکم اور عمل
"	۲۳۲	آنحضرت اور صحابہ کا فتح روم پر خوش ہونا
"	[illegible]۳	سلطنت انگلشیہ کے فتوحات برہما وغیرہ پر جو اقوام غیر پر حاصل ہوئے ہیں اہل اسلام کو عجیب مسرت۔
"	"	آزادی مذہبی کے سبب سے مسرت
"	۲۳۴	دعوت جوبلی میں فخر و ریا کا جواب
"	۲۳۵	سلطنت کی اطاعت سے بغاوت نہ کرنا مراد ہے نہ مذہب میں متابعت
"	"	وجوب ایفاء عہد کے دلائل
"	۲۳۷	کافر کی بھی خوبی کا اظہار اور اسکے احسان کا شکریہ۔
"	۲۳۸	آنحضرت کا بعض کفار کی خوبیاں بیان کرنا
"	۲۳۹	آنحضرت کا عیسائی بادشاہ حبشہ کو نیک کہنا اور
"		مسلمانوں کو اسکی ملک کی طرف رغبت ہجرت دلانا
"	۲۴۰	غیر مذہب کے لیے دعاء مغفرت میں اختلاف دلائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

سنہ ۵ مین خریداران اشاعۃ السنہ کی ترقی ہوئی ہو مگر صرف درجہ پنجم کی جو دعا خیر سے رسالہ کو مدد دیتے ہین اور روپیہ پیسے کو دنیائے ناپاک سمجھکر اس پاک رسالہ کے عوض مین دینا جائز نہین جانتے - اور وہ مالی خریدارون کی نسبت نمبر مین نصف سے بڑہ گئے ہین -

خریداران درجہ اول و دوم تغیر وتبدل کے بعد سال گذشتہ کے برابر رہے - درجہ سوم کے بعد تغیر وتبدل (سات گہٹے - چہارم کا ایک -

اس سال کی آمدنی پچہلے سب سالون کی نسبت کمی پر رہی ہے جسکی میزان ایک ہزار چہہ روپیہ پانچ [illegible] تین سو روپیہ قرض لینے کی ضرورت پڑی

ہمارے خریدارون کے ذمہ آخر سنہ ۱ع تک چہہ سو چھپن روپے دو آنے باقی ہین - اگر وہ خدا کا خوف کرین - انصاف ومروت کو عمل مین لاوین - قومی ہمدردی کو اپنا فرض سمجہین تو اس مین سو روپیہ قرض کا ادا ہونا مشکل نہین - مگر افسوس کا مقام ہے کہ خوف خدا - مروت - انصاف وہمدردی تو کجا بعض حضرات کو ننگ دنیا کا بہی خیال نہین - نہ وہ فہرست نادہندون مین اپنے نام نامی کی تشہیر سے ڈرتے ہین اور نہ نالش کی دہمکی سے خوف کرتے ہین - لہذا انکے معاملہ کو ہم خدا کی سپرد کرکے اس رپورٹ مین صرف ان معاونون کو جو ہمیشہ سے رسالہ کے حامی ومربی رہے ہین اس رسالہ کی مالی حالت کیطرف توجہ دلاتے ہین اور انسے امید رکہتے ہین کہ وہ اپنی عنایت وتوجہ قدیم کو کارفرما ہوکر زر واجب ادا فرمائینگے - اور رسالہ کو اس قرض سے فارغ کرینگے -

اس مالی حالت کے مقابلہ مین جو رسالہ کی معنوی (مضامین کی) حالت ہے وہ ناظرین پر مخفی نہین ہے ہم اپنے خیال مین اسحالت پر بحکم "گہے مال مست وگہے حال مست" ایسے مست ومحظوظ ہین کہ اسکے مقابلہ مین اسکی مالی حالت کی کچہہ پروا نہین کرتے اور یہہ عزم رکہتے ہین کہ جب تک ہمارے ذاتی مال واثاث سے اس رسالہ کا کام چل سکیگا ہم اس رسالہ کی اشاعت اور اپنی قوم کی خدمت سے پہلوتہی نہ کرینگے -

نمبر رجوع	نمبر صفحہ	مطالب
،	۲۴۱	کفار کو ابتداءً سلام کہنے کے جواز کے دلائل
،	۲۴۲	ایک نبی کی اپنے مارنے والے کے حق میں دعاء مغفرت
،	۲۴۳	آنحضرت کا کفار مکہ کے لیے دعاء بارش
،	۲۴۴	مخالفین اسلام کے نوروز وغیرہ تہواروں پر شرکت کو فقہا کے کفر قرار دینے کا جواب۔
۸	۲۴۸	حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی تضعیف
،	۲۴۹	آنحضرت کا لباس اقوام غیر پہننا
،	۲۵۱	خطاب اہلحدیث کی قبول و انکار ہونے پر بعض کی شہادت
،	۲۵۳	اہلحدیث کا ایڈریس بحضور لفٹنٹ گورنر پنجاب
۹	۲۵۵/۱	الاقتصاد فی مسائل الجہاد
،	،	اغراض تالیف رسالہ جہاد
[illegible]	[illegible]	[illegible] کی تفصیل
،	۲۶۱/۵	(۱) مسئلہ اصل مقصود عبادت ہے نہ جہاد
،	۲۶۵/۹	اس مسئلہ کے نتائج بحق اہل اسلام و گورنمنٹ
،	،	(۲) مسئلہ جہاد بغرض مدافعت ہے نہ بغرض جبراً ہدایت کرنے یا مٹانے کفر وغیرہ کی
،	۲۶۶/۱۰	قول ابن الہمام و اسکی تائید میں
،	۲۶۷/۱۱	عورتوں کو نہ مارنے کا حکم
،	۲۷۱/۱۵	فقیروں بڈھوں بچوں اور دہقانیوں کو نہ مارنے کا حکم
	۲۷۳/۱۷	جبراً مسلمان نہ کرنے کا حکم
۹	۲۷۴/۱۸	نتائج مسئلہ دوم بحق اہل اسلام و گورنمنٹ
	۲۷۵/۱۹	(۳) مسئلہ جس ملک میں مذہبی آزادی ہو وہ دار الاسلام ہے نہ دار الحرب اس ملک پر مذہبی چڑھائی جائز نہیں اور نہ اس سے ہجرت واجب ہے۔
،	۲۷۶/۲۰	دار الاسلام ہونے کی شرط
	۲۷۷/۲۱	ہجرت حبشہ اور حبشہ کا دار الاسلام ہونا
،	۲۸۱/۲۵	مسئلہ سوم کے نتائج۔ ہندوستان پر مذہبی چڑھائی اہل اسلام کے سلاطین کو بھی جائز نہیں
،	۲۸۲/۲۶	(۴) مسئلہ کفار لائق جنگ سے بھی صلح کی اجازت ہے

نمبر رجوع	نمبر صفحہ	مطالب
۹	۲۸۲/۲۶	اگر مصلحت ہو۔
،	،	(۵) مسئلہ صلح کے بعد ایفاء عہد واجب ہے،
،	۲۸۳/۲۷	آنحضرت کی کفار مکہ سے مصالحت
،	۲۸۴/۲۸	آپ کی یہود خیبر سے مصالحت
،	۲۸۵/۲۹	آپ کی نصاریٰ نجران سے صلح
،	۲۸۶/۳۰	عہد شکنی کی ممانعت کے دلائل
،	۲۸۸/۳۲	عہد والوں سے رفع عہد کے بغیر لڑنا حرام ہے
۱۰	۲۸۹/۳۳	(۶) مسئلہ کفار مسلمانوں کے ملک پر غلبہ پاکر متسلط ہو جائیں تو اس کے مالک ہو جاتے ہیں
		(۷) مسئلہ کسی ملک یا شہر میں صرف امن خیال کر رہنے کو عہد قائم ہو جاتا ہے اور غدر حرام گو لفظی اور صریح عہد نہ ہوا ہو۔
	۲۹۰/۳۴	عقیل کا تسلط آنحضرت کے گھروں پر بسبب [illegible]
،	۲۹۴/۳۸	اس مسئلہ کی تائید کتاب ہدایہ سے
،	۲۹۵/۳۹	امام شافعی کا اسمیں اختلاف اور اسکی دلیل
،	۳۰۱/۴۱	اس دلیل کا جواب
،	۳۰۳/۴۳	مال غنیمت میں امام کے حقوق خالصہ
،	۳۰۴/۴۴	امن خیال کر ملک میں رہنے سے عہد قائم ہونے پر حدیث مغیرہ کی شہادت
،	۳۰۶/۴۶	مسئلہ ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے نتائج
،	۳۰۷/۴۷	ہندوستان کے مسلمانوں کا بلحاظ عہد تین قسم ہونا۔ رئیس (۱)۔ رعایا محمڈ (۲) و سائر رعایائے گورنمنٹ۔
،	،	قسم اول و دوم کے عہد کا ثبوت
،	۳۰۸/۴۸	قسم سوم کے عہد کا ثبوت
،	،	گورنمنٹ سے اہلحدیث پنجاب کا عہد صریح و لفظی ہوا ہے
،	۳۰۹/۴۹	ہر ایک جنگ شرعی جہاد نہیں ہے
،	۳۱۱/۵۱	مسئلہ شروط جہاد میں بڑی شرط غلبہ ظن فتح ہے
		مسئلہ امام یا خلیفہ کا وجود جہاد کی بڑی شرط ہے
،	۳۱۲/۵۲	مسئلہ مسلمانوں کو بحالت ناچاری بلا امام شرعی بھی جائز
،	،	فتاوے عالمگیری سے شرط غلبہ ظن فتح کی تائید

* یہ مضمون اقتصاد اگرچہ اشاعۃ السنہ میں چھپا ہے مگر مستقل بطور رسالہ بھی چھپا ہے خط کے اوپر کا نمبر [illegible] مستقل رسالہ جہاد کا

ہمارے معاون بھی جب تک اسکی معنوی حالت کو پسند کرین اسکی معاونت کو اپنا فرض سمجھین اور اس بات
کے منتظر نہ ہین کہ مہتمم رسالہ کا ذاتی مال و اثاث خصوصًا کتب خانہ اسمین صرف ہو کر تمام ہو لے
تب ہم اسکی مدد کرین - **اور جب** وہ اسکی معنوی حالت کو ناخوشی کی نگاہ سے دیکھنے لگین تب اسپر
ہمکو فورًا آگاہ کرین ہم اپنے ذاتی اور بعض اہل پسند کی استطاعت سے اسکا کام چلتا دیکھینگے تو اسکو چلاتے
رہینگے ورنہ اسکو بند کر دینگے - یہہ امر ہمدردی - اخوت و نصیحت اسلامی کے مخالف ہی کہ اسکے مضامین کو
پسند کرین اور معاونت سے دریغ روا رکھین - یا اسکے مضامین کو غیر مفید سمجھکر پسند نکرین اور اسپر سکوت
فرماکر پرچہ کو جاری رہنے دین اور معاونت کا نام نہ لین -

ان معاونون کی خدمت مین جو اس رسالہ کے مضامین کو مفید اور اسکی معاونت کو اپنا قومی فرض سمجھتے
ہین یہہ **التماس** کرنا بھی نامناسب نہین ہے کہ وہ اپنی آمدنی کے موافق اس رسالہ کی معاونت کرین -
اور ہمارے ان الفاظ ٹیٹل پیج رسالہ کو کہ ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان
پر ہے" جنکو ہم [illegible] سے شائع کرتے چلے آئے ہین غور سے پڑہین - ہمکو **معلوم** ہوا ہے کہ بعض حضرات سو
دو سو روپیہ ماہوار [illegible] ہین پر وہ [illegible] ماہوار سے زیادہ معاونت [illegible] نہین کرتے - ہم انکو
صاف کہتے ہین کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب
سے بل جاری ہوگا - اسمین جو صاحب کچھہ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین - ورنہ اپنے آپکو
ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہی) خریدار سمجھین -

مفت خوان حضرات کی خدمتمین یہہ التماس ہی کہ خدا تعالی نے مال مکسوب مین چالیسوین حصہ (زکوۃ) سے زیادہ
فرض نہین کیا - **مال غنیمت** سے خمس سے زیادہ نہین لیا - وہ حضرات اشاعۃ السنہ کے مال کو غنیمت کا مال
سمجھتے ہین تو بھی وہ خمس سے زیادہ کے مستحق نہین ہین - لہذا ہم ان حضرات کو نمبر کو نصف سے **خمس** تک گھٹانا
چاہتے ہین - **ان** حضرات کو مناسب ہے کہ یا تو ادنی درجہ کے خریدار بنجاوین جنکو فی یوم ایک دھیلہ دینا پڑتا ہے
جو کسی دال روٹی کھانیوالی پر شاق نہین ہی یا خود بخود استعفا یا معافی نامہ ارسال کرین یا ہم بذریعہ قرعہ
اندازی یا اپنی تجویز کے اسمین تخفیف کرینگے - ہماری راے مین وہ مولوی صاحب جو قوم مین مقتدا ہونیکے سبب ہر طرح
سے معاونت کر سکتی ہین اور پھر نہین کرتے اس تخفیف کو مستحق ہین -

(خوش فہمی پر ناخوشی)

ہمارے مضمون "خوش فہمی" نے ہماری بعض احباب کو ناخوش کر دیا اور انکو از خود رفتہ بنا کر اس مضمون کے جواب

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
۱۰	۳۱۴/۵۴	شرط وجود پر دلائل حدیث سے
//	۳۱۶/۵۶	صفات امام پر فقہ و کلام سے بحث
//	۳۲۵/۶۵	شرط خلافت پر شہادت احادیث
//	۳۲۹/۶۹	بحالت لاچاری بلا امام رہنے کی اجازت پر حدیث کی شہادت
//	۳۳۱/۷۱	مسئلہ ۹۹ و ۱۰۰ کے نتائج
۱۱	۳۳۵	اپریل فول ۱۵ اہلحدیث اور اہلحدیث کی ترقی قومی کی تحدیث
//	//	حنفی وغیرہ مذاہب اسلامی کی توہین توہین اسلام ہے
//	۳۳۷	حنفی مذہب کی مسائل کتاب وسنت کے موافق [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	۳۴۲	اہلحدیث سے عام مسلمانون کی نفرت اور
	۳۴۳	اسکا سبب
//	۳۴۴	اسمین انکی معذوری کا بیان
//	۳۴۸	تدبیر مصالحت
//	۳۴۹	اشتہار جہاد ترکی یا افغانستان اور مسلمانان ہندوستان
//	۳۵۰	ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ کے مخالف کسی جہاد مین شریک نہین ہوسکتے
//	//	مسلمانون کے وہ مسائل جنسے یہ طمانیت حاصل ہے

نمبر پرچہ	نمبر صفحہ	مطالب
۱۱	۳۵۱	خلیفہ کا قریش ہونا ضروری ہے
//	//	حضرت سلطان روم قریش نہین اور نسب نامہ حضرت سلطان
//	۳۵۲	نسب نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
۱۲	۳۵۶	مضمون رسائل رسالہ اقتصاد کا خلاصہ
//	۳۵۹	اکثر مذہبی القاب کو نا صرف دعوی پر ہے
//	۳۶۰	اکثر ہندوون اور عیسائیون وغیرہ کا اصل مذہب پر نہ ہونا۔
//	۳۶۱	مسلمانون کا بھی یہی حال ہے
//	۳۶۲	بعض اسلامی فرقون کی جنکو اہل سنت ناجی نہین جانتے تفصیل
//	۳۶۷	اکثر حنفی حنفی نہین ہین۔
//	۳۶۹	اسی عام اصول کے موافق عامی بھی اہلحدیث کہلا سکتے ہین۔
//	۳۷۳	بعض معصرون پر افسوس اور انکو برادرانہ نصیحت (لفظ وہابی کی استعمال پر)
//	۳۷۶	تحقیق رسالہ علم الٰہی عقلی
//	۳۷۸	خدا کی صنعت سے اوس کے وجود کا ثبوت

تمت

(تصحیح غلطی - صفحہ ۳۴۰ سطر ۵ جلد ۱۰ مین لفظ عمر کو جو طبع ہو گیا ہے صحیح بنالو - صفحہ ۵ جلد ۱۱ کے اس فقرہ حاشیہ (القبر حاشیہ مر حاشیہ صفحہ ۳۸۳ کے بعد جلد ۱۱ کا لفظ نمبر دو)

اطلاع

عبارات ملا صاحب خبا سانی کو جنکی اغلاط کی فہرست رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۱ مین درج ہوئی ہے ہمنے علماء لاہور کے سامنے پیش کیا تو سبھی علماء نے بالاتفاق ان عبارات کو ناپسند کیا اور غلط قرار دیا بعض علماء کی تحریرات اور بعض کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہین معتقدین ملا صاحب نے ان عبارات کی غلط ہونے مین شک کرینگے تو ہم ان تحریرات و ملفوظات کو شائع کرین گے۔

مین ناشایستہ کلمات[*] کہنے اور خلاف واقعہ امور تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

اس مضمون مین ہم انکو مخاطب کرنا نہین چاہتے صرف انکی ناظرین تحریر کو ان امور کے خلاف واقعہ ہونے پر اس غرض سے مطلع کرتے ہین کہ وہ سوء ظنی و غلط فہمی سے بچین۔

پہلا امر خلاف واقعہ انکے تحریر مین یہ ہے کہ "امام ابو حنیفہ کے پیچہے پڑکر انکے محاسن کو معائب شمار کرتی ہین" اس کے خلاف واقعہ ہونے پر ہماری وہ تحریرات کافی دلائل ہین جنہین ہم ابو حنیفہ کی عیب شماری و طعن و توہین کو بلاءات و مرات بیدینی ٹہرا چکے ہین۔ دیکہو ضمیمہ سفیر ہند نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشاعة السنة جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳ و نمبر ۸ صفحہ ۲۵۳ وغیرہ۔

دوسرا امر خلاف واقعہ۔ امام بخاری کو بخارے سے اسلئے نکالا گیا تہا کہ انہون نے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت ثابت کی تہی"۔ اسکے خلاف واقعہ ہونے پر مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۹۱ قسطلانی جلد اول صفحہ ۳۹ بستان المحدثین صفحہ ۱۱۳ ترجمہ مشکوة شیخ عبد الحق مرحوم دہلوی کی عبارات (جنمین صاف تصریح ہے کہ امام بخاری کا اخراج ... [illegible] ... سبب ہوا ہے) کافی دلائل ہین۔

تیسرا امر خلاف واقعہ۔ مولف اشاعة السنة نے مجہکو کہا ہے کہ مین علم حدیث مین حضرت عمر سے بہتر ہون"۔ اسکے خلاف واقعہ ہونے پر ہم سردست یہ کہنا کہ ہمنے یہ بات کبہی نہین کہی اور نہ آیندہ کہہ سکتے ہین"۔ کافی دلیل سمجہتے ہین۔ اس سے آپ کی تسلی نہو تو ہم یہہ کہنے کو بہی تیار ہین "لعنة اللہ علی الکاذبین"۔ آپ سچے ہین تو آپ آمین کہین۔ بالجہر نہ سہی آہستہ ہی سہی۔

ایک امر اس تحریر مین عقل و منطق کے مخالف کہا گیا اور ہمارے اس قاعدہ منطقیہ کو کہ "صدق شرطیہ کے لیئے امکان مقدم ضروری نہین"۔ تسلیم کرکے کہا ہے کہ قضیہ شرطیہ مین جہان تعلیق بالمحال نہو مقدم کا وجود یا امکان ضروری ہے" اور یہ نہ سمجہا کہ ہمارے قضیہ قائلہ "ان کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یمیل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین تعلیق بالممکن ہے اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پہر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہے۔ افسوس! یہ علم و فہم (مدرسہ علیگڈہ کی مسجد) اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعة السنة اس مسجد کی تجویز پر جسکا عام اخبارون مین ذکر ہے ہم بہی صاد کرتی ہین اور اپنے گروہ اہلحدیث خصوصاً اسکے اعیان اہل وسعت و ثروت علی الخصوص نواب صاحب بہوپال اور بیگم صاحبہ والیہ بہوپال کی خدمتمین سفارشی ہوتے ہین کہ وہ بہی اس کار خیر مین شریک ہون۔ اگرچہ سید احمد خان کے عقائد کی (جنمین وہ جمہور اسلام سے

ہ مخالف و متنفر ہین) تائید نہ سمجہین۔ انکی عقائد کو اس مسجد سی کوئی تعلق نہین ہے۔ اس مسجد کی متعلق ہم بعض امور بطور مشورہ کہنا چاہتی ہین جیسا کہ مدرسہ علیگڈہ کی نسبت اشاعة السنة نمبر ۱۲ جلد ۹ مین کہہ چکی ہین۔ ہمارے ازا ایل ان امور کو توجہ سی سننی کا وعدہ کرین۔ اگر وہ[*] باغ نہ کہدین تو ہم پرچہ آیندہ مین ان امور کو مفصل عرض کرینگے۔ اور بعد منظوری امور مذکورہ فراہمی چندہ مین گرمجوشی کی ساتہ سعی کرینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

[*] اگر وہ باغ کو ہم جانین یا ہمارے اہل یا ہمارے وہ بحری ... ملاحظہ سے آپ کا عنایت نامہ اسمی خاکسار مورخہ ۱۱- اپریل سنہ ۸۶ گذرا ہے۔

[*] جیسے لفظ عقرب صفتی - نیش زنی - جہل مرکب وغیرہ وغیرہ۔

نواب صاحب بھوپال

اور

اُنکے ملکی یا اسلامی بھائی

(جو لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کے حضور مین ایک اپیل ہے)

ہر کس از دست غیر نالہ کند ٭ سعدی از دست خویشتن فریاد

گورنمنٹ

نواب صاحب معظم بھوپال کے ساتھ جو سلوک گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اسپر ہم کو افسوس و شکایت نہین کیونکہ ہم کو اسکے سبب و اصل اصول کا علم نہین - ہماری شکایت ہمارا افسوس اپنے ہی اِن اعضا و اجزا (ملکی یا اسلامی بہائیون) پر ہے جو باوجود لاعلمی سبب و اصل اصول اِس سلوک کے نہ صرف موجودہ سلوک پر اپنی مسرت و اتفاق ظاہر کرتے ہین - بلکہ اسپر "ہل من مزید" کی صدا بھی بلند کر رہے ہین اور موجودہ و مجوزہ آیندہ سلوک کے وجوہات و اسباب وہ اپنے دل و دماغ سے نکالکر بزبان حال و قال گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہین کہ اسوقت تک جو کچھ اُنسے سلوک ہوا ہے یہ باوجود عدل و انصاف ہونیکے کافی نہین ہے گورنمنٹ کو کچھ اِس سے بڑہکر بھی کرنا چاہئے - نواب کو پہانسی دینا چاہئے یا دریائے شور سے پار کسی جزیرہ رنگون وغیرہ مین بہیجدینا -

٭ نواب صاحب کا خطاب نوابی گو گورنمنٹ کیطرف سے جو ملا تہا - وہ واپس لیا گیا - مگر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے جنکو اپنی طرف سے عطای خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے - انسے یہ خطاب واپس نہین لیا - اسی نظر سے ہم انکو اس خطاب سے یاد کرتے ہین - جو لوگ انکو نواب کہنے سے رک گئے ہین - وہ اس بات کو نہین سمجھ سکے -

موجودہ سلوک کے وجوہات جو ان حضرات نے ازخود پیش کئے ہین* - وہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخبارون مین معہ جوابات درج ہو چکے ہین -

مزید برآن (جسکو وہ آیندہ کے لئے تجویز کر رہے ہین) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کرتے ہین** -

(۱) نواب صاحب نے بھوپال مین آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہین -

(۲) مسمے دین محمد کی معرفت مہدی سودان کو روپیہ بھجوائے ہین -

(۳) مجموعہ خطب - ہدایت السایل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابین گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور انمین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے -

---

* وہ الزامات یہ ہین (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد (جسکے سبب سے سات ہزار آدمی جلاوطن ہو گئے ہین (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور انکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شفیق ہند - مفید عام - نجم الاخبار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنہ ہند - موج نربدا - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ مین جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ ہے درج ہین - بھوپال کے اخبار دبیر الملک نے اپنے پرچہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ مین اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے مین انصاف سے کام نہین لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین مین شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا ان اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنمین ان اخبارون پر ریویو کیا گیا ہے (جیسے شحنہ ہند و کوہ نور وغیرہ) - ان الزامات کے مقابلہ مین جو نواب صاحب کی حسن انتظامیان اور ریاست کی اصلاحین بیان کی گئی ہین انکی تفصیل شحنہ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ء اور موج نربدا ۱۳ اپریل ۱۸۸۶ء مین ہے جو ملاحظہ کے لایق ہے -

** دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۸۸۶ء و شوکت ہند وغیرہ -

بعض* اسلامی بہائیون نے اِس اخیر الزام (ترغیب جہاد و بغاوت) مین نواب صاحب بہادر بہوپال کے ساتھ انکے گروہ (اہلحدیث) کے اور اعیان و اشخاص کو بہی شامل کرلیا اور گورنمنٹ کو یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ گورنمنٹ انکو بہی پکڑے اور سخت سزا دے۔

ایک# اور صاحب جو اپنے آپ کو ابوالدرجات فرماتے ہین (جس سے غالباً وہ اپنا صاحب درجاتِ عالیہ بہشت یا اسلام ہونا مراد رکہتے ہون) اِس جرم بغاوت و فساد مین اس گروہ کے شامل ہونے پر یہ ایک روشن دلیل قایم کرتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید نے جہاد کیا ہے جنکی طرف اِس گروہ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔

اِن+ حضرات نے یہ بہی لکہہ مارا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین جو اِس گروہ کے لوگ رسایل و تحریرات شایع کرتے ہین۔ یہ صرف زبانی خوشامد اور خود غرضی اور فعل اتفاقی ہے دل سے وہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہین۔

اور جو لوگ ہمارے گروہ (حنفی یا مسلدین) کے ہین انکے خیالون تک یہ مسئلہ جہاد کبھی نہین آیا۔ اور نہ کبھی بغاوت کا خیال اُنکے دماغ مین گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہین جو وہابی کہلاتے ہین۔ ہمارے اِن اعضاء و اخوان کے اِن پرجوش بیانات و مزید سزا کے تجویزات کو دیکہہ کر ہماری مہربان گورنمنٹ کا جوش مین نہ آنا اور موجودہ سلوک سے زیادتی کا قصد نہ فرمانا بلکہ کسیقدر ہمین تخفیف کو کام مین لانا گورنمنٹ کیطرف سے ہمارے افسوس و شکایت کو مکلیفت اُٹھاتا ہے۔ بلکہ بجاے افسوس گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کے دلی شکریہ پر مجبور کرتا ہے

* دیکہو حلیم الاخبار کلکتہ یکم مارچ ۱۸۸۶ع

دیکہو سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ع

+ دیکہو حلیم الاخبار کلکتہ و سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ع

§ ہم نے سنا ہے کہ پہلے نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کو ایک محل مین رہنے کا حکم نہ تہا۔ اب بحکم گورنمنٹ دونو حضرت ایک محل مین یکجا رہتے ہین اور اس حکم گورنمنٹ کے بدل احسانمند ہین۔

کہ اُنہون نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف مین نہ سنا اور اسکو
اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موروم و ماؤف) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجھا۔

لہذا شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضا فاسد کا حق سمجھتے ہین گورنمنٹ یا کسی
عہدہ دار گورنمنٹ کو اس افسوس کا محل نہین ٹہرا سکتے۔ بلکہ بجائے افسوس اپنے مہربان وائسرائے
لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک پنجاب کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار
ہین کہ اُنہون نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اس درجہ سزا تک نہین پہنچایا جس
درجہ تک ہمارے بھائیون نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

اِن کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بھائیون کی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان
لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور ان سے امید رکھتے ہین کہ
[illegible] کو نظر قبول و اعتبار
سے ساقط کر دینگے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر اُن بیانات کا انکے لوح خاطر
پر جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اس مضمون کے بعد اُسکو محو فرما دینگے۔ اور نواب صاحب بھوپال کو
خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔

وہ شکایت یا اپیل یہ ہی جسمین انکے الزامات نمبروار ذکر کر کے انکے جوابات دیے جاتے ہین۔

(۱) ہمارے بھائیون کا یہ لکھنا کہ نواب صاحب بھوپال نے آٹھ یا نو خون کیے یا کرائے ہین۔
ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ اسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہین ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بھوپال مین ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز
و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر پر (جنکی) اونے توجہ سے دیرینہ اور مشتبہ اور مخفی
مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ اور ان لوگون کو سخت سزا دی گئی ہے
اور انکے لائق و فائق آوردہ نواب عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی۔ آئی ای۔ پر جو سابق
نواب صاحب بھوپال کے کلی اور جزی امور مین در پے تفتیش و خلاف رہے خون مخفی نہ رہتا۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بھجوانا سفید جھوٹ معلوم ہوتا ہے اس جھوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر باتدبیر اپنی اخبار* مین فرماتے ہین کہ "اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بھگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے مین کوئی شک نہ تھا"

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمد تھوڑے دن ہوئے ہین کہ لاہور مین گرفتار ہو گیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے - اس مقدمہ مین جسقدر نواب صاحب بھوپال کی سازش آپ ثابت کر سکتے ہین کرین - اور اسپر سزا مناسب دلوائین ہم بھی جہانتک ممکن ہے آپ کو مدد دینے کے لئے حاضر ہین - اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیون کو مدد دینے والون کے پھانسی پانے مین بدل خوش - دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب لکھا ہے+ وہ صاف مظہر ہے کہ وہ نواب صاحب بھوپال کا جانی دشمن ہے نہ ہمراز اور وکیل - آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلا لین مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات§ اور عدالت بھوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت

---

* دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۲۶ فروری ۱۸۸۶ء جسمین بعینہ یہ الفاظ درج ہین -

+ ہم نے ایک واقف کار کی زبان سے سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت مین دین محمد نے یہ بیان کیا تھا کہ مین گنگا بشن صاحب کا فرستادہ ہون اور نواب صاحب بھوپال کے مخالف بعض امور کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور مین آیا ہون گو اس بیان دین محمد کی گرفتاری صاحب نے جن سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تھا - تائید و تصدیق نہین کی مگر اس سے یہ تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ انکا ہمراز اور وکیل -

§ دین محمد بھوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو (قوم کلال سے) تھا پھر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا (جنکی نواب صاحب اور رئیسہ سے مخالفت ہمارے معصر بھی مان چکے ہین) ملازم ہو لوگونکو دھمکا کر اور مخبری کا ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا پیشہ رہا ہے کہین اور طرح بھی روپیہ وصول کرتا رہا ہے چنانچہ رسالہ النصرۃ السنتہ بنارس مین اسکی نسبت ایک اشتہار بہر مضمون کا درج ہو چکا ہے کہ وہ بنارس والونکی کچھ روپیہ مار کر چلا آیا ہے اسکی داؤ و فریب سے لوگ بچین -"

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لایق

اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت

سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بہائیون نے نواب صاحب بہوپال کے ذمہ لگایا ہے

اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جہوٹ ملا دیا گیا ہو۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین

جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جہوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام

قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات

نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف

نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا (غلط) قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت

ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

[illegible] نمبر ۵

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بہوپال کو بہولا بہالا اُلّو سمجھکر دہمکایا اور ایک عرضی کے

ضمن مین یہ مضمون لکھکر پیش کیا کہ مجھے ایکہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گریفن صاحب کے پاس تمہاری مخبری کرونگا

کہ اُنہون نے مجھے ایکہزار روپیہ دیکر مہدی سوڈانی کے پاس بہیجا تھا اور ایکہزار روپیہ اور دینے کا وعدہ کیا تھا اب ایکہزار

روپیہ نہین دیتے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ سزا یاب

ہوا ایک دفعہ اس سے پہلے بھی اُسنے ایسی حرکت کی تھی جسپر اسکو سزا ملی تھی۔ چنانچہ سررشتہ عدالت فوجداری بہوپال

مین ان مقدمات کی مثلین موجود ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا

کہلم کہلا دشمن ہے اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف اپنے بچاؤ کے لئے وہ

خود بناوے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے کہے) لایق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بہوپال

کی وفاداری اور سررشتہ عدالت بہوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے اِن مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام و نشان بھی نہین ہے - ہم اِن تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل و تفصیل اِن مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دھوکہ کھایا ہو) امید رکھتے ہین کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد و فساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب دیوان خطب (یا موعظہ حسنہ ہے) اِس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اِس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اِس غرض سے اِس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہے کہ عرب یا مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش و اشتعال پیدا ہو۔

اِس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تھا - باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنی کی ترغیب ہے اور عربی زبان مین یہ کتاب اِس غرض سے بنائی گئی اور مصر و عرب مین وہ اسواسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط و دروغ ہے -

اِس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا خطبہ تھا مولانا اسمٰعیل شہید کا سکھون سے (اُنکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد رہا - اِسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ اُنہون نے بنایا تھا - گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ اِنکا جہاد تھا - اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اِس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہے - بلکہ اِس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجائز سمجھتے تھے -

اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے۔ چنانچہ آنریبل سیّد احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہو چکا ہے۔

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سابق کے خطبون کو جمع کیا تو انمین مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کر دیا۔ اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوایا۔ اور (**اس خیال** سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن و حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے۔ جو ہر زمانہ مین بشرائط خاص (جو اسوقت یک قلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ بہر حال واجب۔ اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحۃً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے*۔) اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف نہ سمجھا۔ یا رلوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا بیت بمنزلہ [illegible] گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جس پر ۱۲ مارچ ۱۸۸۵ء کو کرنیل بنرمن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سیہور علاقہ بھوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے۔ نواب صاحب نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو انکو اسوقت میسر آئین جمع کر کے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل نکال دیا۔ چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکھا سکتے ہین۔ اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے۔

اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکھانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا۔

* دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکھا سکتے ہین۔ ہم نے چاہا تھا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اوس خطبہ کو نقل کر دین مگر اس خوف سے کہ ہم بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جائیگا ہم نے اسکی نقل کو مناسب نہین سمجھا۔

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اس کتاب یا خطب کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال ندیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تھا۔

اس بیان سے ظاہر ہو [illegible] بیقین ہو سکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہو سکتا۔ اور اس کتاب کی نسبت جو ہمارے بھائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی تھا) اور سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے انکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

(۴۸) اس کتاب کے نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اسکے صفحہ سے ۲۱ تک نواب صاحب نے یہہ ترغیب دی ہے کہ "انگریزونکو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جاے"۔ اور اسکے صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ "ہندوستان دار الحرب ہے" "مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر ان سے چھوڑانا مسلمانونپر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکھنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے"۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین [illegible] بران منصوبہ (۵۰)

نہین جیسے لفظ "شیطان" "خبیث" وغیرہ وغیرہ -

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھی ہین - اور نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو مشتہر کرنے سے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو - وہ مضامین غیر ہین - نواب صاحب محض انکے ناقل ہین -

پہلا مضمون جو اسمین صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ - چنانچہ ہدایۃ السائل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام مع حوالہ بھی موجود ہے -

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبد الباری بھی [illegible] گو ہدایۃ السائل مین نواب صاحب نے نہین دیا - مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السائل سے تیسرے سال سنہ ۹۴ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف تبار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا - یہ دونو اصل رسالے (بانیان - اور سیف تبار) بھی ہمارے پاس موجود ہین - اور جو چاہے اسکو ہم دکھا سکتے ہین -

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سودان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کارروائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا - اور اُنپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے - جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا -

نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کانشنش کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اس سے اُنکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے
اس قسم کی بلا تحقیق (دبلا نیت تردید) مضامین کے اُنکی کتابون مین درج ہونے کا **ایک سبب**
اور بھی ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اور نواب صاحب اور
اونکے مقلد دوستون سے اسکے بیان سے پہلے معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو
اس سبب کے اظہار و بیان مین حق گو و معذور سمجھین۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال نکرین
نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہین مگر حق اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم
اُنکے پاس خاطر سے حق کو نہین چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف مین تحقیق و تدقیق کا التزام نہین صرف جمع و تالیف
[illegible] مناسب و ضروری ہون
خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف مین درج کر دیتے ہین۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل
مین نہین پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل مین بھی اُنکا یہی
حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی وغیرہ
علماء) نے اُنکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور اُنکے بعض مسایل مین غلطی و تحقیق سے
مخالفت ایسی ثابت کر دکھائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا
ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہم کو اس سے بحث نہین کہ فلان امر مین حق و صحیح کونسا قول ہے۔
جب بعض علمی اور مذہبی مسایل مین اُنکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو ان
مسایل مین جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے اُنکا اقوال غیر کو بلا دہ قدح نقل
کرنا کون سے تعجب و اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے
نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی مین مبتلا ہین اور ایسے مضامین کے نتایج سے بالکل

ناآشنا۔ لہذا اِن مسایل کے نقل بلاتحقیق ہین وہ اور بھی معذور رکہے جانے کے مستحق ہین اور اُنکی اشاعت سے اُنپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب لبغاوت و فساد کی نیت رکہتے ہین۔ بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ ہی کتاب ہدایت السایل ہین اور جو اسکے بعد اونہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسایل بھی اُنہون درج کئے ہین۔

۹۴
(۱) ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہین نہ دارالحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ لغایت صفحہ ۱۰۲ اُنکے علم رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا و رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی [illegible] کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تہا نہ جہاد۔

(۴) ہندوستان کو دارالحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہے۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور سندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیر خواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے۔ وغیرہ وغیرہ

کتاب ہدایتہ السایل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکہا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بہوپال وغیرہ دارالحرب ہین یا دارالاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دارالاسلام ہین نہ

دار الحرب اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال و عبارات نقل کر کے انکے خاتمہ مین بصفحہ ۱۳۳ بطور نتیجہ یہ لکھا ہے کہ "چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنا بر علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ از لیس فلیس × × × × × و فی الحال مختار و فتواے مشاہیر فقہاء حنفیہ ہند مثل علماے دہلی و رامپور و بھوپال وجز آن ہمین ہست کہ مملکت ہند خصوصاً ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام ہست نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند الاحتیاط ان تجعل ھذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاھر ھولاء الشیاطین واللّٰہ اعلم"

اور کتاب موائد العوائد مین بصفحہ ۴۲ احادیث ممانعت غدر کو بسط و تفصیل سے نقل کر کے آپ نے فرمایا ہے۔ "فقہ این احادیث کبیرہ بودن غدر و نقض عہد ہست خواہ با مسلمان باشد یا نامسلمان و ہمین است مختار جمہور اہل علم درین است عمل اہل اسلام قدیماً و حدیثاً۔ وازینجاست [illegible] معاہدہ دوستی [illegible] نہ ہدم حرب و جز آن میکنند در حفظ آن عہود و مواثیق تا آخر زمان میکوشند و نقض آنرا خلاف شرع اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی میشناسند و این معاہدہ کہ میان ملوک و رؤسا صورت می بندد رعایاے آن ریاست نیز در آن بدلالت تضمن و التزامی داخل می باشند و ایفاے آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان گو ذکر عہد رعایا در وقت آن معاہدہ نیامدہ باشد چہ رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہد مے بندد نہ از طرف ذات خود تنہا و معاہدہ و مہادنہ او عین اقرار و اعتراف تابعان اوست دیدہ باشی کہ در زمان غدر ہند لشکریان دولت برطانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند امارؤسا ہند ہمچنان بر معاہدہ

* اس قسم کے الفاظ سے بھی ہمارے اسلامی بھائی نواب صاحب کا باغی ہونا نکالتے ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ یہ کسکے الفاظ ہین اور نہ یہ سوچتے ہین کہ مذہب کے لحاظ سے وہ حضرات خود انگریزون کو کیا سمجھتے ہین ہم گمان نہین کرسکتے کہ وہ انکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہون۔ اور دین حق پر جانتے ہون پھر انکا ودہر کے حق مین ان الفاظ کے سبب زبان طعن دراز کرنا کب مناسب ہے۔

خود استوار مانند و ہمین است شایان شان ایشان و در خور و حکم دین و ایمان ایشان و ہر کہ خلاف
آن کردہ و بکند وے نہ تنہا نزد حکام مجرم قرار یافتہ و یابد بلکہ در دین خود نیز غادر و ناقض
عہد و ناکث عقد و مرتکب کبیرہ باشد و آنچہ در پاداش آن روز محشر ببیند ناورا دا این آفت است
پس گویا کہ اینکس ہم درین جہان خود را از بند ایمان و عدل بیرون کردہ و ہم آن جہان را بر خود
فاسد ساختہ و چون معنے مدت عہد در وفا بعہد و عدم غدر در شرع معتبر است پس بر ذمہ
ہمت ہر معاہد خواہ رئیس کدام ریاست باشد یا رعوی کدام دولت واجب است کہ تا آن
مدت معہود اندیشہ نقض عہد معقود بخاطر نگذرانند و ظاہر آن است کہ عہود و مواثیق روسائے ہند
با دولت برطانیہ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن معقود شدہ است و بہ مسایل چند مربوط گشتہ کہ
در عہدنامہائے ہر واحد از انہا مبسوط است پس این زمرہ امراء و جماعہ رؤسا را کہ معاہد
اند باین عہود مضبوطہ و موبدہ ہر گاہے رسیدہ سر مو از مواثیق و اعترافات محررہ مقبولہ طرفین بر گردند
و خود را بشکستن این اقرارات و اختیار غدرات و ایثار جہادات و نحو آن رسوائی دنیا و
آخرت گردانند و بپاداش آن در ہر دو جہان خوار و بیمقدار گردند"

اور اسی کتاب (مواید العواید) مین بصفحہ ۳۴ آپ نے لکھا ہے مناقب جہاد
در راہ خدا کہ در قرآن و کتب دین وارد ست ثبوت فضیلت و ترتب اجر موعود دران
منوط است بحصول شرائط و احکام صادقہ آن ورنہ چنین جہاد کہ امروز عامہ مسلمین آنرا
سبب فوز خود بہ نجات و بلوغ بدرجہ شہادت کبرے گمان مے کنند فتنہ بیش نیست و
احدے از اہل علم و معرفت بنظر لعیت اسلام بسوئے آن نرفتہ چنانچہ در زمانہ برگشتگی افواج
و عساکر دولت انگلشیہ در مملکت ہند جمیعے از رایان و نوابان و دیگر مردم برخاستند
و با حکام فرنگ معرکہ حرب و ضرب آراستند و بیہودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت
تا آنجا رسید کہ زنان مع طفلان بیچارہ را پارہ پارہ ساختند و بآتش غم و غصہ سوختند
حالانکہ این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و ہر کہ امروز آنچنان کند

کہ آنہا در زمان غدر کردند حکم او ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است وچون بر اسلام باقی ماند جہاد دران لغیے چہ بلکہ گناہے از گناہ وکبیرہ از کبایر باشد ونزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی وہرکہ موافق ایشان درین مدارک ومفاہیم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکہ تا از دار حرب ہجرت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیندازند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم وحدیث نیست علاوہ آن از برای جہاد شرط نخستین بیعت کردن است باکسی کہ او صاف امامت بروجہ کمال داشتہ باشد واہل حل وعقد آنرا پسند کنند ومردم دانشمند صاحب رائے امامت او را قبول دارند وبعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند [illegible] این ہمہ شروط در زمان غدر مذکور یک قلم مفقود بودہ تا زمان حاضر ووقت موجود نیز معدوم است پس بربنائے فکر صحت اسلام ہیچکس را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد۔"

اور کتاب بدور خضیب میں بصفحہ ۱۸۷ آپنے لکھا ہے "پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہند از کلکتہ تا پشاور واز گجرات سندھ تا دکن مثلاً درچہار دانگ کسے نباشد کہ معتقد جواز جہاد وقتال یا دولت برٹش خواہد بود زیراکہ شروط این عمل بکبیر درین وقت درین کشور مفقود است واجتماع آن شروط وضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید۔"

اور کتاب ترجمان وہابیہ جسکو ہمارے بھائیوں نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹھہرایا ہے آپ نے بصفحہ ۷ اخبار تیرہویں صدی آگرہ سے نواب عبداللطیف

خان سی آئی - ای کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور
ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کرکے بصفحہ ۲۷ کہا ہے کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب
حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرایط جہاد کا اسلک مین ذکر کیا ہے جسکا حوالہ
تیرھوین صدی مین دیا گیا ہے - یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلکتہ
مین ہوی اور اسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی آئی اے نے کوشش
فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے سخت نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی
کیونکہ اس ریاست بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہین ہے کہ ریاست
اور اہالی ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے
اس ۱۲۹۰ھ ہجری مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کی
[illegible] اہل حدیث کے خصوصاً
پایا -

× × × × × × × × × × × × ×

اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ . نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس
لکھی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرایط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین
مفقود ہے - بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثالاً یہ بات عربی عبارت
مین اپنے اوستاذ والاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کی
ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام
مین کوشش کرے اور خیر خواہ و امن جوے عامہ خلایق ہو - اور بصفحہ ۳۰ کہا ہے معہذا
تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پہ خواہ قدما رہون یا متاخرین محض خیال خام ہے
کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے
ان طایون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم
و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ بالخصوص

فرض ہے یا اِس وقت مین شروط جہاد موجود ہین“ اور اِس مین بصفحہ ۷۹ کہا ہے۔ اور ”
جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے
ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب ہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین
اولًا اور کتاب وصل خصیب مین ثانیًا اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جایز نہونا جہاد کا
ہندوستان مین کتاب موایدالعوایدمین ثالثًا اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے
کتاب تاج مکلل مین رابعًا لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ
غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکھنا اون لوگون کا کام ہے۔ جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین
اور ملک مین فساد ڈالنا۔ اور امن کا اُٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف
بہ صفات امام شرعی نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص
[illegible] اُسکے [illegible] اپنے حقین مین
فرض جانین اور سب شرایط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت
جہاد ہو سکتا ہے۔ سوا اِن صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے۔ اور وہ شرایط
بالکل معدوم۔ مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے
کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا“
اِسی مضمون کی عبارات اُنکی اور تصنیفات مین بھی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین
ہوئین اِن عبارات و مسایل کو دیکھکر کسی ناکس کو دلبشرطیکہ اُسکو نواب صاحب
یا اُنکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ جو عبارات و مسایل
گورنمنٹ کے مخالف اُنکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بانیان وسیف تبار سے منقول
ہوئے ہین اُنکی نقل سے اُنکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش پھیلانا
اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے۔ اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل
کے مطابق ہے۔ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے موافق ہوتا اور اُنکی نقل

واشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا الکا مقصود ہوتا تو اس دلی غرض و
مقصود کا خلاف اِس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ اُنسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب
ہدایتہ السایل مین اور سالہا سال اسکے بعد متعدد کتابون مین اِن مسایل کے مخالف مسایل
کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی
فارسی اُردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اِس ذراسی موہوم و خیالی اشتعال کو وہ اسقدر
متواتر پانی ڈالکر نہ بوجھاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کیے
ہین) صاف او یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے
جو ایکدو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ الکا دلی اعتقاد وہی ہے
جو سالہا سال سے بکرات و مرات [illegible] سے نکل رہا ہے۔ اور اِن مسایل
بانیان و سیف تبارکی نقل سے اِنکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اِس سے مقصود
صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی
و نتایج کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل
غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا مویدہم کو انکی
کتاب ”العبرہ فی مسایل الجہاد والہجرہ“ کا ایک فقرہ تحریر تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے
جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اِس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹)
ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین فقہاء
نقل کر کے فرماتے ہین۔ مُیرے نزدیک
یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم
ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ
مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

وعندی ان ھذہ المسئلۃ من المشتبہات
التی لم یظھر حکمھا علی وجہ یحصل منہ ثلج
الصدر و یذھب بہ عطش الفؤاد ولنا تردد فی
حودتھا فی ھدایۃ السایل الی ادلہ المسائل

مفیداً بالمذہب الحنفی الدال علی ان بلاد الھند دیار الاسلام وکتبھا فی موضع اخر علی طریقۃ اھل الحدیث الدالۃ علی انھا دیار الکفر وجمعت ھنا بین الضب والنون ولم اقطع بشئ من ذلک (العبد)

پیاس دور ہو یہی وجہ ہے - کہ تم مجھے دیکھتے ہو کہ مینے ہدایۃ السایل مین حنفی مذہب کا پابند ہو کر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام ہے - اور جگہہ محدثین کے (بعض محدثین دہلی کو مراد رکھتے ہین - جنکے اقوال نقل کئے ہین - نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) مین مینے گہہ اور مچھلی (دو نوقسم اقوال) کو جمع کر دیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہین کیا۔"

اس عبارت مین ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے - اور اس امر کی پوری تصدیق کہ ہمارے نواب صاحب کو نقل اقوال غیر مین تحقیق حق کا التزام نہین ہے - اور آپ اپنی تصانیف مین اقوال غیر مخالف اعتقاد کو بھی نقل [illegible] ہین انکو دلی اعتقاد سمجھنا اور انکی اشاعت سے انکی بغاوت کا نتیجہ لکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے - بالجملہ ان عبارات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہین ہے - ہان عدم تثبت بے ضبطی ناواقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام جو قایم کرو سو لایق التسلیم ہے ولبس

ہمارے ایک اسلامی بھائی کارسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل متضمن خیرخواہی و اطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ ۷ مین یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات ڈر کے مارے اور اُسوقت لکھی گئی ہین - جبکہ نواب صاحب کا انگریزون سے جہاد کی اشتعالک مین کتابین تصنیف کرنا - اور انکو ہندوستان مین کم اور روم و عرب مین زیادہ شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ دارون کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا - اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اطلاع پا کر پہلی کتابون کے مخالف لکھنا شروع کیا اور اپنے ہم مشربون کو بھی بھوپال آگرہ و لاہور مین (اس سے شاید اشاعۃ السنۃ کیطرف

شمارہ ہو) جہاد کی بُرائی لکہنے پر مامور کیا"

پہر بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد" یہ بات بہولکر اس اخبار کے صفحہ میں اسکا خلاف کیا - اور یہ کہدیا کہ "یہ مسایل وعبارات اس بلاد (سنراوا یدحال) کے خوف سے لکہی اور لکہوائی گئی تہین - جسکے سامنے ہو نیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہوچکا تہا" - ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کارسپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے کلام منقول سابق مین عموماً اہلحدیث کے حق مین فرما چکے ہین - کہ "انکی تحریرات متضمن ممانعت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے - دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو فرض جانتے ہین - انکی راے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایتہ السایل (جو رسالہ بانہار وسیف تبار سے منقول ہین) دل سے ہین - اور یہ آخری عبارات و مسایل (جو ہم نے اپنی [illegible] ... [illegible] مولوی اسمعیل کا جہاد شاہی [illegible]

اس اپیل مین ان حضرات کے مغالطات و افتراءات کا جواب دینا بہی ضروریات سے ہے

پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزون سے جہاد کی ترغیب و اشتغال مین کتابین تصنیف کرکے ہندوستان مین کم اور ممالک روم و عرب مین زیادہ شایع کی ہین سراپا دروغ بے فروغ ہے - جس قدر* ممالک روم مصر و عرب مین نواب صاحب کی کتابین شایع ہوئی ہین انمین ایک کتاب بہی ایسی نہین ہے - جسمین انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہو -

* قسطنطنیہ مین نواب صاحب کی یہ کتابین چہپی ہین - جنکو مہتم الجوائب نے خود بلا درخواست و ترغیب نواب صاحب اپنے ذاتی فایدہ کے لئے چہاپا ہے - بلغہ در علم لغت - لقطة العجلان در تاریخ - نشوة السکران در علم ادب (لٹریچر) علم الخفاق در علم اشتقاق مصر مین جو کتابین آپنے چہپوائی ہین - انکی فہرست یہ ہے - فتح الباری شرح صحیح البخاری - تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر - نزل الابرار در علم ادعیہ و اذکار نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار - خلاصہ اسماء الرجال - رسالہ وصایا ابن عربی - رسالہ بشارت بر اعمال صالحہ کتاب احکام مستورات - الروضة الندیہ شرح الدر البہیہ"

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات وقیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو وہ کم سے کم اِن کتابون مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے۔

اور اِسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کہل گیا۔ تب نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی مانعت مین کتابین تصنیف کین اول تو محض دروغ ہے۔ جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنل بنرمن پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض ہوا تہا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچہہ اعتراض نہین ہوا تہا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی قصور اشاعت خطبہ جہاد مین ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو بواسطہ کرنل بنرمن ہوئی تہی اسمین معافی قصور اشاعت ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجہا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اسمین یہ فقرہ صاف طور پر یہی درج ہے کہ ۱۸۸۳ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السایل) کے وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تہا۔ پہر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چہاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔؟

ثانیاً یہ بات صحیح و درست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اُن مضامین کا مخالف منشاء گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشاء گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر کرنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجہا اور نادانستگی و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تہا۔ اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تہوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا۔ پہر اس کارروائی لایق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بہوپال و لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے

بھی تب ہی سے ممانعت جہاد مین کچہہ کچہہ لکہنا شروع کیا ہے یہ بہی دروغ بے فروغ ہے -

اگرہ وبہوپال کے ہم مشربان نواب صاحب کی تحریرات سے توہم واقف نہین - لاہور مین انکا ہم مشرب اس قسم کے مضامین شایع کرنیوالا ایک رسالہ اشاعة السنة ہے اسکی نسبت یہ گمان سراپا بہتان ہے - نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض توسنہ ۱۸۸۱ءمین ہوا تہا - اور اشاعة السنة اس سے تین سال پیشتر سنہ ۱۸۷۹ء سے اس قسم کے مضامین شایع کر رہا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکے موجودہ حالت امن و آزادی پر جہاد جایز نہین ہے - (دیکہو فہرست مواضع ممانعت جہاد رسالہ اشاعة السنة جو اخبار تہیلی جنسر (انگریزی جرنل انجمن پنجاب لاہور) مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء مین مشتہر ہوچکی ہے) بلکہ اس سے بھی چار برس اور پیشتر سنہ ۱۸۷۶ء مین ایڈیٹر اشاعة السنة رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد [illegible] دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس گورنمنٹ سے مسلمانون کا ہند کے ہون خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جایز نہین - اور اسی سال پنجاب کے عام اہلحدیث نے بذریعہ ایک عرضداشت اپنی عقیدت و اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تہا جسپر گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تایید و تصدیق مین ایک سرکلر بھی جاری ہوا تہا - جو اشاعة السنة نمبر ۹ جلد ۸ مین منقول ہوچکا ہے - بالجملہ عموماً پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب کا وفادار و فرمانبردار گورنمنٹ ہونا اور انکی تحریرات کا دلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگون کو بلانا اور فساد و بغاوت گورنمنٹ سے ہٹانا نواب صاحب پر اعتراض ہونے سے سالہا سال پہلے گورنمنٹ کو ثابت ہوچکا ہے اور اسپر سرکاری چٹہیات و اعزازنامون کی شہادت موجود ہے - پہر اشاعة السنة کی نسبت یہ گمان کہ وہ تب ہی سے مضامین ممانعت جہاد شایع کر رہا ہے جب سے نواب صاحب کا حال کہلا ہے بہتان نہین تو کیا ہے ہمارے بہائیون کو ایسی اکاذیب کی تحریر سے شرم آنا چاہئے وہ شرم نکرین تو ہمارے

﴿ کہنا لیش ہوئی تو ہم اس مضمون کے خاتمہ پر بہی اس فہرست کو نقل کر چکے ہ﴾

ملکی ریفارمر اخبارون کے اڈیٹران اکاذیب کو اپنی اخبارون مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی اشاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا اس موجودہ سزا کے خوف سے تہا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر انکو یقین ہوگیا تہا۔ اسکا دروغ ہونا اُسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکہا گیا ہے۔ وہ بھی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس سے علاوہ اسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے۔ کہ جن عبارات رسالہ سیف تبار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنے سے نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ کے لئے اخری عبارات متضمن خیر خواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ عبرۃ مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۱۲۹۷ھ ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نوالصاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے اور انپر سزا پانے کا خوف ویقین رکہتے۔ اور اُسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اُن دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کرکے اسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پہر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجہے تھے۔ اس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا۔ محض سادگی و رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شایع کئے ہین۔

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلاوجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے ایڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیرخواہی گورنمنٹ و انکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدا نکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے نام کا جمعہ و عیدین مین خطبہ پڑہتے ہین) مقابلہ ہو [illegible] مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اسکے جواب مین جوبات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے۔ اور اسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و اعترافات خیرخواہی کا دل سے ہونا ثابت کر سکتے ہین۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین۔ اس بات کا جواب ترکی بہ ترکی تو یہ تہا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان و خانصاحبان کے جو اس غدر کے بانی مبانی تھے۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب تھے۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بھی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپ کو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکھتے ہوئے شرماتے ہین۔ خدا تعالے آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین۔ کیون فساد انگریز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام

فہرست مضامین ...
(۱) اشاعۃ السنہ کی غیر حاضری پر عذر آوری -
جسمین ایک سعیدہ کارگذاری ...
(۲) سجادہ نشین کنجہ متضمن ...
التماسات -
۱ - بابت باقیات
۲ - بابت حصہ انگریزی ...
۳ - شرح بابت ...
(۳) گورنمنٹ کا شکریہ اور مسلمانون ...
(۴) انسداد فساد ہندو مسلمان ...
کی تجویز -
(لائق توجہ گورنمنٹ)
(۵) اہلحدیث کا خطاب ...
اور دوسری اسلامی فرقون ...
ال آزار نہین -
(لائق توجہ گورنمنٹ و لیڈران اسلامی مذا...)
(۶) سرمہ چشم آریہ
(۷) البقیہ بعض تہاجر
(لائق ملاحظہ متلاشیان قوم)
(۸) تلخیص رسالہ علم الہی عقلی
(۹) ہمعصرون کو دوستانہ
نصیحت -
(۱۰) مشاورہ کا مشورہ
جسمین غنچہ اور کہا یا ہے

اعلام

گذشتہ ... کا جسکا اشتہار
رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین ...

اِشَاعَۃُ السُّنَّۃِ النَّبَوِیَّۃ

عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّہ

نمبر چہارم و پنجم و ششم — جلد نہم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عـــہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص دروساء اہل اسلام بنظر اعانت سو عـــہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایتًہ ہے روپیہ لئے جاتے ہین - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی ہین [illegible] ہین اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ - رعایتی عـــہ - ادنی ۱۲؍ - آخری دعاء

ابو سعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور دہلی دروازہ

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہی کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۲۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا - اسی اثنا مین شملہ کا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ

گشت رہتا تھا تمام ایام قیام شملہ مین کوئی ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ اس مین گورنمنٹ پنجاب یا گورنمنٹ آف انڈیا مین ایک دو دفعہ حاضر ہونیکا اتفاق نہوتا تھا - اور ایام سکون مین بھی انہی ضروریات کے متعلق خط و کتابت مین استغراق رہتا رسالہ کی مضمون نویسی کے لئے اکیر و رسالہ بھی میسر آیا

دکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین و خریدار اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرماوینگے خصوصاً اُسوقت جبکہ ہماری اس تگ و دو کا عمدہ و مفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرماوینگے اُسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون و خریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کر کے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق۔

معاونین کی خدمت مین
ضروری التماسات
اوّل

باقیات ۱۸۸۵ء کی لئے جنوری ۱۸۸۶ء سے یاددہانی ہو رہی ہے۔ جس پر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی۔ اور طرفہ یہ کہ آخری یاددہی جو بذریعہ ... ہوئی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ عمل مین آئی ہے۔ اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی۔ اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز ایک دو صاحب کے کسی نے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کی خدمتمین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین۔ ہم اپنے پچھلے حساب کو یوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیر باری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین۔ اور اگر ادائے قیمت کی نیت ہی تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین۔ اور اسمین ادائے قیمت کا جتنا لمبا چاہین وعدہ مقرر کرین۔ اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگے تو اُن کے نام بیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ اور جس خریدار نے ہمارا بیرنگ خط رفیوز ڈکر کے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا۔

التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنۃ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" مندرج ہے) دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین۔ ازانجملہ تقریباً ایکسو کاپی تو بلا قیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی خدمتمین پیش ہوا۔ باقیماندہ سو سے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین۔ ازانجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین۔ وزیر آباد۔ کراچی۔ چھانگا مانگا۔ الہ آباد۔ تنرکوا

کاکو - نابھہ - کھورشی - کوہ منصوری) ارادہ خریداری و معاونت ظاہر کیا - اور بعض محسنون نے زراعانت بھی ارسال فرمایا ہے *

(۲۰) خریدارونے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کے جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور - لودہانہ - انبالہ ہوشیارپور - دہلی - ناگپور - جبلپور - آرہ - بنارس - بمبئی - سملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان اسٹور (حال کوئٹہ) غازیپور - ڈیرہ دون کچھ روپیہ ارسال کیا ہے مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہین اعانت ہے اس سے انکا آیندہ کیلئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبونے (جنکے مواضع سکونت رحیم آباد - پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہے اس سے بھی انکی آیندہ خریداری و معاونت کا حال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۰ خریدارون نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین - مدراس - مردان - بنگلور - راولپنڈی - جونپور - میانمیر (حال امرتسر) پٹیالہ [illegible] لاہور - علیگڈھ - منٹگمری - پیہانہ - لکھنؤ - مالیرکوٹلہ - کرنول - پشاور - امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے - نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آیندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے *

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بہوپال اور انکے اسلامی یا ملکی بہائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہو کر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کیخدمتمین روانہ ہوا ہے - باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین وہ انگی نمبر۲ سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آیندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا *

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق و ارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین *

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہو چکا ہے قیمت حسب حیثیت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آیندہ ان خریدارون کیلئے جن کی درخواست

نہہوبنگی کوئی کاپی نہ چھپوائین گے **صرف** ان چند کاپیون کے چھپوانے پر (جو گورنمنٹ مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے) مکتفی ہون اکتفا کرین گے ✣

پہر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق وارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب نپا ئینگے

اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پُرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے - اِس کا طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے جواب مین جو کچھ مناسب سمجہین جلد ظاہر کرین - صوم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے حرج متصور ہے ✣

التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ا جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑہا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا - اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے - ان کیخدمت مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے - "کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایکروپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بغور ملاحظہ التماس ہذا کرین - ورنہ اپنے آپ کو ایکروپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجہین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجہا جائیگا اور ۱۸۸۵ء سے اسی حساب کے مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا - جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۶ء آیا ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی رسیدات بہیجین ✣

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لایشکر الناس لایشکر اللہ
ہمارے پیغمبرؐ کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی نہین +}

۱۸۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد* مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپسمین متلازم ہین مسلمانون [illegible] (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب تجارت - زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین - بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے - (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

* یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظ نہین کین نقل کئے جاتے ہین - ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴؎ قیمت ارسال ہو سکتے ہین -

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۲۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تفصیل مین بصفحہ ۲۴۷ لغایت ۲۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

سیڑھی ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور (۴) اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہرحال اور مطلقاً منع نہین ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین نے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کردیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین۔ جنکی تحریر کا

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۹۰

ہین جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بنا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین [illegible] بنا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچاوے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاوے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہوجاوے۔ سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی ہو خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے۔"

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کرلیا ہے۔

ہم جلد ۴ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہی سونے چاندی ثروت و شوکت جاہ و حشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے ۵

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ و خیال فاسدہ پہیل گئے تو ان توہمات و تعصبات نے انکو ترقی و کمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پہر بصفحہ ۱۲۴ بجوالہ کلام خیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارث جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سی یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھہ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچاوین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اِس قوم عرب سے حاصل کئے -

فنون و دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر بخوبی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" **دوسرا** مضمون "**اقسام ملازمت**" جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

گھڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجن ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہی * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عُمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ [illegible] ترقی کی - گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہی کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئی اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اِسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اِسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر بہاڑ کی ترائی تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجھکر اس مین سعی نکرین۔

ان کے کوئی نہ تھا"

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۲۶۱ کہا ہے۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال ومقال ہر کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت وترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہیے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد وعبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ [illegible] نوکریان [illegible] پس جو شخص یا کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیر خواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اِس خیال ومقال کے دو جواب مین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اِس انجمن* نے اِن لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اِس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت ووجاہت حاصل کرنے کے تجویز وتائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑہاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر ویاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے۔ وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور دن سے کرا دیتا ہے اور پچی تنخواہ بھجوا دیتا ہے۔ بلکہ یہہ تجویز وتائید اِن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا واسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اِسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اِس دنیا کو

* یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جس کا اسمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اِس **مضمون** شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بھائیون کے (جو اپنی قصور کا الزام مذہب یا قضاء و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھ رہے ہین اور باین خیال وہ ہاتھ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اِس **خام عذر** کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھ مین ہین جو اِسوقت دخیل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹

ذلیل طور پر اور ذلیل ہو کر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اتفاق کرینہین بلکہ انگریزی علم (جو اِسوقت [illegible] منزلت ہے) حاصل کرکے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکے رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اِسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندون کی زبان ہے۔ فارسی پارسی آتش پرستونکی

اور شہر کار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہباہیو ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل وایسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اٹھا یا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرمادیا ہے کہ بہت سے عہدے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

مسلمان کے استعمال مین دونون زبانین پہچے کر آئی ہین۔

عربی زبان بہی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانۂ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ ان لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قران مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافرون [illegible] نازل نفرماتا۔ قران [illegible] ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ (ابراھیم ۱۶)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بہیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی

و احکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا یہ فرمانا اور قران مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیھود حتی کتبت للنبی صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصّہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہاے ہائی کورٹ حسب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہاے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتبہ واقراتہ کتبھم - (بخاری ص۱۶۸)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑھ سناتا اور اگر یہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے اور آیات قران کا کہ

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقر ع ۳) -

ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳)

"خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" "اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے" بہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہے * * * * تو اس صورت مین آسانی کہ جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبہی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکہنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی و عربی - * * * * ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنیسے انکا انگریزی نہ پڑہنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھ مذہبی

اشاعۃ السنہ صفحہ ۹۶

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین - اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸- اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے۔ "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسائل بہی بہم پہنچاوین - جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین - × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے - اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز [illegible] کتاب وسنت و آثار سلف امہ مین پائے نہین جاتے -

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین - الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیر خواہی اسلام - اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے" - انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کر سکتے - قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین" - پہر اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کر کے کہا ہے کہ "اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہو کر مفلوک ہو جائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہو جاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہو جاے جبکہ ان کو ہدیہ

[illegible] صفحہ ۹۶

برلانے کے لئے بنگال گورنمنٹ نے رونیو بورڈ۔ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۳۱۵ بجواب اس سوال کے "کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اسمین انکو نوکری (مسلمان کی [illegible] کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پہر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجائے خود یا کیسکی نوکری سے کرنا ناجائز نہو گا"۔

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتایج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۲ کہا ہے "مسلمان (جنکو نتایج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ

گرانبار ہین یا نہین ۔

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے ۔ کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے ۔ بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین ۔

نصیحتہا ثابتہ صفحہ ۹۶

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ جو طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین [illegible] تجارت ۔ ملازمت ۔ تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین ۔ اِن مواعظ و نصایح مین دونو فریق کے لئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین ۔

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشتغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے انکے مذہب و قومیّت کا قیام بھی ناممکن ہے ۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علماء و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل و

بنگال کے ۲۴ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ ہوگلی بردوان اور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے۔ ج ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین۔ دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جیل کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین۔ جسکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت و شریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیّت کو قائم رکھین مذہب و قومیّت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جب تک کہ قوم مین صاحب ثروت و شوکت و شرکار سلطنت پیدا نہون۔

ایک زاہد و عابد کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و باامن۔ اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر و ادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر و درس کے لئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے۔ اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیّت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن و طمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا۔

فریق ثانی کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیّت کا جزیا شرط ہے۔ لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیّت مین نقصان متصور ہوگا*

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنے کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑھاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلئے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جنکا وہ واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین مگر اسکی تاثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے رونیو بورڈ نے لکھا ہے کہ ۱۸۸۵ء تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈہائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر ۱۸۹۶ء مین بی اے مین انکی تعداد سوا چھ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سوا نو سے کچھ کم تھی [illegible] ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکھلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے - اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلئے جناب ممدوح نے تہوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان مقرر ہین[*] -

[*] اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر پٹنہ انسٹیٹوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل ریمارک کیا ہے "لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہے ہم قیاس کرتے ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہے اس سبب سے ہم رائے دیتے ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اس بارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہوجائیگی" -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی
شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسقدر ترمیم کیا جاوے
کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے
کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑہنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کیلئے
دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہئے کہ جو فارسی
پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست
تیار کرنی چاہئے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت
صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری
عہدہ دار امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی

مسلمان نہین ہے وہان [illegible] تقرر کرین اور خبرگیران
رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے
ہین اُنکو خیال رکھنا چاہئے کہ ضرورت وقت کے سوا اور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین
یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال
رکھا جاوے تاکہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطہ زوال مین نہ گرے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ
جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے" -

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر چشم دل سے شکر گذار ہین - اور
اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا
زیب عنوان کر چکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا
ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی
انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ
کی خدمت مین اڈریس پیش کرینگی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب مذلت و افلاس سے نکالین - اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑہنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائین گے اور اپنے قصور (کاہلی و سستی) کا الزام گورنمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا و قدر کے ذمہ لگائین گے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین۔

رزولیوشن گورنمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھہ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی و احتساب کے مطابق جھوٹی عذر آورونکی خوب خبر لی ہے - اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا -

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۷ء مین فرمایا ہے - "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو [illegible] سمجھتے ہین [illegible] وہ بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین - اوّل تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنی کوٹھے کُٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کُھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین - ؎

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ جب آنکھ کُھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچادری کی تصویر کھینچدی ہے - اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا - اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دئے - دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہو کر بڑھ رہی ہین سب سے بہدے ہین تو ہماری بہائی اہل اسلام چیخیتے چیخیتے گلے بیٹھ گئے - لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہماری بہائی پاری کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال -

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن یہ استحالہ اُنہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے - انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین - اسکے لمبے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بُلا رہے ہین - لیکن مسلمانون کی اعضاء سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہو گئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی صلاحیت نہین رہی - وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سوداوی مادون کا تنقیہ کرین تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون -

ذیل مین ہز آنر سر یورس ٹامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہی - اس رزولیوشن مین ہز ایکسلینسی نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنی کی نسبت [illegible] ہین - [illegible] مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین - بج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان - کیا یہ بات شرم کے قابل نہین ؟ ہنود مین اہل اسلام سے کون سی بات زیادہ ہی - بلکہ عموماً اہل اسلام قابلیت جودت ذہن و ذکا مین ہنود سے بڑہی ہوئی ہین - لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے بڑھ گئے ہین - مسلمانون کے کانشنس کچھہ ایسی بےحس ہوگئی ہین کہ ادن مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہی -

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کون سی عقلی اور نقلی قباحت ہی* - صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین - مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کر دیا ہی یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ اب کف افسوس مل رہی ہین دونو کی حالت افسوس کی قابل ہی - خدا تعالی ہماری حالت پر رحم کری " -

*: قباحت کوئی نہین ہی چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۵ مین بدلائل عقلی و نقلی (قرآن و حدیث) ثابت ہو چکا ہی - یہ صرف کچھہ بخیرنیکی بہانے ہین - کیا اچھا کسی نے کہا ہی ؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ۰ کنجی گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اسبات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور - لودیانہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین محرم دسہرہ پر ہوئے ہین ان کا منشا دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی گاؤکشی ہے۔

یہی امر ہمکو قرین عقل وقیاس معلوم ہوتا ہے۔ ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم وخوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا ہماری گھر مین آج غم ہے ہم اپنے باپ یا [illegible] ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے۔

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحہ ہستی پر ایک گھر غم والم کے سامان درپیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش وطرب مہیا ۔ پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اُٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکہ جرأت ہوسکتی ہے۔

اس عقل و قدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے۔ بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کرچکے ہین یا کچھ اور۔

واقعات نفس الامریہ کی طرف رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اُسی امر پر شہادت پاتے ہین جس پر عموماً اخبار متفق ہین اور عقل و قانون قدرت اس کے مجوز و مصدق۔

ان واقعات سے سردست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پُرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد۔

پُرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرسوتی نے اپنی زندگی مین (جنے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم کیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹادین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین ۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا ۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یوروپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پر مجبور کردینے والا تھا ۔

اس میموریل پر انکی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروض کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بُلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے ۔

ان کے زمانہ وفات سے اب تک ان کے پکے اور وفادار پیرو اسی دُھن مین لگے ہوئے ہین ۔ کہ جس طرح ہوسکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اُٹھا دین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہی ہین ۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو جزو صحت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہماری ہنوز مقتدا اور ذی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر اور بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ ۔ یہ ہماری ہرسال کی ہارپیٹ اور عدالت کی دار و گیر (جبانون

اور جیلخانون) سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی بآسانی گاؤکشی چھوڑا دین گے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۸۶ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

"ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر نہ دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمدشاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین [illegible] کشی برپا کرین۔ اسی بنیاد پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑھگیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ جب باہم صلح وصفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اسوقت ہندوؤن کی طرف سے اوّل یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کر دینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ انہون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان جنٹلمین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا مین ہندوؤن کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے [illegible] مخالفت کے خیالات کو

بڑہا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر نظر ثانی کے لئے ایما ہوا - مگر غلبہ قومی نے ہندو صاحبان پر اسکا کچہہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنالیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر متوقعہ بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پچھلی تواریخ فساد کی تہی اَب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہندو عہدہ دارون نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کر کے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون [illegible] چاہی - دو پہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کر رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اَردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بہیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین - اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اَب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ شروع کیا -"

یہ دونو واقعے* سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ رائے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی ہے لایق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین **اس فساد کے انسداد** کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی **صورت** ہے جو ذیل مین معروض ہے

* دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر ہیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سشن کرنیکی بابت مین انہون نے (۲۰) نومبر کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤ کشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنے برائے سے معین کرینگے وہ مسلمانونکے حق مین مفید ہوگی تو یکطرفہ اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی - بلکہ گورنمنٹ کی خدمت مین ہم دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونو مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھی عمل مین لاوے -

ایک صورت یہ ہے کہ گاؤ کشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمسریٹون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائینگے - اور بخوشی خاطر گورنمنٹ اور اپنے زیر دست ہم وطنون [illegible] مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض نہونگے جسکی دو وجہ ہین - اوّل یہی انکی کمزوری و بے دست پائی - دوسری یہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے - کہانہین تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندوؤن کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے - اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئے تو ناچار اسمین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہ کہ گاؤ کشی کو ایسا وسیع کردے کہ ہندوؤن کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل و تدبیر سے طمع نرہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بھائی صاحب زور و زر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیر دست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائینگے اور یہہ خیال فرمائینگے کہ جب ہماری زبردست فرمانروا قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیر دست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤ کشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے - اُن طرق کو ہم اسوقت عرض کرینگے [illegible] دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے۔

مہر دست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بھائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کو وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین۔

وہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم کے جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقاء حکم گاؤکشی کے کہ ہمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہی گو اس کی مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک ان شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہو گا کہ مسلمانون کا اذان کہنا بتون کی عبادت بکرنا او عیسائیونکا

چہ چون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہے یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے۔ جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے - اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا مستحق نہین ہے* - ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گاے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودہ اور گھی - بلکہ اس سے بھی بڑہکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کو مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے -

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آیندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے - اور اس جرم کے بدلے وہ سقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا -

عملی کارروائی یہہ ہو کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی حفاظت کرے -

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت متصور ہے جس مین نہ کسی قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعائت

اسمین موجود ہے ہندا اس سے ہندوٗن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاوٗکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موتوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے ۔

اہل حدیث کا خطاب (’’اہلحدیث‘‘) پُرانا خطاب ہے اور یہہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

[illegible]

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون ’’اہل حدیث قدیم مین یا جدید‘‘ بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ ثابت کر چکے ہین ۔

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی متصور نہین ہے ۔ اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب اب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور اب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے مین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہی‘‘ وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے ۔

اس مدعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہین۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض وخیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہار مذاہب کو مراد نہین ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفون کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہار کے مقابلہ مین ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان و مقلدین کی دل آزردگی ہوگی۔

اس دلیل کی تفصیل مین ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہین۔

فتاوی حمادیہ[1] مین بذیل کتاب حدود اور رد المحتار[2] مطبوعہ مصر کی جلد ۳ مین بصفحہ ۱۹۰ نقل کیا ہے کہ ابو بکر جوزجانی کے عہد مین ابو حنیفہ کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا تو اُسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز مین رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو مین تجھے لڑکی کا نکاح کر دون گا اوس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابو بکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا۔ تا آخر۔

> حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذھبہ فیقراء خلف الامام و یرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلک فاجابہ فزوجہ فقال الشیخ بعد ما سئل عن ھذہ واطرق راسہ النکاح جائز۔
> (فتاوی حمادیہ و رد المحتار ص ۱۹۰ جلد ۳)

اور رد المحتار جلد ۴ بصفحہ ۴۴۲ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح[3] اصول بزودی مین ہو کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قایل ہین کہ جن چیزون کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہو وہ مباح الاصل

> وفی شرح اصول البزودی للعلامۃ الاکمل قال اکثر اصحابنا واکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتہا وحرمتہا قبل ورودہ علی الاباحۃ

وهى الاصل فيها حتى ابيح لمن لم يبلغه الشرع ان ياكل ماشاء واليه اشار محمد فى الاكراه حيث قال اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهى فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهى وهو قول الجبائى وابى هاشم واصحاب الظاهر وقال بعض اصحابنا و بعض اصحاب الشافعى ومعتزلة بغداد انها على الحظر وقالت الاشعرية وعامة اهل الحديث انها على الوقف حتى ان من لم يبلغه الشرع يتوقف ولا يتناول شيئا

(رد المختار جلد ۳ صفحہ ۲۴۷)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت نہ پہنچے سب کچھ کہا لینا مباح ہے - اسی کی طرف امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار دیا ہے اور حرمت اشیار کو نہی شارع کے سبب سے عارضی ٹہرایا ہے یہی جبائی اور ابوہاشم اور ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل مذہب اور امام شافعیؒ کے بعض پیرو اور بغداد کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے۔

ایسا ہی مسلم الثبوت (4) کے متن اور حاشیہ نہیہ (5) اور ملامبین کے حاشیہ مسلم مین تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علمار کا اختلاف بیان کیا اور اس مین مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ وشافعیہ کے مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ ملامبین کی عبارت باترجمہ نقل کیجاتی ہے۔

واما الخلاف المنقول عن اهل السنة ان الاصل فى الاحكام الاباحة اى ليس فى الفعل ثواب ولا فى الترك عقاب كما هو اى الاصل الاباحة مختار اكثر الحنفية والشافعية قال الحاشية منهم العراقيون قالوا واليه اشار محمد فيمن هدد

اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہی جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر حنفیہ وشافعیہ کا مذہب ہی مصنف نے حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل حتى قتل بقوله خفت ان يكون آثما لان اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهى فجعل الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهى كذا فى التقرير انتهى او الاصل الحظر كما ذهب اليه اى الى الحظر غيرهم اى غير اكثر الحنفية والشافعية قال فى الحاشية منهم ابو منصور الماتريدى وصاحب الهداية واكثر اهل الحديث

(حاشيہ مسلم الثبوت)

مین کہا ہے کہ عراقی فقہاء حنفیہ اسی مذہب والون مین ہین وہ کہتے ہین اسی مذہب اباحت کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار نہ کھائے اور شراب نہ پیئے تو مجھے خوف ہے کہ وہ گناہگار ہوگا۔ کیونکہ مردار و شراب تو صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہین، اس قول مین انہون نے اباحت کو اصلی ٹھہرایا ہے اور حرمت کو عارضی۔ یا وہ اصل حکم ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہین۔ ان کی تمثیل مین مصنف نے حاشیہ منہیہ مین کہا ہے کہ از انجملہ امام ابو منصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہین اور اکثر اہلحدیث۔

(۶) اشباہ والنظایر اور (۷) حموی شرح اشباہ والنظایر مطبوعہ کلکتہ مین بصفحہ ۱۰۰ لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث نے لکھا ہے کہ اصل حکم اشیاء کا حرمت ہے ان کی دلیل یہہ ہے کہ ملک غیر مین بلا اذن اسکی تصرف جائز نہین ہے۔

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير اذنه لا يجوز۔

(حموی شرح اشباہ والنظایر صـ۱۰۰)

اور (۸) طحطاوی مطبوعہ مصر کی کتاب الذبایح مین بصفحہ ۱۵۳ لکھا ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) سیدھے راہ پر ہونا کیونکر معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ بھی دعوی کرتے ہین اس کے

فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعى انه عليه قلت ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة هذه الصنعة وعلماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح الاحاديث فی امور رسول الله صلعم واحواله وافعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم باحسان مثل امام البخاری ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل المشرق والمغرب على صحة ما اورده فی كتبهم من امور النبی صلعم واصحابه رضی الله عنهم

جواب مین مین کہونگا کہ یہ بات صرف دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے نہین ہے بلکہ اِس امر کے پرکھنے والون اور اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین کے احوال و افعال و اقوال مین حدیثین جمع کی ہین ۔

(۸) اور ملا علی قاری کی شرح فقہ اکبر مین ہے کہ ازانجملہ ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر ودرست ہے امام حنیفہ رح وسفیان ثوری وامام مالک واوزاعی وشافعی واحمد اور اکثر فقہا

منها ان ايمان المقلد الذی لا دليل معه صحيح قال ابو حنيفة وسفيان الثوری ومالك والاوزاعی والشافعی واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث صح ايمانه ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

اور اہل حدیث کہتے ہین کہ اسکا ایمان صحیح ہے مگر وہ مقلد ترک بدلیل کے ترک کرنیسے گناہگار رہے ۔

اور رد المختار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۹۳ وصفحہ ۳۰۹ فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانون کی خونریزی اور

وذكر فی فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث

مالون کو حلال سمجھتے ہین اور صحابہ کو کافر بتاتے ہین اکثر فقہا اور اہل حدیث کے نزدیک باغیون کے حکم مین ہین ۔ بعض

نمبر پنجم جلد نہم

حکم البغاۃ و ذھب بعض اھل الحدیث الی انھم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم احداً وافق اھل الحدیث علی تکفیرھم وھذا یقتضی نقل اجماع الفقہاء۔

(رد المحتار ص ۲۹۳ و ص ۳۰۹ جلد ۳)

اہلحدیث یہ کہتے ہین کہ وہ مرتد ہین امام ابن المنذر فرماتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ ان اہلحدیث کا اس تکفیر خوارج مین کوئی اور موافق وہم خیال گذرا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کا عدم تکفیر پر اجماع ہے۔

لنا ان القنوت للنازلۃ مستمر لم ینسخ وبہ قال جماعۃ من اھل الحدیث وحملوا علیہ حدیث ابی جعفر عن انس ما زال یقنت حتی فارق الدنیا ای عند النوازل

(فتح القدیر ص ۱۸۸)

اور فتح القدیر[10] جلد اول مطبوعہ لکھنؤ مین بصفحہ ۱۰۸ کہا ہے کہ حوادث کے وقت نمازون مین دعا رقنوت پڑھنا برابر جاری رہا ہے اور منسوخ نہین ہوا۔ اور اسی امر کی ایک جماعت اہلحدیث قائل ہے اور انہون نے حدیث انس کو کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوئے اس قنوت حوادث پر محمول کیا ہے۔

اور بحر الرائق[11] کی جلد اول مین بصفحہ ۲۶۴ کہا ہے کہ شرح نقایہ[12] مین بحوالہ غایۃ[13] بیان کیا ہے کہ اگر مسلمانون پر کوی حادثہ واقع ہو تو امام جہری نمازون مین دعا رقنوت پڑھی اور یہی سفیان ثوری اور امام احمد حنبل کا قول ہی اور اکثر اہلحدیث کا یہہ مذہب ہی کہ حوادث کے وقت سبھی نمازون مین سری ہون خواہ دعا رقنوت مشروع ہے۔

فی شرح النقایہ معزیا الی الغایۃ وان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھر وھو قول الثوری واحمد وقال جمھور اھل الحدیث القنوت عند النوازل مشروع فی الصلوۃ کلھا۔

(بحر الرائق ص ۲۶۴)

اور مستملی[14] کی جلد اوّل مین بصفحہ ۲۰۴ حنفی مذہب مین بجز وتر دعا رقنوت کا مسنون نہونا بیان کرکے کہا ہے کہ جب قنوت کا

او یحمل علی قنوت النوازل کما اختارہ

بعض اهل الحدیث انه علیه الصلوٰة والسلام لم یزل یقنت فی النوازل (مستملی ص۲۲)	ذکر حدیث مین ہے اس سے وہ قنوت مراد ہے جو حوادث کے وقت پڑھا جاتا ہے چنانچہ اہل حدیث کا مذہب ہے -

اور رد المحتار مطبوعہ مصر کی جلد اول مین بصفحہ ۴۵۱ - اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی جلد

وقیل فی الکل قد علمت ان هذا لم یقل به الا الشافعی وعزاه فی البحر الی جمهور اهل الحدیث فکان ینبغی عزوه الیهم لئلا یوهم انه قول فی المذهب - (رد المحتار وطحطاوی)	اول مین بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ یہ جو درمختار مین کہا ہے کہ بقول بعض سبھی نمازون مین (سری ہون خواہ جہری) قنوت پڑھے اس سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول بھی حنفی مذہب مین ہے مگر یہ تو جان چکا ہے

کہ اس مسئلہ کا بجز شافعی کوئی امام قائل نہین - اور بحر الرائق مین اس مسئلہ کو جمہور اہلحدیث کیطرف منسوب کیا ہے اسصورت مین صاحب درمختار کو مناسب تھا کہ اس مسئلہ کو امام شافعی اور اہلحدیث کی طرف منسوب کرتا تا کہ اسکے کلام سے یہ وہم نہو تا کہ یہ حنفی مذہب مین ایک قول ہے -

اور خلاصہ کیدانی (۱۵) مین ہے نماز مین دسوان فعل حرام (حنفی مذہب مین

العاشر الاشاره بالسبابة کاهل الحدیث (خلاصه کیدانی)	انگلی سے اشارہ کرنا ہے جیسے اہل حدیث کرتے ہین -

علامہ تفتازانی کی شرح خلاصہ کیدانی (۱۶) مین ہے رفع یدین اس محل مین جہان

ورفع الیدین فی غیر ما شرع اراد به نفی الرفع بعد الرکوع فی القومة الی الصدر نحو القبلة کما یرفع للدعاء (شرح خلاصہ کیدانی)	شرع کا حکم نہین اس سے رکوع کے بعد قومہ مین رفع یدین کرنے کی جیسا کہ شافعی اور اہلحدیث کرتے ہین نفی کرنا مراد ہے - کیونکہ وہی لوگ قومہ مین سینہ تک قبلہ کی طرف ہاتھ اٹھاتی

ہین جیسے دعار مین اٹھائے جاتے ہین -

ہیہ سوال[۶] کتب مذہب حنفی کی عبارتین ہین جن مین متوفی علما حنفیہ متقدمین ومتاخرین کی اس امر پر شہادتین پائی جاتی ہین کہ ان علمار نے ایک خاص فرقہ کو جو نہ حنفی کہلاتا نہ شافعی اہلحدیث کہاہے اور حنفیہ وشافعیہ وغیرہ اہل مذاہب کے مقابلہ مین اُن کا ذکر کیاہے -

ایسی ہی ہمنے موجودہ علمار حنفیہ ہندوستان وپنجاب کے (جن مین بعض علمار کا حنفی مذہب مین پیشوا ہونا تمام ہندوستان مین مسلم ہے اور بعض علمار کا پنجاب مین شہادتین حاصل کی ہین - ان علمار کے نام نامی ہم تب ظاہر ومشتہر کرینگے جب ان کے فتوے کی نسبت اور علمار حنفیہ کی بلا روے رعایت رائے حاصل کرلین گے - اور اُن کے انصاف و بے تعصبی کا امتحان کرین گے - بالفعل صرف ان کا فتویٰ ذیل مین نقل کرتے ہین -

سوال

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید اور ان کا یہ خطاب فقہار حنفیہ وغیرہ نے اپنی کتابون مین مسلم رکھاہے یا نہین -

جواب

اہلحدیث قدیم ہین جنکے اکابر امام بخاری وامام مسلم وغیرہ ہین - اور یہ خطاب اُن کے لئے ہمارے فقہار مذاہب نے تسلیم کیاہے اور اپنی پرانی کتابون مین انکے حق مین استعمال کیاہے شرح نقایہ - بحر الرائق - طحطاوی - فتح القدیر - اشباہ والنظایر - مستملی وغیرہ مین بذیل مسئلہ قنوت نوازل - اور فتاوی حمادیہ مین بضمن کتاب الحدود - اور طحطاوی مین بذیل کتاب الذبایح - اور حاشیہ منہیہ مسلم مین بضمن مسئلہ حکم قبل بعثت - ورد المختار - وشامی - وصراط مستقیم وغیرہ مین اس گروہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کیاہے"-

ان شہادتون کو پڑھکر یا سنکر موجودہ مسلمانان ہندوستان وپنجاب سے جو غالباً حنفی المذہب

ہین ہرگز ممکن و متوقع نہین ہے کہ وہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے پر دل آزردہ ہون اور اُن کے اس خطاب مین اپنے اہلحدیث نہونے کیطرف اشارہ سمجھین یہہ ہوتا تو وہ اس خطاب کو اپنے لئے مقرر کرتے اور اپنے سوائے کیکو اہلحدیث نہ کہتے خصوصاً بالمقابلہ جسمین وہ اپنے آپ کو فقہاء و حنفی و شافعی کہتے ہین اور اپنے مقابلہ مین ایک فرقہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کرتے ہین۔ اس سے کس وناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکھتا ہو یقیناً سمجھہ مین آسکتا ہے کہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے سے وہ اپنی توہین نہین سمجھتے۔

ایک شہادت اس مقام مین ایسے شخص کی پیش کی جاتی ہے جو نہ حنفی کہلاتا ہے نہ شافعی بلکہ عام مسلمانون مین اسکا مذہبی خطاب کچھہ اَور ہی ہے ولہذا اسکی شہادت عام اہل اسلام پر مؤثر نہین ولیکن چونکہ اسکی رائے گورنمنٹ کی نظر مین وقعت و اعتبار سے دیکھی جاتی اور وہ ایک اسلامی [illegible] سمجھا جاتا ہے لہذا اسکی شہادت اس مقام مین پیش کرنا فایدہ سے خالی نہین۔

وہ آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی ہین جو اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر مین صاف فرماتے ہین کہ اہل حدیث اُس گروہ پرانا کا نام ہے۔ جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے۔

اصل کلام آنرایبل یہہ ہے

"مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشاء صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کی دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اُس کے چار فرقہ قائم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھہ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسی کے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے

تو اونہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین سے کسی ایک فرقہ کی تمام مسلون کو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے اونکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اسی جبری حکم کے باعث سے آزادانہ راے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہراً اُن کی یہ جرات نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اس زمانہ مین اہل حدیث کہلاتے تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسلون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکورۃ الصدر اور زیادہ تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخرکار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا [illegible] رفتہ رفتہ عداوت کرنی لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیئے گئے - غرضکہ سنہ ۱۷۰۱ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی"۔

اس شہادت سے بھی ہمارے دعوی کا جز اول کہ "اس گروہ کا یہ خطاب قدیم ہے" بخوبی ثابت ہے گو اسکا جز ثانی کا کہ اس خطاب سے آزردگی دل آزردگی متصور نہین اسمین صریح ثبوت نہین ہے

بالجملہ اس بیان سے ہماری پہلی دلیل کی کافی تفصیل ہوئی اور یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ اس گروہ کا خطاب اہلحدیث خود ان ہی لوگون کے پرانی اور نئے کتب مذہبی مین تجویز و مسلم ہوچکا ہے جنکی دل آزردگی کا اندیشہ و خطرہ ناواقفون کے خیال مین گذرتا ہے - اور در حقیقت یہ خطاب ان کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا اگر وہ اپنے کتب و مذہب کے پابند رہین اور اپنے مقتداؤن کو عزت و تسلیم کی نگاہون سے دیکھین -

دوسری دلیل

اہلحدیث کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا اس غرض و مراد سے نہین کہ حدیث نبوی سے خاصکر ان ہی لوگون کو تعلق ہے - دوسرے اسلامی گروہ حنفی شافعی وغیرہ حدیث کی سروکار نہین رکھتے (جس سے ان گروہون کی دل آزردگی متصور ہو) بلکہ ان کا اہلحدیث کہلانا اس نیت و مراد سے ہے کہ وہ زیادہ تر نقل و روایت حدیث سے مشغول رہتے ہین - اور استنباط مسایل خفیہ کیطرف توجہ کم رکھتے ہین - اور تخریج اقوال ایمہ مذاہب سے کام نہین رکھتے اور بلا واسطہ ایمہ مجتہدین ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور کسی مذہب حنفی شافعی کیطرف منسوب ہونے کو ضروری نہین جانتے - جیسا کہ دوسری اسلامی فرقہ جو فقہا ریا اہل الرائے کہلاتے ہین زیادہ تر استنباط و تخریج سے مشغول رہتے ہین اور نقل و روایت حدیث کیطرف کم توجہ رکھتے ہین اور حدیث پر بواسطہ مجتہدین عمل کرتے ہین اور مجتہدین کے اقوال سے تخریج مسایل کرتے ہین اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجتہدین کیطرف منسوب کرکے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے اور ان ہی القاب کو اپنا مذہبی خطاب ٹہراتے ہین - بجائے ان خطابات کے وہ اہلحدیث کہلانا نہین چاہتے اور نہ کہلاتے ہین -

اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم ایسے شخص کی شہادت پیش کرتے ہین جسکو ہندوستان کے سبھی اہل مذاہب سنیہ کیا اہلحدیث اور کیا حنفیہ وغیرہ اپنا مقتدا پیشوا سمجھتے ہین اور ان کی تحقیق و کلام کو مستند خیال کرتے ہین - وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث و فقیہ دہلوی ہین - جو حنفی خاندان مین ہوئے - اور فقہ و حدیث دونون مین اعلے رتبہ کمال کو پہنچے - اور اسی وجہ سے اہلحدیث و اہل فقہ دونو گروہ مین وہ امام تسلیم کیئے گئے ہین -

اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۶۵ سے صفحہ ۱۷۵ تک ایسی تقریر

کی ہے جو ہمارے بیان کے نفظ بلفظ مصدق ہے بلکہ سچ پوچھو تو ہمارا کلام اسی بیان سے مستفاد ہے۔

ہم اس کلام کو اپنے ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبرون (۸-۹-۱۰) مین تمام نقل کر چکے ہین۔ اس مقام مین اپنی عادت عدم تکرار کے موافق اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین جن شائقین کو ملاحظہ تمام کلام کا شوق ہو وہ حجۃ اللہ البالغہ ملاحظہ کرین وہ میسر نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبرہ ۸ و ۹ و ۱۰ جلد ا طلب فرما کر ملاحظہ فرمائین۔ **جناب** ممدوح بصفحہ ۱۵۲ کتاب مذکور فرماتے ہین۔ اہل حدیث و اصحاب الرای مین

باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائے اعلم انہ کان من العلماء فی عصر سعید بن المسیب و ابراہیم والزہری وفی عصر مالک وسفیان و بعد ذلک قوم یکرہون الخوض بالرائے ویہابون الفتیا والاستنباط الا لضرورۃ لایجدون منہا بدًّا وکان اکبر ہمہم روایۃ حدیث رسول اللّٰہ صلعم × × × × فوقع شیوع تدوین الحدیث والاثر فی بلدان الاسلام وکتابۃ الصحف والنسخ من حاجتہم لموقع عظیم فطاف من ادرک من عظائم ذلک الزمان بلاد الحجاز والشام والعراق والمصر والیمن والخراسان و

فرق کا بیان۔ جو علماء سعید بن مسیب و زہری و مالک وسفیان وغیرہ کے ہم عصر [illegible] بلا ضرورت شدید قیاس و استنباط و فتوی کو پسند نہ رکھتے تھے۔ انکا خیال بہت اسطرف رہتا کہ جب کوئی ان سے سوال کرتا اسکے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے + + + پہر احادیث کی تصنیف و تالیف شروع ہوئی اور حدیث کی کتابت جاری ہوئی اور اکثر علماء ملک حجاز۔ شام عراق۔ مصر۔ یمن کے شہرون مین پہنچے اور کتب احادیث بہم پہنچا کر تالیف کرنے لگے پس انکی کوشش و اہتمام سے اسقدر حدیثین جمع ہوئین جو پہلے نہ تہین اور حدیث کی اسنادون مین اسقدر کثرت

وجمعوا الكتب وتتبعوا النسخ واجتمع
باهتمام اولئك من الحديث والآثار
مالم يجتمع لاحد قبلهم وتيسر لهم مالم
يتيسر لاحد قبلهم وخلص اليهم من
طرق الحديث شئ كثير حتى كان يكثر
من الاحاديث عندهم مائة طريق
فما فوقها وظهر عليهم احاديث صحيحة
كثيرة لم تظهر على اهل الفتوى من
قبل ... [illegible] وكان رؤس ۱۵۴
هؤلاء عبد الرحمن بن مهدي ويحيي
بن سعيد القطان ويزيد بن هارون
وعبد الرزاق وابو بكر بن ابي شيبة
ومسدد وهناد واحمد بن حنبل و
اسحاق بن راهويه والفضل بن
دكين وعلى بن المديني واقرانهم
وهذه الطبقة هي الطراز الاول من
طبقات المحدثين فرجع المحققون
منهم بعد احكام فن الرواية ومعرفة
مراتب الاحاديث الى الفقه فلم يكن
عندهم من الرائ ان يجمع على تقليد
رجل من مضى مع ما يرون من الاحاديث

ہوئی کہ ایک ایک حدیث سو سو سند سے بہم
پہنچنے لگی اور حدیث کا موقع کہ وہ شاذ ہے
یا مشہور انکو معلوم ہوا اور ان کو بہت سی
ایسی حدیثین صحیح معلوم ہوئین جو پہلے اہل
فتویٰ پر مخفی تہین × × × اس
طبقہ کے سردار یہ لوگ تھے عبد الرحمن بن
مہدی - یحیی ابن سعید - یزید بن ہارون
عبد الرزاق - ابوبکر بن ابی شیبہ -
مسدد - ہناد - احمد بن حنبل - اسحاق بن
راہویہ - فضل بن دکین - علی بن مدینی
وغیرہ - یہ طبقہ محدثین کے طبقات سے
اوّل نشان تھے - اس طبقہ کے محقق لوگ
فن روایت کو مضبوط کرنے اور مراتب
حدیث پہنچانے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ
ہوئے ان کے نزدیک فقہ اسکا نام نہ تھا
کہ کسی ایک شخص کی تقلید کیجاوے باوجودیکہ
مذاہب متقدمین سے ہر مذہب مین احادیث
و آثار متناقضہ نظر آ رہے ہین - پس وہ
کتاب اللہ و سنت رسول و آثار صحابہ و
اقوال تابعین و مجتہدین کے بحسب قواعد
ذیل تفحص کرنے لگے -

والاثار المتناقضة فی کل مذھب
من تلک المذاھب فاخذ وایتتبعون
احادیث النبی صلعم واثار الصحابة
والتابعین والمجتھدین علی قواعد
حکموھا فی نفوسھم وانا ابینھا لک فی
کلمات یسیرة کان عندھم انه اذا
وجد فی المسئلة قران ناطق فلا یجوز
التحول منه الی غیرہ واذا کان القران
محتملاً لوجوہ فالسنة قاضیة علیه
فان لم یجدوا فی کتاب الله اخذوا
سنة رسول الله صلعم سواء کان
مستفیضاً دایرا بین الفقھاء او
یکون مختصا باھل بلد او اھل بیت
او بطریق خاصة وسواء عمل به الصحابة
والفقھاء اولم یعملوا به ومتی کان
فی المسئلة حدیث فلا یتبع فیھا خلاف
اثر من الاثار ولا اجتھاد احد من
المجتھدین واذا افرغوا جھدھم فی
تتبع الاحادیث ولم یجدوا فی المسئلة
حدیثاً اخذوا باقوال جماعة من
الصحابة والتابعین ولا یتقیدون

(۱) ان کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسئلہ مین
قران ناطق پاتے تو پھر کسی کی طرف توجہ
نہ کرتے - اور اگر قران کئی معانی کا محتمل
ہوتا تو قران کا فیصلہ حدیث سے کرتے -
(۲) جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ پاتے تو وہ حکم
سنت (یعنی حدیث) سے لیتے خواہ وہ حدیث فقہا مین مشہور
ہوتی خواہ کسی شہر یا لوگون سے مخصوص ہوتی -
کسی صحابی یا تابعین کے نزدیک معمول بہ
ہوتی خواہ نہ ہوتی جب وہ کسی مسئلہ مین
حدیث پاتے تو پھر اثر صحابی و اجتہاد مجتہد
(جو اسکے خلاف ہوتا) کے پیچھے نہ جاتے
(۳) اور جب باوجود بہت تلاش و نہایت
کوشش کے کوئی حدیث نہ پاتے تو جماعت
صحابہ و تابعین کے اقوال کو لیتے بلا خصوصیت
اسکے کہ وہ کسی قوم یا شہر یا گھر کے لوگ ہون
جیسا کہ ان سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے -
پس جس امر پر اکثر خلفا و فقہاء کے اقوال
متفق ہوتے اسپر اعتماد کرتے اگر کسی امر
مین علماء کا اختلاف پاتے تو ان مین سے
جو بڑا عالم یا متقی یا بہت ضابط ہوتا اسکے
قول کو اعتبار کرتے - اور جس مسئلہ مین

یقوم دون قوم ولا بلد دون بلد

کما کان یفعل من قبلہم فان اتفق جمہور

الخلفاء والفقہاء علی شئی فہو المقنع

وان اختلفوا اخذ وا بحدیث اعلمہم

واورعہم ورعاً واکثر ضبطاً اوما اشتہر

عنہم فان وجد وا شیئاً یستوی فیہ

قولان فہی مسئلۃ ذات قولین فان

عجز واعن ذلک ایضاً تاملوا فی عمومات

الکتاب والسنۃ وایماءاتہما واقتضاءاتہما

[illegible]

اذ کانا متقاربین بادی الرائے

لایعتمد ون فی ذلک علی قواعد من

الاصول ولکن علی ما یخلص الی الفہم

ویثلج بہ الصدر کما انہ لیس میزان

التواتر عدد الرواۃ ولا حالہم ولکن

الیقین الذی یعقبہ فی قلوب الناس

کما نبہنا علی ذلک فی بیان حال الصحابۃ

وکانت ہذہ الاصول مستخرجۃ

عن صنیع الاوایل وتصریحاتہم ۔

(۱۵۵) وکان ترتیب الفقہ علی ہذا الوجہ

یتوقف علی جمع شئی کثیر من الاحادیث

دو قول مساوی پاتے اسکو دو طرح کا

مسئلہ قرار دیتے ۔

(۴) اور اگر ایسا مسئلہ بھی نہ پاتے تو کتاب

و سُنّت کے عموم و اشارہ و اقتضاء وغیرہ

مین تامل کرتے پس جو نص سے سمجھہ مین

آتا اس کی نظیر کو اسپر محمول کرتے اگر دو نو

کو بادی الرائے مین باہم ملتا جلتا دیکھتی

اسباب مین وہ قواعد اصولی پر بہروسہ

نکرتے بلکہ اپنی سمجھہ اور دل کے اطمینان

پر [illegible] تواتر مین مدار صدق

و اعتبار راویون کی کثرت اور عدالت

نہین بلکہ طمانیت و یقین قلب ہے جیسا کہ

ہم نے تفصیل حال صحابہ کے ضمن مین

بیان کیا ہے اور اس طور پر فقہ بنانا بہت

سی جمعیت احادیث و آثار پر موقوف ہے

یہان تک کہ امام احمد حنبلؒ سے کسی نے

پوچھا کہ فتویٰ دینی کے لئے انسان کو

ایک لاکھ حدیث کافی ہے ؟ آپ نے

فرمایا نہین ہے آخر کہا گیا کہ پانچ لاکھ حدیث

کافی ہے ۔ آپ بولے ہان امید کرتا ہون

ایسا ہی کتاب غایۃ المنتہی مین بیان کیا ہی

والآثار حتی سُئل احمد یکفی للرجل مایة
الف حدیث حتی یفتی قال لا حتی قیل
خمس مایة الف قال ارجو کذا فی غایة
المنتہی ومراده الافتاء علی هذا الاصل
ثم انشأ الله تعالی قرناً آخر فرأوا اصحابهم
قد کفوا مؤنة جمع الاحادیث وتمهید
الفقه علی اصولهم فتفرغوا الفنون
اخری کتمیز الحدیث الصحیح المجمع علیه
بین کبراء اهل الحدیث کیزید بن
هارون ویحیی بن سعید القطان واحمد
واسحاق واضرابهم وکجمع احادیث
الفقه التی بنی علیها فقهاء الامصار
وعلماء البلدان مذاهبهم وکالحکم علی
کل حدیث بما یستحقه وکالشاذة والفاذة
من الاحادیث التی لم یرووها او طرقها
التی لم یخرجوا من جهتها الاوائل مما فیه
اتصال او علو سند او روایة فقیه عن
فقیه او حافظ عن حافظ ونحو ذلک
من المطالب العلمیه - وهولاء هم
البخاری ومسلم وابو داؤد وعبد بن
حمید والدارمی وابن ماجة وابو یعلی

اس سے آپکی مراد ان اصول وقواعد کے
موافق فتویٰ دینا ہے جنکا بیان اوپر ہو چکا
ہے -

انکے بعد خدا تعالیٰ نے اور (محدث)
لوگوں کو پیدا کیا - اونہوں نے دیکھا کہ
ہم سے پہلے محدثوں نے حدیث کو جمع کر دیا
ہے اور قواعد اہل حدیث کے موافق فقہ
کی بنا ربھی قایم کر دی ہے تو انہوں نے
اور علوم حدیث کے لئے فارغ ہو کر اہتمام
کیا جیسے حدیث صحیح کو جبیر اکابر اہلحدیث
(امثال یزید بن ہارون ویحیی بن سعید
واحمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ) کا
اتفاق ہو غیر سے علیحدہ وممیز کرنا اور ان
احکامی وفقہی احادیث کو جنپر مجتہدین
وفقہا ربلاد نے اپنے مذہب کی بنا قائم
کی ہے اکٹھا کرنا اور ہر ایک حدیث پر اسکی
موافق حکم لگانا اور شاذ ونادر حدیثوں کو
جنکو پہلوں نے روایت نہیں کیا یا انکی
خاص اسنادوں سے تعرض نہیں کیا - اور
ان میں اتصال یا علو اسناد یا فقیہ کی فقیہ
سے یا حافظ الحدیث کے حافظ الحدیث سے

والترمذی والنسائی والدارقطنی الحاکم
والبیہقی والخطیب والدیلمی وابن عبدالبر
وامثالہم وکان اوسعہم علماً عندی
وانفعہم تصنیفاً واشہرہم ذکراً رجال
اربعة متقاربون فی العصر اولہم
ابوعبداللہ البخاری وثانیہم مسلم
النیشاپوری وثالثہم ابوداؤد
السجستانی ورابعہم ابوعیسی الترمذی
وکان بازاء ہؤلاء فی
عصر مالک وسفیان وبعدہم قوم لایکرہون
المسائل ولایہابون الفتیا ویقولون
علی الفقہ بناء الدین فلابد من
اشاعتہ ویہابون روایة حدیث
رسول صلعم والرفع الیہ حتی قال الشعبی
علی من دون النبی صلعم احب الینا
فان کان فیہ زیادة او نقصان کان
علی من دون النبی صلعم وقال ابراہیم
اقول قال عبداللہ وقال علقمة احب
الینا۔ وکان ابن مسعود اذا حدث
عن رسول اللہ صلعم تربد وجہہ و
قال ہکذا او نحو ہکذا او نحوہ۔

روایت پائی جاتی ہے یا ایسے ہی اور علمی
مطالب انکو بیان کرنا۔ وہ لوگ یہ آئمہ
ہین امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ عبد
بن حمید۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ ابویعلی
ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی۔ حاکم بیہقی
خطیب (بغدادی) دیلمی ابن عبدالبر
اوران کے امثال واقران ان سب مین
سے ہمارے خیال بڑے وسیع العلم اور
تصنیف سے خلائق کو نفع رسان اور مشہور
چار شخص ہین جو باہم قریب زمانہ تھے۔
اول ابوعبد بخاری دوم امام مسلم نیشاپوری
تیسرے امام ابوداؤد السجستانی۔ چوتھے
امام ابوعیسی ترمذی۔
ان لوگون کے مقابلہ مین امام مالک اور
سفیان کے زمانہ مین اور ان کے پیچھے ایسے
لوگ بھی ہوئے (جو استنباط واجتہادی)
مسایل بتانے اور فتوی دینے سے نہ ڈرتے
اور یہ خیال کرتے کہ دین کی بنا فقہ (و اجتہاد)
پر ہے اسکی اشاعت ضرور چاہیے اور آنحضرت
سے حدیث کرنے سے ڈرتے شعبی کا قول
ہے کہ آنحضرت سے ورے کسی اور کا قول

× × × فوقع تدوين الحديث والفقه
والمسائل من حاجتهم بموقع من وجه آخر
وذلك انه لم يكن عندهم من الاحاديث
والاثار ما يقدرون به على استنباط
الفقه على الاصول التى اختارها اهل
الحديث ولم تنشرح صدورهم للنظر فى اقوال
علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا
انفسهم فى ذلك وكانوا اعتقدوا فى ائمتهم
انهم فى درجة العليا من التحقيق وكان قلوبهم اميل شئ
الى اصحابهم × × × × فمهدوا الفقه
على قاعدة التخريج وذلك ان يحفظ كل احد
كتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال
القوم واصحهم نظرا فى الترجيح فيتامل فى
كل مسئلة وجه الحكم فكلما سئل عن شئ
او احتاج الى شئ رائ فيما يحفظ من تصريحات
اصحابه فان وجد الجواب فبها والا
نظر الى عموم كلامهم فاجراه على هذه
الصورة او اشارة ضمنية لكلام فاستنبط
منها وربما كان لبعض الكلام ايماء و
اقتضاء يفهم المقصود وربما كان
للمسئلة المصرح بها نظير يحمل عليها وربما

بیان کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ اسمین کمی بیشی
بھی ہوجائے تو اسی (وہ) لے اشخص پر
ہوگی نہ رسول اللہ پر ابراہیم کا قول ہے کہ مین
جواب مسائل مین صرف یہ کہدون کہ عبداللہ
نے یون کہا ہے تو مجھے بہت پسند ہے -
اور ابن مسعود جب حدیث آنحضرت سے روایت
کرتے آپکا چہرہ (کمی بیشی ہوجانے کے خوف
سے) متغیر ہوجاتا اور یہ کہتے کہ آنحضرت نے
ایسا فرمایا ہے یا مثل اسکی اور کچھ ×
× سو پس حدیث اور فقہ اور مسائل کی
تصنیف انکی حاجت سے [illegible] لق اور طور سے
ہوئے جسکا بیان یہ ہے کہ ان کے پاس احادیث
و آثار تو اسقدر نہ تھے جس سے وہ اہل حدیث
کے اصول پر استنباط مسائل فقہ کرسکتے اور
علماء کے اقوال مین نظر اور بحث کرنا انہون نے
پسند نہ کیا اس امر مین وہ اپنی نسبت بدگمان
رہے اور اپنے آپکو اس امر کے لائق نہ سمجھی اور اپنی
ائمہ کے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ بڑی
عالی رتبہ تحقیق پر تھے - اور ان کے دل
ان کی طرف بہت مائل تھے - × × × ×
انہون نے اس قاعدہ تخریج (بات سے بات نکالنی)

نظروا فی علة الحکم المصرح به بالتخریج
او بالسبر والحذف فادار واحکمه علی
غیر المصرح به وربما کان له کلامان
لو اجتمعا علی ھیئة القیاس الاقترانی
او الشرطی انتجا جواب المسئلة وربما
کان فی کلامھم ما ھو معلوم بالمثال
والقسمة غیر معلوم بالحد الجامع
المانع فیرجعون الی اھل اللسان و
یتکلفون فی تحصیل ذاتیاته وترتیب
[illegible]
مشکله وربما کان کلامھم محتملا لوجھین
فینظرون فی ترجیح احد المحتملین وربما
یکون تقریب الدلایل خفیاً فیبینون
ذلك وربما استدل بعض المخرجین
من فعل ائمتھم وسکوتھم ونحو ذلك
فھذا ھو التخریج ویقال له القول المخرج
لفلان کذا ویقال علی مذھب فلان
او علی اصل فلان او علی قول فلان
جواب المسئلة کذا وکذا ویقال لھؤلاء
المجتھدون فی مذھب وعنی ھذه
الاجتھاد علی ھذه الاصل من قال من

پر فقہ کی پٹڑی جمائی تخریج کی صورت یہہ ہے کہ
کسی ایسے شخص کی جو اقوال مذاہب ائمہ سے خوب
واقف ہو کتاب کو یاد کر لیا اور ہر مسئلہ مین حکم کیوجہ کو
سوچ رکھا پس جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اگر
اس کتاب مین ائمہ کا صریح قول پایا تو اسکو جواب
مین پڑھ سنایا نہین تو کسی قول کے عموم کو
دیکھا اسمین وہ مسئلہ داخل سمجھا تو اسپر وہ حکم
جاری کیا اور اگر اس قول مین کوئی اشارہ پایا
تو اس سے مسئلہ نکال لیا اور بعض اقوال مین کچھہ
اقتضا [illegible] بھی پائی جاتی ہے جس سے
مطلب کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے اور بعض مسایل
کی نظیر ملجاتی ہے جسپر وہ مسئلہ محمول ہو سکتا ہی
اور کبھی علماء ائمہ کے کسی صریح حکم سے علت
نکالتے ہین اور اسپر اسکی نظیر کو قیاس کرتے ہین
اور بعضے اماموں کے ایسے دو قول پائے جاتی
ہین جنکو بطور قیاس اقترانی یا شرطی ملانے سے
جواب مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مجتہد کی
کلام مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جو بطور مثال
معلوم ہوتی ہین انکی پوری حقیقت و تعریف
مذکور نہین ہوتی۔ پس اس مجتہد کے پیرو
علماء ان باتون کے جاننے مین محاورہ اہل

حفظ المبسوط کان مجتهدا ای وان لم
یکن له علم بروایة اصلا ولا بحدیث
واحد فوقع التخریج فی کل مذهب وکثر
(حجة الله البالغه ص۱۰۰ وغیره)

زبان کی طرف رجوع کرکے اپنی طرف سے بتکلف
انکی حدین و تعریفین مقرر کرتے ہین اور ان
مثالون کو قواعد کلیہ بنادیتے ہین اور کبھی
ان کے اقوال دو معنے کے محتمل ہوتے ہین تو

وہ ایک معنے کو ترجیح دیتے ہین کبھی انکے دلایل کا بیان وسیاق خفی ہوتا ہے تو وہ اسکو واضح کردیتے
ہین اور بعض اوقات تخریج کرنے والے اپنے امامون کے فعل و سکوت سے کوئی بات نکال لیتے
وعلیٰ ہذا القیاس ۔ تخریج اسی فعل کا نام ہے اور اس بات کو جو نکالی جاتی ہے قول مخرج (نکالی
ہوئی بات) کہا جاتا ہے اور اسکو یون بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بات فلانے مجتہد کے مذہب یا
قول یا اصول سے نکالی ہوئی ہے اور ان لوگون کو جو ایسی بات نکالتے ہین مجتہد فی المذہب* کہا
جاتا ہے اسی طور پر اجتہاد کرنا اس شخص [illegible] ہے کہ جسنے کتاب مبسوط
یاد کرلی وہ مجتہد ہے ۔ یعنی اگرچہ اس کو ایک روایت یا حدیث کا علم بھی نہو ۔ اس طور سے تخریج
سب مذاہب مین ہوچکی ہے"۔

اور جناب ممدوح اس کتاب مین بصفحہ ۱۶۶ فرماتے ہین کہ منجملہ ان مسایل کے جنمین

ومنها (ای من مسائل ضلت فی بوادیها
الافهام وزلت الاقدام وطغت الاقلام)
انی وجدت بعضهم یزعمون ان هنالک
فرقتین لا ثالث لهما اهل الظاهر واهل
الرای وان کل من قاس واستنبط فهو
من اهل الرای کلا والله بل لیس المراد بالرای
نفس الفهم والعقل فان ذلک لاینفک من
احد من العلماء ولا الرای الذی لا یعتمد

فہم چوک گئی اور قدم پھسل گئے اور قلم تیز گئی
ہین ایک یہ مسئلہ ہے کہ مینے بعض علما کو اس خیال پر
پایا ہے کہ اہل سنت کے یہان دو ہی فرقے ہین
اہل ظاہر اور اہل الرائے تیسرا کوئی فرقہ نہین)
اور جنے قیاس یا استنباط مسایل کیا وہ اہل الرای
ہوگیا ۔ اور درحقیقت بخدا ایسا ہرگز نہین ہے
اور رائے سے صرف سمجھہ اور عقل مراد نہین
اس سے تو کوئی بھی عالم خالی نہین اور نہ وہ رائے

* یہہ بھی ایک اصطلاح ہی اور جو ابن کمال پاشا نے مجتہدین کو سات طبقہ ٹھہرای ہین اور از انجملہ مجتہد فی المذاہب کو دوسری طبقہ مین
شمار کیا ہے وہ خاص اسکی اصطلاح ہے جسمین کوئی اسکا پیشوا نہین ہی ۔ دیکھو ضمیمہ نمبر ۱۰ جلد ۱

علی سنتہٍ اصلاً فانہ لاینتحلہ مسلم البتہ ولا القدرۃ علی الاستنباط والقیاس فان احمد و اسحق بل الشافعی ایضاً لیسوا من اھل الرائی بالاتفاق و ھم یستنبطون ویقیسون بل المراد من اھل الرائی قوم توجھوا بعد المسائل المجمع علیھا بین المسلمین او بین جمھور ھم الی التخریج علی اصل رجل من المتقدمین فکان اکثر امرھم حمل النظیر علی النظیر والرد الی اصل من الاصول دون تتبع الاحادیث والآثار والظاھری من لایقول بالقیاس ولا بآثار الصحابۃ والتابعین کداؤد وابن حزم وبینھما المحققون من اھل السنۃ کاحمد و اسحٰق - (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۶)

مراد ہے جو حدیث کی طرف مستند ہو ایسی رائے کو تو کوئی بھی مسلمان نہین لے سکتا اور نہ استنباط و مسایل اور قیاس پر قادر ہونے کا نام رائے ہے - یہہ رائے تو امام احمد و اسحاق مین بھی پائی جاتی ہے جنکو بالاتفاق اہل الرای نہین کہا جاتا - بلکہ اہل الراے سے وہ لوگ مراد ہین جو اتفاقی مسایل کے بعد متقدمین و متاخرین سے کسی ایک امام کے اقوال سے تخریج مسایل کیطرف متوجہ ہوئے انکا کام غالباً یہہ تھا کہ نظیر کا حکم اسکی نظیر سے نکالین اور انکو اصول کی طرف رجوع کرین نہ یہ کہ احادیث وآثار کی تلاش مین لگین اور ظاہری سے وہ شخص مراد ہے جو نہ قیاس کا قائل ہو نہ آثار صحابہ و تابعین کا قائل ہو جیسے داؤد اور ابن حزم تھے ان دونون فرقون اہل سنت کے مابین

تیسرا فریق محققین اہل سنت کا ہے جیسے امام احمد و اسحاق تھے (جو احادیث و آثار سے بھی تمسک کرتے اور قیاس و استنباط کے بھی قائل تھے“۔

اس بیان سے ہماری دوسری دلیل کی بھی پوری تائید و تفصیل ہوئی - اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل حدیث کا ” اہلحدیث “ کہلانا اور دوسرے لوگون کو اہل الرائے کہنا اس معنے و مراد سے نہین جس سے دوسرے لوگون کا حدیث سے بے تعلق ہونا اور رائے محض غیر مستند بحدیث پر چلنا مفہوم ہو اور اس سے ان

لوگون کی دل آزردگی متصور ہو - بلکہ اس معنی و مراد سے ہے جسکو دوسرے لوگ بخوشی تسلیم کرتے ہین اور ان ہی معنے کی نظر سے وہ اصحاب ظواہر کو اہلحدیث کہتے ہین اور خود بڑی فخر کے ساتھ اصحاب الرائے کہلاتے ہین -

ہماری دلیل دوم اور اسکی مویدات کو ہماری غائبانہ دوست اڈیٹر سراج الاخبار جہلم غور سے ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس سوء ظنی سے جو سراج الاخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء مین ظاہر کر چکے ہین دور فرماوین اپنے منصب ریفارمیشن کو پیش نظر رکھکر دشمنون کو دوست بنائین دوستون کو دشمن نہ بنائین ولنعم ما قیل

شنیدم کہ مردان راہ خدا — دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام — کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

تیسری دلیل

نام مین اگر وہ بامعنی ہو یہ دعوی کسیکو نہین ہوتا کہ اسکے معنے مسمے کے سوائے کسی دوسری مین پائے نہین جاتے اور اسپر اس معنی کا اطلاق صحیح نہین اسمین صرف یہ دعوے ہوتا ہے کہ اس معنی کو اس شخص سے جسکا نام مقرر کیا گیا ہے تعلق ہے گو دوسری سے بھی اسکا تعلق ہو -

مثلاً کوئی اسلامی سوسائیٹی اپنا نام محمڈن الیوسی ایشن مقرر کرے تو اس کا دعوی و مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائیٹی کو محمدی مذہب سے تعلق ہے یہ دعوی و مقصود ہرگز نہین ہوتا کہ اہل اسلام کی دوسری سوسائٹیان جو اس شہر یا ملک مین قائم ہین انکو محمدی مذہب سے تعلق نہین ہے -

ہمارے شہر لاہور مین اسوقت تین اسلامی سوسائٹیان قائم ہین - انجمن اسلامی - انجمن ہمدردی اسلامی - انجمن حمایت اسلام - اوّل کا اپنے نام مین یہ دعوے نہین کہ دوسری

انجمنین اسلامی نہین - دوسری کا یہ دعوی نہین کہ باقی مین ہمدردی نہین - تیسری کا یہ دعوی نہین کہ دوسری دو مین حمایت اسلام نہین - ایسا ہی باقی بامعنے اسما کو سمجہنا چاہیئے ◆

یہی وجہ ہے کہ نام اور وجہ تسمیہ کا تعریف کی مثل جامع و مانع ہونا ضروری نہین سمجہا جاتا اور کسی نام کی نسبت اگر وہ بامعنے ہو کوئی یہ دعوے نہین کرتا کہ جس چیز مین اس نام کے معنے پائے جاوین اسپر اس نام کا اطلاق ضروری ہے اور جس فرد مین وہ معنی پائے نہ جاوین اسپر اس نام کا اطلاق جائز نہین ہے -

بنا بر علیہ خطاب "اہلحدیث" کا قدیم ہونا اور خود کتب حنفیہ و شافعیہ مین بحق اہلحدیث مستعمل ہونا (جو دلیل اوّل مین بیان ہوا ہے) تسلیم نہ بھی کیا جاوے اور اس فرق اور وجہ تسمیہ اہلحدیث کو [illegible] دلیل دوم مین [illegible] ہے نہ صحیح سمجہا جاوے تب بھی یہ نام و خطاب دوسرے فرقون کے اہلحدیث نہونے کی طرف مشعر اور ان کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا - اس نام و خطاب کا مفہوم و مفاد صرف یہی ہوتا ہے کہ اس فرقہ کو حدیث سے کوئی تعلق ہے گو وہ تعلق دوسرے فرقون کو بھی ہو - ان دلائل ثلاثہ سے ہمارے دعوی کا کہ "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا - ہر ایک جز بخوبی ثابت ہوا - پہلی اور دوسری دلیل سے دونون جز - اور تیسری دلیل سے جز دوم - **اب ہم اپنے ناظرین** (خصوصاً اپنے علاقی بہائی سنیہ حنفیہ سے) **انصاف** کے طالب و منتظر ہین اور امید رکھتے ہین کہ وہ اہل اسلام کی حالت ضعف و تفرقہ پر رحم فرماکر اور تنازعات جزئیہ سے جو فریقین کے نادان و ناعاقبت اندیش وکیلون کی جانب سے برپا ہو رہے ہین نظر اوٹہاکر ہمارے دعوی اور اسکے دلایل ثلاثہ سے اتفاق رائے کرینگے - اور اس اتفاق سے اس باب منازعت کو بند کرائینگے ◆

اِس مضمون کی تحریر اور گروہ عاملین کے لئے خطاب اہلحدیث کی تجویز سے ہمارا مقصود صرف باہمی اتحاد و امن قایم کرنا ہے اور تنابز بالالقاب کو (کہ ایک فریق دوسرے کو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہتا ہے - اور وہ دوسرا اسکو لہابی و بدعتی) دور کرنا - اگر ہمارے علاتی بہائی حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا رنے گروہ عاملین بالحدیث کے لئے خطاب اہلحدیث پسند کرلیا جیسا کہ ان کے اکابر آئمہ مذاہب نے تسلیم و تجویز کیا ہوا ہے تو جانب ثانی سے بھی انکا لقب سنی حنفی یا شافعی جسکو وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنا لقب ٹہراتے ہین بخوشی تسلیم کرایا جائے گا - پھر نہ کوئی کسیکو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہے گا نہ کوئی کسیکو لہابی و بدعتی - چنانچہ اسوقت فریقین ایک دوسرے کو ان ہی مکروہ و ناجائز القاب سے یاد کرتے ہین - اور فریقین مین امن و اتحاد قایم ہوگا اور ہر ایک فریق دوسرے کو اپنا بہائی سمجھے گا - اور ایک کا دوسرے کے مذہب سے بے جا مقابلہ موقوف ہوگا - [illegible] پیرایہ مین ہے گا جیسا کہ سلف صالحین مین تھا -

اس رفع نزاع اور وقوع اتفاق کا جو نتیجہ ظاہر ہوگا وہ مخفی نہین ہے - خصوصاً ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ اہل اسلام دین و دنیا مین تحتانی درجہ انحطاط کو پہنچ گئے ہین - اور باہمی تنازعات کے سبب ان کے جان و مال تباہ ہو رہے ہین ایسی باہمی تنازعات اور ان کے انحطاط کا نتیجہ ہے کہ وہ اس وقت دوسری اقوام کی نظرون مین ذلیل و خوار ہین اور بہت سی تکالیف کے زیر بار -

مسلمانون مین باہمی اتحاد ہوتا اور اس اتفاق کے ذریعہ سے انکی دین و دنیا کو عروج ہوتا تو کیا ممکن تھا ؟ کہ وہ ہندؤن کے ہاتھون سے جوتیان کہاوین ماریں جاوین اپنی جورو بیٹیون کی بے حرمتی کرائین پھر وہی عدالتون سے مجرم قرار پاکر جیل خانہ کو بھرپور کرین - چنانچہ آج کل پنجاب و ہندوستان کے متعدد

شہرون (ہوشیارپور - لودہانہ - انبالہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین ہورہا ہے ؛

یہ سبہی اسی باہمی تنازع بے جا کا نتیجہ ہے جس سے بانی اسلام نے قرآن کی اُس آیۂ

ولاتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم (انفال رکوع ۶)

مین جس مین ارشاد ہے کہ تم آپسمین نہ جہگڑو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری باد (عزت) جاتی رہیگی - اس کی پیشین گوئی کی ہے - اب بہی اہل اسلام اپنا آپ سنبہالین اور پچہلے تنازعات بیجا پر خاک ڈالین اور فروعات جزئیہ سے نظر اوٹھا کر اصل اصول اسلام کی نظر سے باہمی اتحاد پیدا کرین تو پھر ان کو وہی جمعیت وہی شوکت وہی عزت وہی ثروت حاصل ہوسکتی ہے - جو کسی زمانہ مین مسلم تھی -

ان ... ہمارے ... مین غور وانصاف سے سوچین تو ممکن نہین ہے کہ ہمارے اس مضمون مین اور اسی قسم کے دوسری مضامین صلح آمیز مین نزاع کرین - اور ان کی تائید وتصدیق مین ایک آن بہی توقف کرین - گو اسمین کوئی علمی یا مذہبی غلطی پاوین -

اسلام کی پولیٹکل ہدایتون وتعلیمون سے وہ آشنا ہون تو اس علمی یا مذہبی غلطی کو بہی بالائے طاق رکھکر بہ نظر مصلحت وقت ومقتضائے حالت ہماری اس قسم کی تجویزون سے اتفاق کرین اور اُس غلطی پر ہمکو دوسرے وقت مین اور کسی اور پیرایہ مین متنبہ کرین - مگر جب تک توفیق رفیق نہو یہہ بات ان کے خیال مین کب آتی ہے -

ہمارے خیال مین ہمارے بہائیون کو اس مضمون مین کوئی علمی یا مذہبی غلطی نکالنی کی گنجایش نہین - اس مضمون مین جو دعوے ہے اور اسکے دلایل یہ سب مسلمات سے ہین یا اس لایق ہین کہ وہ انکو بلاچون وچرا تسلیم کرلین - اس مضمون مین انکا عذر ہی تو یہی ہی

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے۔ مگر یہ عذر ہمارے دعویٰ اور اوسکے دلائل کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا ومعہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱) (جلد ۸) ادا ہو چکا ہے علاوہ برآن ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آیندہ "اشیو" مین شائع کرینگے وہ جواب انشاءاللہ تعالیٰ ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بھائیون کو سر مو مقال کی مجال نہ ہوگی۔

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ اہلحدیث بہی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصاً حنفیہ نے اپنی اور دیگر مذاہب [illegible] خطاب کسی دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا۔ وہو المدعا۔

سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بہجوائی ہے اس مین جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تہا۔ اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات وعقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم **بجای تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب** نقل اصل عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہیگی
مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۲۱ کتاب
فرمایا "سمجھا جاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار
ہے اور وہ بھی ٹوٹا ہوا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم
ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچھہ تفتیش کرکے پہر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو
اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنی قانون قدرت
کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی
عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچہ نہین یعنے مصنوعات
و موجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی
[illegible] ہے وہ اپنے وجود اور قیام
اور ترتیب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا
ہے اور کبھی اس سے جدا نہین ہوتا - قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی
طرح ہوتا ہے اور اسیطرح جیر ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول بہی وہی سچے ہین جو اس کے
مطابق ہین - مین کہتا ہون کہ بلا شبہہ یہہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت
الٰہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حد تک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکی
ہین اس سے زیادہ نہین - جس حالت مین الٰہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری
مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیّت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے
لیے دروازہ کہلا ہوا ہے تو پہر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ
جو امر ہماری سمجہ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بہی باہر ہے بلکہ جس حالت
مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کر چکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو پہر ہمارا
یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکھ

اسکو رد نکرین بلکہ خوب متوجہ ہو کر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لین اگر وہ ثابت ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست مین اسکو بہی داخل کر لین اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف اتنا کہدین کہ ثابت نہین مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہین ہونگے کہ وہ امر قانون قدرت سے باہر ہے - بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجھنے کے لیے ہمارے لئے ضرور ہے کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خدا تعالے کے تمام قوانین ازلی و ابدی پر محیط ہو جائین اور بخوبی ہمارا فکر اسباب پر احاطہ تام کرے کہ خدا تعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتین ظاہر کین اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ مین کیا کیا قدرتین ظاہر کرے گا - کیا وہ جدید در جدید قدرتون کے ظاہر کرنے پر قادر ہوگا یا کولہو کے بیل کیطرح انہین چند قدرتون مین مقید اور محصور رہیگا جنکو ہم دیکھ چکے ہین اور جنپر ہمارا بخوبی احاطہ ہے اور اگر انہین مین مقید اور محصور رہیگا تو باوجود اسکے غیر محدود الوہیت و قدرت اور طاقت کی یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے ہوگا کیا وہ آپ ہی ایسی قدرتون کے دکہلانے سے عاجز آگیا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر جبر کیا ہوگا یا اوس کی خدائی کو انہین چند قسم کی قدرتون سے نوبت پہونچتی ہے اور دوسری قدرتون کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے - بہرحال اگر ہم خدا تعالے کی قدرتون کو غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنے کی امید رکہین کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہو سکین تو پہر غیر محدود اور غیر متناہی کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدائے ازلی و ابدی کی تمام قدرتون کا حد بست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بہاری نقص یہ بہی ہے کہ اوسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بہی محدود ہو جائیگا اور پہر یہ کہنا پڑیگا کہ جو کچھ خدا تعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کر لی ہے اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بہری ہوئی ہے وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا

قانون قدرت خیال کر لینا اور اس غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کے نئے
اسرار کھلنے سے نا امید ہو جانا ان پست نظرون کا نتیجہ ہے جنہون نے خدائے ذو الجلال کو
جیسا کہ چاہیے شناخت نہین کیا اور جو اپنی فطرت مین نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہین
یا تنگ کہ ایک کنوئین کی مینڈک ہو کر یہ خیال کر رہے ہین کہ گویا ایک سمندر ناپیدا کنار
پر انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیان عارفون کی اور تمام راحتین غمزدون کی اس مین ہین
کہ خدا تعالےٰ کی قدرتون کا کنارہ لا یدرک ہے مین یہ نہین کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی
یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب یابس کا
ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ خدائے ذو الجلال کی تعظیم کر کے اس کے نئے
کامون کی نسبت (جو تمہاری محدود نظرون مین نئے دکھائی دیتے ہین) بیجا ضد بہت
[illegible] کی عجائب قدرتون اور فائق حکمتون اور
پیچ در پیچ اسرارون کے ابھی تک انسان نے بکلی حد بست نہین کی اور نہ آگے کو اسکی
لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے ورا الورا بھیدون کی ایک
چھوٹے سے رقبہ زمین کیطرح پیمائش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ
کرنیکا دم مار سکے مجھے ان صاحب وطن لوگون کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہین
جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکھتے ہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ خود انکو وہی انکی
سچی محبت یہ طریق ادب سکھاوے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے
علم کے ساتھ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتون کو اپنے مشاہدات
یا معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور عجز
اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن مین ان خشک فلسفیون کو جو
عشق الٰہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدرشناسی سے غافل ہین جہانتک مجھے طاقت عقلی
دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کیطرف پھیرنا چاہتا ہون کیونکہ مین دیکھتا ہون

کہ انکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہو گئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی
برا اثر انکے ارادت باطنی اور اونکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے
اور عجیب طور پر انہون نے ضلالت کو صداقت کے ساتھہ ملا دیا ہے"۔ پہر ان فلسفیون
کی فہمائش کے لیے بصفحہ ۴۵ فرمایا ہے ۔ کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہین ہے
کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالے کے ان
افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور مین آئے یا آئندہ آئینگے لیکن چونکہ ابہی خدائے
تعالے اپنی قدرتون کے دکہلانے سے تہک نہین گیا ہے اور نہ یہہ کہ اب قدرت
نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا کسی طرف کو کہسک* گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے
مجبور کیا گیا ہے اور مجبورًا آئندہ کے عجائب کامون سے دستکش ہو گیا ہے اور ہمارے
ایسے چند [illegible] ہے اس لیے ساری
عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسیمین ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ
قدرتون کو جن مین ابہی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر
بیٹہین اور ایسے نادان لوگون کیطرح ضد نکرین کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالے
کا فعل ہرگز تجاوز نہین کر سکتا کیونکہ یہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہین کیا
گیا اور نہ ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہین ہے مگر یہ آپ
کیونکر ہم سے تسلیم کراتے مین کہ سب خواص نیچر یہ پر انسان محیط ہو چکا ہے کیا اوسپر کوئی
دلیل بہی ہے یا نرا تحکم ہی سے موہنہ بند کرنا چاہتے ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب
و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہو چکے ہین صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکہنے
کی جگہہ نرہتی حالانکہ آپ لوگ بہی کہا کرتے ہین کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے
کہلا ہے مین سوچ مین ہون کہ کیونکر ایسی چیزین کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت
یا میزان الحق ٹہر سکتی ہین جنکے اپنے ہی پورے طور کے انکشاف مین ابہی بہت سی منازل

* کہسک پنجابی لفظ ہے ۔ جسکے معنے ہین سرک گیا ۔ ایڈیٹر

باتی ہین اور اس پیچ در پیچ معماے یہان تک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکہا ہے کہ بعض ان
مین سے حقائق اشیاء کے منکر ہی ہو گئے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی
کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہ بہی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیاء ثابت ہین تاہم
دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجہا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی
یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانیکا اس خاصیت سے باہر آجاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے
مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کر سکے
کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہی قول ہے کہ بعض تاثیرات
ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکہون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف
اور بے خبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبہی کبہی کسی کسی زمانہ مین
[illegible] ہوتے ہین جو بڑے بڑے
فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پہر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے
خیرہ اور متندم ہو کر کچہ نہ کچہ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گہسیڑ دیتے ہین تا ان کے
قانون قدرت مین کچہ فرق نہ آجاے ایسا ہی یہ لوگ ادہر کی اودہر لگا کر اور نئی باتون
کو کسی علمی قاعدہ مین جبرا دہسا کر گذارہ کر لیتے مین جب تک پیدا ر مچہلی نہین دیکہی گئی
تہی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تہا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے
کتے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض
زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتہرون کو پگہلا دیتی تہی مگر
لکڑی کو جلا نہین سکتی تہی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف
قانون قدرت سمجہتے رہے جب تک اسپیریٹریہ کا آلہ نہین نکلا تہا کس فلسفی کو
معلوم تہا کہ عمل ٹرینشں فیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان
مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے پہلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیے جو ایلگرکل

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تھا -

فلسفی را چشم حق بین سخت نابینا بود - گرچہ بیکن باشد و یا بوعلی سینا بود -

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت کچے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور بخت عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات عینی کے طور پر بہی بیان کر دین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پر دار آدمی کو بچشم خود دیکھہ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد مترشح ہوتا ہم نے دیکھا کیا بلکہ کھایا ہے یا آسمان سے ہم نے پہول برستے دیکھے اور پھولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیحہ ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شایع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تیس من وزنی برسا جس مین ٹڈیان بہی ملی ہوئی ہین اور [illegible] تو وہ فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دھڑکا سا شروع ہو جائیگا تو یہ دھڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اس کے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبھی تردد نہین کر سکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے - تو اس قدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بھی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بہی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے - یہہ بہی دیکھا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکھتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے -

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بہاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کے جوانی وقتین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی ہے پہر علامہ موصوف بطور
رائے کے لکہتا ہے کہ یہہ سب قصے افترا پر محمول نہین ہو سکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف
افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز فروغ نہین پا سکتے ہین اور نہ عورتون
کو جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس
سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین اسبات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام
عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستورالحال
گذر چکی ہین کیونکہ طبی قواعد کے رو سے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو
بہت ہی نادر الوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دونو طور
قوت فاعلی وانفعالی رکہتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آکر خود بخود
حمل [illegible] مین بہی مشہور ہین
سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنا دیا پائی جاتی ہے ۔

غرض یہ خیال ہندؤن مین بہی پایا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین
لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہو گیا تہا
اور ایسا ہی شمس وقمر سے بہی شرفا آریہ کی پاک دامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب
ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یکمرتبہ مردود
اور باطل سمجکر پایہ اعتبار سے ساقط کر دینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان
قصون کو انکے زوائد سے الگ کر کے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاصہ
علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکیطرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور اسبات پر ضد
نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین
نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نئے فلسفی
انکو خیال کر رہے ہین بلکہ مختلف قومون مین اس کے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدائش مین بیان کیے گئے ہین لیکن
یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین - اور حال کے
زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتین حملدار ہوکر ایسا کچھ بیان کرتی
رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گوکسی منکر کی کیسی ہی راے ہو مگر صرف ان
کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جاسکتے اور ان کے ابطال پر کوئی
دلیل فلسفی قائم نہین ہوسکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین
سے **افلاطون** اور ارسطو بھی اسبات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی
آسمانون کی حرکتین اور اونکے مختلف دورے ہین - اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون
کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک
دور مین ایسی عجائب چیزین یا عجائب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق
مین اور نہ دورہ لاحق مین انکی نظیر پائی جاوے [illegible] نادر الظہور [illegible] کا سلسلہ اس
وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے - اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت
ہی عمدہ لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم
مناسب الطبع واقعہ ہین مگر پھر بھی اون مین سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ
مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون
مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین
تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہو اور بعض کی قوت حافظہ
یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اوسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے
لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین
سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر
ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواتر

الظہور ہوں وہ لطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہیں اور انہیں کی سچائی پر انہیں
اعتماد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہیں وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے
نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں اسی وجہ سے عوام کیا بلکہ
خواص کو بھی ان کے وجود میں شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں سو بڑی غلطی جو حکما
کو پیش آتی ہے اور بڑی بھاری ٹھوکر جو اون کو آگے قدم رکھنے سے روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور
کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہیں ہوتے اور جو کچھ ان کے آثار
چلے آتے ہیں انکو صرف قصے اور کہانیاں خیال کر کے اپنے سر پر سے ٹال دیتے ہیں حالانکہ یہہ
قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتھہ نادر الوقوع عجائبات بھی کبھی کبھی ظہور
میں آتے رہتے ہیں اسکی نظیریں بہت ہیں جنکا لکھنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط
نے اپنی ایک طبی کتاب میں چند چشم دید بیماریوں کا بھی حال لکھا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ
طبابت سے بیگانہ [illegible] بطور پر شفا پائی جسکی نسبت
انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے ۔ اس جگہہ ہم اس قدر
اور لکھنا چاہتے ہیں کہ یہ بات صرف نوع انسان میں محدود نہیں کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع
خواص کا ہمیں سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکھیں تو یہ دوسرا سلسلہ ہر یک نوع
میں پایا جاتا ہے ۔ مثلاً نباتات میں سے اک کے درخت کو دیکھو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے
مگر کبھی مدتوں اور برسوں کے بعد ایک قسم کی نبات اس میں پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیرین
اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبھی نہ دیکھا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکھتا
آیا ہو بے شک وہ اسبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجھے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزوں
میں بھی دور و دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور میں آجاتا ہے" ۔ پھر اس مقدمہ
کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور
تاریخی واقعات میں اسپر شہادت پائی نہیں جاتی ۔ پہلے عقلی جواب دیا ہے اور بحوالہ مقدمہ

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادت
کا ثبوت دیا اور صفحہ ۱۹۵ کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور
علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتہہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور
کفار نے اسکو بچشم خود دیکھہ بہی لیا ہے مگر اوسکو جادو قرار دیا ہے اس دعوی مین سچے
نہین تہے تو پہر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تہے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی
آواز سے پہنچ چکی تہی چپ رہے اور کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا
کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکہایا اور کب ہم نے اوسکو جادو کہا اور اوسکے قبول
سے موبنہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور موبنہ بند رکہا یہانتک کہ
اس عالم سے گزر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل
برخلاف تہی اسکا باعث [illegible] یقین نہیں [illegible] کوئی ایسی سخت روک تہی جسکی وجہ سے کچھہ
بول نہین سکتے تہے مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تہی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آگیا
تہا۔ اور مسلمان ابہی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تہے پہر تعجب یہ کہ انکے بیٹون یا پوتون
نے بہی انکار مین کچہہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تہا کہ اتنا بڑا دعوے اگر
افتراء محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تہا اس کے رد مین کتابین لکہتے اور دنیا
مین شائع اور مشہور کرتے اور جبکہ لاکہون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون
وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرات نہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے وہ علانیہ ہزارہا
آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون
مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اسبات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ
کر چکے تہے اور رد لکہنے کے لیے کوئی بہی گنجایش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی
جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جبکہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات
مین شق القمر معجزہ شیوع پا گیا مگر ان لوگون نے خجلت زدہ ہو کر اس کے مقابلہ پر دم

بہی ہمارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اسبات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکہنا چاہیئے تہا اونہون نے کیون نہین لکہا آنحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذہب پر کچہ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اسکے یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سیکنڈ سے کچہ زیادہ نہین تہا ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت [illegible] مطلع [illegible] ابر ہونا ایسا ہی کبہی اور ایک موجبات عدم رویت ہوجاتے ہین۔ اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسمون مین اندر رہنے کا وقت ہے ایسا التزام بہت بعید ہے۔

پہر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندون کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے مہابہارت کو دہرم پربہین بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ ان کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر مل گیا تہا اور وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے **بسوامتر** کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابہارت وغیرہ پران کچہہ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹہہ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس